الحسین ع

شعیب جاذب

مدحتِ حسینؑ

ذکرِ حسینؑ تزکیۂ نفس اور روحانی ارتقاع کا عمل ہے ان کے ذکر سے صبر اور ضبط کا سبق ملتا ہے اور جبر کا سامنا کرنے کا حوصلہ بھی۔

حمد و نعت، سلام اور منقبت کی اصناف اردو کی دینی شاعری کی دین ہیں۔ شعیب جاذب نے اس روایت کے تسلسل میں حسینؑ کو زندگی کی علامت بنالیا ہے اور ان کے حوالے سے انسانیت کے دکھوں کو منعکس کیا ہے۔

حسینؑ کی مدح سرائی اور نوحہ خوانی میں شعیب جاذب نے زمانی اور مکانی تفریق مٹادی ہے اور ایک زندۂ جاوید ہستی کے طور پر حسین کے زمانے کو عہد حاضر کی کربلاؤں سے مربوط کیا ہے۔

شعیب جاذب کی برحق شاعری کا اسلوب موثر ہے اس کی سلاست، روانی اور جذبے کی طہارت قابل ستائش ہے۔

خالد اقبال یاسر

ڈائریکٹر جنرل ادبیات پاکستان

اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا شَیءَ غَیرُ القَولُ وَ القَلَم

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

تفہیمُ الحُسَینؑ

ناشر — حماد حسنین پبلشرز لیہ

زیرِ اہتمام — کہکشاں انٹر نیشنل اسلام آباد

مطبع — کوہِ نور پرنٹنگ پریس لاہور

کمپوزر — اقبال اختر خان، خان کمپوزنگ سینٹر لیہ مارک سندِ امتیاز

سنِ اشاعت — 31 دسمبر 1999ء

معاونت — سید جون حسین شاہ بن سید فقیر حسین شاہ

تعداد — ہزار

ہدیہ — 250.00 روپے

رابطہ معاون ادارہ

شعیب جاذب

بزمِ علم و فن پاکستان

11 شان پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد

پاکستان
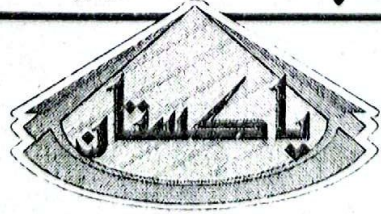
مرسلؐ دین کے اس جگر گوشہ کے نام

جسے دشتِ نینوا میں گھوڑوں کے آہنی سمُوں

سے لخت لخت کیا گیا

کتاب ملنے کا پتہ

1 حماد حسین پبلشرز ناز سینما روڈ لیہ

2 القائم بک سینٹر عید گارہ روڈ لیہ

3 کتاب مرکز و بک لینڈ اردو بازار بھکر

4 کتاب مرکز و بالمقابل قصر زینب بھکر

5 ترقی نیوز ایجنسی ریلوے روڈ بھکر

6 دار لکتاب نزد ڈسٹرکٹ ہسپتال لیہ

7 حسین کتاب محل نزد پرانا نیشنل بنک لیہ

8 محمدیہ کتب خانہ عید گاہ لیہ

9 انصاری بک سینٹر نزد امام خانہ حسینہ لیہ

10 پنجاب کتاب گھر جنرل بس اسٹینڈ لیہ

11 اجمل نیوز ایجنسی کوٹ ادو

12 ناصر کتاب گھر کوٹ ادو

13 ریلوے بکسٹال ریلوے سٹیشن ملتان کینٹ

14 گلف سٹیشنرز توپانوالہ بازار ڈیرہ اسماعیل خان

15 سلطان پرنٹنگ پریس انارکلی بازار ڈیرہ اسماعیل خان

16 مرکزی دفتر کہکشاں انٹرنیشنل ریڈیو بلڈنگ اسلام آباد

17 مرکزی دفتر علم و فن پاکستان 11 شان پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد

تفہیم الحسینؑ

ڈاکٹر سیّد فقیر حسین شاہ کوٹ سلطان

دستِ فکر سے جب تاریخ کے دُزدیدہ اوراق کے چہرے سے گرد ہٹائی تو پتہ چلا کہ اکثر بزرگانِ دین میں معتبر نام وہی ہیں، جنہوں نے طریق سخُن وری اپنایا۔ فصحائے عرب نے اپنے کمالِ مدارج فصاحتِ سخُن کی وجہ سے اپنے علاوہ سب کو عجمی کہا۔ عرب قلمرو میں کلامِ الٰہی بصورت معجزہ نازل ہوا۔ نابغینِ عرب ایسا مقفیٰ و مسجیٰ کلام دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ ایسے فصیح و بلیغ اہلِ فکر کے سامنے سورۃِ کوثر پیش کی گئی تو انہیں کہنا پڑا ''مَا ھٰذَا کَلَا مُ الْبَشَرْ''۔

نقطۂ بائے بِسمِ اللہ باب العلوم کی تصنیف ''نہج البلاغہ'' مقفیٰ خطبات کی وجہ سے دہر کے تیرہ و تار ذہنوں کے لئے سراجِ منیر ثابت ہوئی۔ جانشینانِ رسالتِ مآب آئمہ کرام و صحابہ عظام میں اکثر و پیشتر نے اپنے فکری کلام کی تجلیات سے عوام الناس میں دین کی روشنی ترسیل کی۔ قصیدۂ بُردہ شریف پہ حضورؐ نے مُہر جنت ثبت کی حضورؐ کو کہنا پڑا'' الشعراء تلامیذ الرحمان''

61ھ سانحۂ کربلا کے بعد ہر نمائندہ قلمکار نے حسینیت کو اپنا موضوع قلم بنایا۔ سب نے ملوکیت شکن حسینؑ کی سیرت کو اپنایا۔

پیر روم شاہ شمس تبریزیؒ، شہباز قلندرؒ، داتا گنج بخش ہجویریؒ، شاہ رکنِ عالمؒ، شاہ شمس سبزواریؒ، حضرت ذین پناہ، راجن شاہ سدھ بھاگ، عبد الطیف بھٹائیؒ، سُلطان باھُوؒ، خواجہ غلام فریدؒ اور ہر ولئی عصرؒ نے نواسۂ رسولؐ کی منقبت کے گُن گائے- ان کے مزارات پر کندہ کلام آج تک انکے عقائد کی چُغلیاں کھاتے ہیں- سب تپسّیہ کاٹ کر یہ کہنے پر مجبور ہوئے

"اگر حسینؑ نے نہ ہوتے تو تیرگی ہوتی"

خواجہ معُین الدین چشتی اجمیری نے اظہارِ حقیقت میں قلم کی سچائی کا دامن واکیا- ببانگ وہل کہا :-

شاہ است حسینؑ، بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ، دین پناہ است حسینؑ
سر داد، نہ داد دست درِ دستِ یزید
حقا کہ بنائے لاالہٰ است حسینؑ

تاریخی شواہد نے ثابت کیا ہے کہ کوئی بھی ایسا ولی نہیں گزرا، جس نے منقبتِ اہلِ بیت کا خلوص دل سے چلہّ نہ کاٹا ہو- حتیٰ کہ خود رسالت مآب نے ظاہری 25 سالہ نبوت کی تبلیغ کی- عامتہ المسلمین

کی فلاح کے لئے منہاجِ اسلام سے روشناس کرایا- وہاں حضورؐ سفیرِ عرش معلےٰ نے قدم قدم پر نہ صرف حسینیت کا تعارف کرایا بلکہ خدا کے پسندیدہ دینِ اسلام کو حسینؑ سے منسلک کر دیا- خالقِ کون و مکاں کے سب سے برگزیدہ رسول حضرت محمد ﷺ نے شہزادۂ جنت کے بارے جو کہا ان میں کچھ احادیث پیشِ خدمت ہیں:

1. حسینؑ مجھ سے ہے میں حسینؑ سے ہوں-

(طبرانی، بیہقی،ابنِ عساکر)

2. حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں-

(طبرانی، بخاری، طبرانی، نسائی)

3. حسین میرے لختِ جگر اور میری دخترِ نیک اختر کے نورِ نظر ہیں-

(ترمذی، ابنِ ماجه)

4. حسینؑ کا دوست میرا دوست اور اُن کا دشمن میرا دشمن ہے

(احمد، ابنِ ماجه، حاکم)

5. حسنین (حسنؑ و حسینؑ) میرے سبطین ہیں-

(بخاری، ترمذی، ابنِ ماجه، حاکم)

6. خدواند حسینؑ کے دوست کو دوست اور ان کے دشمن کو دشمن رکھ-

(ترمذی، حاکم، ابنِ حبان)

7. محبِّ حسینؑ میرا محبوب ہے مرا محبوب خدا کا محبوب ہے اور خدا اپنے محبوب کو بہشت دیتا ہے (ترمذی، ابنِ عساکر)

8. خداوندا! یہ دونوں (حسنؑ و حسینؑ) میرے پیارے ہیں تو بھی انہیں پیار کر، ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھ۔

(ترمذی ، طبرانی ، ابنِ شیبہ)

9. دشمنِ حسینؑ (حسنؑ و حسینؑ) کو میں دشمن رکھتا ہوں۔ میں جس کو دشمن رکھوں، خدا اس کا دشمن ہے اور اسکو خدا واصلِ جہنم کرتا ہے۔

(طبرانی حاکم ، ابو نعیم)

10. حسنینؑ (حسنؑ و حسینؑ) زینت بخش جہاں ہیں۔

(طبرانی ، خطیب ، ابنِ عساکر)

11. حسنینؑ (حسنؑ و حسینؑ) عرش کے دو گوشوارے ہیں۔ (طبرانی)

12. محبوب ترین اہلِ بیت میرے حسنینؑ (حسنؑ و حسینؑ) ہیں۔ (ترمذی)

13. محبوب کردگار نے علیؑ، فاطمہؑ، اور حسنینؑ (حسنؑ و حسینؑ) سے فرمایا "تم سے جو لڑے گا، اس سے میں لڑوں گا، جو تمہارا دوست ہو گا اس کو میں دوست رکھوں گا۔

(طبرانی ، ترمذی ، ابنِ ماجہ ، ابنِ عساکر)

14. ہم اولادِ عبدالمطلب سردارانِ اہل جنت ہیں (حمزہؑ، علیؑ، جعفرؑ، حسنؑ، حسینؑ اور مہدیؑ)۔

(ابنِ ماجہ ، حاکم)

15. میںؐ، علیؑ، فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ حضیرۂ قدس میں ہوں گے۔ جس کی چھت عرش رحمان ہو گا۔ بہترین ذکور علیؑ، بہترین اناث فاطمہؑ اور بہترین جوان حسنین ہیں۔

(خطیب ، ابنِ عساکر)

16. ہم اہلبیت سے جس نے دشمنی کی وہ جہنمی ہے۔ (حاکم)

17. جس نے حسنین اور علیؑ و فاطمہ کو دوست رکھا وہ درجہ جنت میں میرے ہمراہ ہوگا۔ (طبرانی)

18. جس نے میرے اہلبیت کو اذیت دی، اس نے خدا کو اذیت دی۔

(ابونعیم)

19. سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں علیؑ، فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور ہمارے محبّ ہمارے عقب میں ہیں۔ (حاکم)

20. آنحضرت حسنین کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے بیٹا تم وہ ہو جس پر سے میں نے ابراہیم کو نثار کیا ہے۔ (کفایتہ الکلبی، غایتہ السوال)

21. جس نے ہم اہلبیت سے دشمنی کی اور حسد کیا وہ حوضِ کوثر سے آتشیں کوڑوں سے ہانک دیا جائیگا۔ (ابن عساکر)

22. حسنینؑ اور انکی اولاد کی تعظیم کے لئے اُٹھا کرو (ابنِ عساکر)

وہ محبوب کبریا ہی نہیں، بزرگانِ دین ہی نہیں، متقدمین، متوسطین اور عصرِ حاضر کے مشاہیر شعرائے کرام نے مثنوی، سہ حرفی، نظم، رباعی، قطعہ، مسدس، مثمن و دیگر اصناف ہائے سخن میں حسینیت کے حوالے سے اپنے فکر پارے پیش کئے۔ کربلا کے حوالے سے میر انیس لکھنوی، میر دبیر لکھنوی نے اپنا اپنا حقِ قلم ادا کیا۔ اسی امروہیہ ساکنان سے رئیس امروہی، شمیم امروہوی، نسیم امروہوی (میر انیس کے حقیقی پوتے) ڈاکٹر خیال امروہوی، جون ایلیا، ان کا

شعری مرکزی کردار بھی نواسہ رسولؐ اور ملوکیت شکنی پر مبنی رہا۔ آغا سکندر مہدی، قیصر بارہوی، سید محسن نقوی، سید افتخار عارف، سید عارف، سید جعفر الزماں، شوکت مہدی، احسان اکبر، نثار ترابی، سید عابد علی عابد، خالد اقبال یاسر، شہباز نقوی اور سلیم اختر ندیم نے اپنی اپنی نگارشاتِ سخن کی پہچان عزائیہ سخن سے کرائی۔ خدائے سخن جوش ملیح آبادی حضرت نسیم لیہ (شعیب جاذبؔ کے اُستاد محترم) نے ہزاروں خرد مندوں کو عزائی گھن گرج سے جھنجھوڑا، گوپی چند نارنگ نارائن، تلوک چند محروم نے بھی اپنے اشعارِ حسینی فکر سے سجائے، دِلورام کوثری تک گنگا سے پھسل کر لبِ کوثر پہنچے۔ اسی طرح غیر مسلم شعرائے عظام نے اپنے اپنے گلہائے عقیدت خانوادۂ رسول کے پائے منقبت میں نچھاور کیئے۔

جس مٹی کا میں باسی ہوں۔ اسی قریۂ تھل میں شعیب جاذبؔ سخنوروں کی کثیر بھیڑ میں منفرد انداز میں دیکھے گئے۔ جن کا کاروانِ قلم حدی خوانِ منقبت میں آہستہ آہستہ سفر کرتا ہوا ملا۔ شُعیب جاذب کے چودہ مجموعہ ہائے سخن میں نو شعری مجموعہ جات حضرت محمد ﷺ و آلِ محمدؐ کی مدحت و منقبت میں مدوّن ہیں۔ ان کا پہلا شعری مجموعہ **"تفہیم الحسینؑ"** زیورِ طبع سے آراستہ ہے۔ (ان کا دیگر عزائیہ کلام بھی بہت جلد منشہ شہود پر لایا جائے گا)۔ اس میں شُعیب جاذبؔ

نے بڑی جسارت سے یزیدیت کے چہرے سے حریری نقاب اتارا اور حق وباطل میں امتیاز کاراستہ متعین کیا ہے۔

رسولؐ دین کی بقاہے، نبیؐ کالختِ جگر

میری کیابساط، ہزاروں عاقبت اندیش لوگوں نے فروغِ ذکرِ حسینؑ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ہر سال کروڑوں ڈالر تعارف حسینؑ کے لئے صرف کئے گئے۔اگر حسینؑ سمجھ میں آگئے تو رسولؐ، دینِ رسولؐ اور خالقِ رسولؐ سب سمجھ میں آجائے گاورنہ زمانہ "غتربود"

امام بارگاہوں میں صرف مخصوص طبقہ شرکت کرتا ہے جنہیں نواسۂ رسولؐ سے کچھ انسیت ہے ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو ذکرِ مجالس سے متاثر ہو کر دلبند رسولؐ حضرت امام حسینؑ شہیدِ کربلا کے متعلق بہت کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے اور مجالس عزا کے عزائم سے خوفزدہ لوگوں کے لئے پرنٹنگ میڈیا یعنی ترویجِ کُتب ایسا ذریعہ ہے، جو ذہنوں میں سفر کر کے تجلّیٔ سبطِ رسولؐ بکھیر سکتا ہے۔ مجالس عزا پر اُٹھنے والا سرمایہ رائیگاں نہیں جاتا۔ تو پرنٹنگ میڈیا پر اُٹھنے والے مصارف بھی صدقۂ جاریہ ہیں۔ نثری کُتب کی نسبت شعری کُتب زیادہ موثر ہیں۔ جیسے پاکستان کی بنت میں حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی نظموں نے موثر کردار انجام دیا۔ اسی طرح نجی محفلوں میں فرامین اہلبیت سے مترشح رباعیات اور نظمیں زیادہ کار فرما ثابت ہوتی رہیں۔

عزاداری ہمارے مکتبِ فکر کی جان ہے۔ عزداری ہماری

زندگی، ہماری حیاتِ نو ہے۔ عزاداری نے بارہا ہمیں موت کے چنگل سے آزاد کرایا۔ عزاداری کا مقصد پہچانِ رسولؐ، پہچانِ احکامِ رسولؐ اور پہچانِ خلاقِ دوعالم ہے۔ عزاداری ہی ہمارے لئے ذریعہ نجات ہے۔ عزاداری مجالسِ حسینؑ سے ہے۔ پرنٹنگ میڈیا میں کتب ہائے ذکرِ حسینؑ بھی جانِ عزاداری ہے۔

فروغِ ذکرِ حسینؑ کے ضمن میں میری وساطت سے پہلی تالیف "**دشتِ نینوا**" مرتب سلیم اختر ندیمؔ، دوسری کتاب "**تفہیم الحسینؑ**" مصنف "شعیب جاذب" کی صورت میں ہے۔ اس کتاب کے خدوخال کے نکھار میں پہلے تعارفِ قرآن، قرآن اور حسینؑ، رسولؐ اور حسینؑ، معارفِ حسینؑ، سیرتِ حسینؑ، پیغامِ حسینؑ، کردارِ باطل اور جگرِ لخت لخت جیسے دقیع عنوانات ہیں جن سے "تفہیم الحسینؑ" قاری کے ذہن میں متشکل ہوگی۔ پاکستان کے قریہ قریہ میں شعیب جاذبؔ کے جو اشعار زبان زدِ عوام ہیں:۔

جھلس رہی تھی زمانے کو دھوپِ عصیاں کی
فقط حسینؑ ہی صحرا میں سائباں نکلا

قتلِ حسینؑ اصل میں قتلِ رسولؐ ہے
دنیا میں ہر زبان پر ذکرِ حسینؑ ہے
ہر ذہن میں جمال ہے میرے حسینؑ کا

شب سیاہ میں بے تاب چاندنی ہوتی
سلگتی دھوپ میں آنکھوں میں خیرگی ہوتی
زمانہ آج بھٹکتا دیارِ ظلمت میں
اگر حسینؑ نہ ہوتے تو تیرگی ہوتی

شعیب جاذبؔ دور اندیش ہے۔ جس کی نظریں زمانے کی گمراہی پر ہیں۔ چرخِ نبوت پر تسکین بضعت رسولؐ کو دمکتا ہو دیکھتے ہیں۔ غورِ رباطل کی پراں کہر کی دھند لاہٹ سے جب ماہ چرخ امامت نکل کر نکھرتے ہیں:

اِک لختِ مصطفےٰ ہے تو اِک لختِ معاویہ
تو ہی بتا کہ کون علیہ السّلام ہے
ہے اک طرف یزید تو ہے اک طرف حسینؑ
فکرو عمل میں کونسا تیرا اِمام ہے

ابتدائے آفرینش سے خیر و شر، حق وباطل رزم آرا ہیں۔ ہر شخص میں ضمیر کی تابندگی ہوتی ہے (بشرطیکہ مردہ ضمیر نہ ہو)۔ ہر شخص فہم و فراست کا میزان ہے۔ ہر شخص حق وباطل کا امتیاز کر سکتا ہے۔ وہ اہلِ فکرو قلم سے استفسار کرتے ہیں۔

سوادِ شام نے دیکھی عجیب بوالعجبی
حرم کی سمت بڑھا اک شرارِ بولہبی
ردائے بنتِ علیؑ آپ بن گئی فانوس
یزید کیسے نبھاتا چراغِ مُطلبّی

دیارِ شام کی ستم خیز خوں رنگ آندھی، دشتِ نینوا کے دمکتے چراغوں کو بجھانے پر مامور ہوئی۔ صر صر جفا سے چراغوں کی لو تک مدھم نہ ہوئی۔ بلکہ گیتئ اسلام اور چراغاں ہو گئی۔ جبینِ غرورِ باطل سے پسینہ پھوٹا۔ شرارِ بولہبی کی بے چارگی جہان بھر نے دیکھی۔

ستم شعار جگر خوار کے جگر کا جگر
مئے غرور سے ہر شام کو ڈبوتا ہے
بہ ایں سبب تری تربت کو دیکھ کر بی بیؑ
دیارِ شام میں سورج بھی خون روتا ہے

شاعر جب دیارِ شام میں بضعتِ رسولؐ کی لختِ جگر نبیؐ کی نورِ نظر، علیؑ کے لہجے اور خطبات کی صدائے بازگشت کی نوحہ گر، عقیلۃ القریش، محرومتہ المسّرت بی بی زینب ام المصائب کی غربت کو مدِ نظر رکھ کر دھاڑیں مار مار روتے ہوئے رقم طراز ہوتے ہیں۔

ہے معتبر حدیث کہ " انا من الحسینؑ"
فرمان مصطفیٰ کا خدا کو قبول ہے
جاذبؔ ہوا ہے قتلِ بیہمانہ دشت میں
قتلِ حسینؑ اصل میں قتلِ رسول ہے

کوفی لایوفی معاویہ بن سفیان کے بیعت یافتہ طوطا چشم لوگوں نے مسلم بن عقیل کے ہاتھوں نواسہ رسولؐ کی بیعت کی۔ پھر گورنر

کوفہ کے اصرار پر نہ صرف بیعت حسینؓ توڑی، بلکہ مسلم بن عقبہ مری، حصین ابن نمیر، عبید بن زیاد، عمر بن سعد، عمر بن حریث، حرملہ بن کاہل، زراعہ بن شریک، حکیم بن طفیل، شمر ذی الجوشن، جادہ بن قری، سنان بن انس جیسے ظلام از منہ کے ساتھ معرکۂ کربلا میں باطلی قوت کے ساتھ نواسۂ رسولؐ کو بلکہ رسولؐ مظہر خدا کو قتل کیا۔

درودِ پاک کا جو وِرد صبح و شام کرے
قدم قدم پہ صحابہ کا احترام کرے
یہ پوچھنا ہے کہ وہ دین پر بھی قائم ہے
نبیؐ کے لختِ جگر کا جو قتلِ عام کرے

دشمنانِ حضرت محمد ﷺ و آلِ محمد ﷺ قاتلانِ جگر گوشۂ رسولؐ و قاتلانِ دین قیم و قاتلانِ رسولؐ شریعت کے بارے میں جہان بھر سے پوچھتے ہیں۔

ترے ضمیر کی مشعل جلے جلے نہ جلے
تمہارے سر سے سیاہی ٹلے ٹلے نہ ٹلے
حسینیت کے چراغوں سے روشنی لینا
رہِ وفا پہ کبھی تو چلے چلے نہ چلے

مصلحت کیش مومنین کو جب مسند مصلحت پر فروکش دیکھتے ہیں، تو انہیں ناصحانہ مشوروں کے ہاتھوں جھنجھوڑتے ہیں۔ عامتہ

الناس کے ہر نمائندہ انسان سے رجوع کرتے ہیں۔

کربلا میں شہد سے شیریں شہادت ہو گئی
راہ حق میں سر کٹانا اک سعادت ہو گئی
آنکھ کی مسجد میں آنسو ہو گئے سر بسجود
جب ازانِ کربلا آئی عبادت ہو گئی

کربلا میں صرف دشمنان دین ہی نہ تھے، ان میں گروہ حسینی بھی تھا۔ جن کا جذبہ شہادت بقائے دیں کے لئے اذنِ جہادِ مانگ رہا تھا۔
صف شہداء میں بقائے دین مصطفوی کے لئے دین پر جاںنثاری کا جذبہ جہاد موالیان آل محمد ﷺ میں بھی بھر پور تھا۔

سپوت ثانئ زہرا کو عون کہتے ہیں
غلامِ سبطِ پیمبر کو جون کہتے ہیں
حسؑین خلد کا والی حسؑین دین پناہ
نبیؐ کا خون تھا باغی یہ کون کہتے ہیں

الراقم کوٹ سلطان سے کوئٹہ پہنچا، وہاں سے تفتان، زاہدان، مشہد عرفان، جمکران سے نجفِ اشرف پھر دیارِ عراق وشام میں اپنی آنکھوں سے خانوادۂ رسولؐ کی بکھری ہوئی قبریں دیکھیں، مزارات دیکھے اور ان کی مظلومیٔ غربت دیکھی۔ واحسرتا۔

آنکھیں مری ہیں حلقۂ ماتم حسینؑ کا
نوحہ مری زبان پر ہر دم حسینؑ کا
پلکوں کی ہر منڈیر پر جلنے لگے چراغ
جب بھی چھڑا ہے ذکرِ شہِ غم حسینؑ کا

باطل نے سیاستِ معاویہ کی آڑ میں شعائرِ اسلام، دین و شریعت پر تیرو تفنگ چھوڑے - انہوں نے اپنے تئیں کربلا میں کلمۂ اسلام کا قلع قمع کر دیا - جس کی فتح کا جشن کوفہ سے شام تک تقریباً ہر شہر میں منایا گیا - مگر ظالم یہ نہ جانتا تھا کہ سرِ حسینؑ شام تک بریدہ سری میں تلاوتِ قرآن کر کے نہ صرف اسلام اور کلمۂ اسلام کو بچائے گا، بلکہ اسے ابدی حیات بھی دے گا -

ہر قریۂ بلا میں ہے چرچا حسینؑ کا
مغموم آنکھ، دل پہ، ہے قبضہ حسینؑ کا
دوشِ رسولؐ دشتِ ستم، سجدہ خدا
ہے کلمۂ رسولؐ بھی کلمہ حسینؑ کا

عباسی مورخین نے یزید کو قتلِ حسینؑ کا مجرم نہیں گردانا بلکہ اسے رحمت اللہ بھی کہا گیا - "واقعہ حرہ" یزید کے منہ پر ایسی کالک ہے، جسے مورخین فرات کے دریا سے بھی نہیں دھو سکتے - سانحہ کربلا کے

بعد 64ھ میں اہل مدینہ نے یزیدیت کی بیعت کا جُوا گلے سے اتار پھینکا ، تو یزید نے مسلم بن عقبہ کو لشکرِ کثیر دیکر ساکنانِ مدینہ کی سر کوبی کے لئے بھیجا - اور حکم دیا جو بھی میری (یزید بن معاویہ) بیعت تین یوم تک نہ کرے ، اسے شہید کر دیا جائے - لوگ مسجد نبوی میں امان کے لئے آئیں ، تو بے شک مسجد کا احترام نہ کرنا - بقول امام زھری و مولانا احمد رضا خان بریلوی سترہ سو لوگ شہید ہوئے - جن میں صحابہؓ کرام انصار اور تابعین تھے - جلیل القدر صحابہؓ کرام کی دختران و خواتین سے زیادتی کی گئی -

"حتی قتل انه' جبلت الف مراة فی تلك الایام من غیر زوج"

"کہا جاتا ہے ان دنوں ہزار عورتیں زنا سے حاملہ ہوئیں"

تاراجیٔ مدینہ کے بعد شامی افواج نے مکہ کا رُخ کیا - جہاں عبداللہ ابن زبیر نواسہ حضرت ابو بکرؓ نے خلافت کا اعلان کیا تھا - 26 اگست 683ء بمطابق 3 ربیع الاول 64ھ شامیوں نے مکہ کا محاصرہ کیا - بیت اللہ پر منجنیقوں سے گولہ باری کی - آتشیں گولے برسائے گئے - جس سے کعبہ کی زمین تک جل گئی - حجر اسود ٹوٹ کر تین حصوں میں بٹ گیا - بمطابق تاریخ عرب (جسٹس امیر علی) اللہ کا گھر ایسے لگتا تھا ، جیسے رونے والی عورت کا دل بیٹھ گیا ہو - یزید نے تاراجیٔ مدینہ اور انہدامِ کعبہ کی خوشی بڑے دھوم دھام سے

منائی اور شامی افواج کو انعام واکرام سے نوازا۔

مروج الزھب جلد دوم صفحہ 302 ،طبقات ِ ابنِ سعد جلد سوئم صفحہ 286 تاریخِ عرب جسٹس امیر علی صفحہ 86،خلافت و ملوکیت از مولانا مودودی صفحہ 179 تا ,272,267,184 ۔اس ضمن میں مصنف "تفیم الحسینؑ" کہتے ہیں:-

ستم شعار جگر خوار کے جگر کا جگر
خدا کے دین کی تضحیك عام کرتا ہے
کہ جس نے کعبہ مدینہ پہ سنگ باری کی
زمانہ پھر بھی اسی کو سلام کرتا ہے

مرے نبیؐ کے صحابہ کا جو بھی قاتل ہے
قسم خدا کی ، وہ ظالم ہے لعنت اللہ ہے
جہاں میں کعبۂ دیں کو گرا دیا جس نے
نجانے کیسے وہی شخص رحمت اللہ ہے

رجال کشی میں زید شحال سے منقول کرتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے شاعر اہلبیت جعفر بن عفان کو شانِ حسینؑ میں شعر کہنے پر جنت کی خوش خبری دی فرمایا :

"اے ابو جعفر جو مرثیہ حسینؑ تو نے پڑھا، ملائکہ مقربین نے سنا- وہ بھی ہماری مثل روئے- اس کے عوض خداوند عالم نے تیرے لئے

بہشت واجب کی تیرے گناہوں کو بخش دیا - جو بھی شانِ حسینؑ میں ایک شعر کہے ، لوگوں کو اس سے رُلائے خداوند اس کے لئے جنت واجب کرتا ہے'' لواعج الاحزان جلد دوم صفحہ 254- جاذبؔ کہتے ہیں -

بیتے گی مری عمر بیانِ حسینؑ میں
میں سانس لے رہا ہوں جہانِ حسینؑ میں
یا قائمِ زمان مدد کیجئے مری
اشعار کہہ رہا ہوں میں شانِ حسینؑ میں

اگرچہ مسلمان شعرائے کرام کے علاوہ ہندو شعراء نے بھی قرآن اور حسینؑ کو موضوعِ سخن بنایا - لیکن درویش منش شاعر شعیب جاذبؔ نے قرآن اور حسین کو '' تفہیم الحسینؑ '' کے قرطاس پر اچھوتے ڈھنگ سے پیش کیا - جو قارئین کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے کے لئے کافی ہے - ان کے اندازِ قلم نے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن کا مقام بہت بلند ہے اسی طرح حسینؑ کا مقام بھی بہت بلند ہے - جس طرح قرآن کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں رہتا - اسی طرح حسینؑ کے بغیر بھی مسلمان مسلمان نہیں رہتا - جس طرح قرآن کے بغیر جنت کا تصور ممکن نہیں اسی طرح حسینؑ کے بغیر بھی جنت کا تصور نا ممکن ہے -

؎ قرآن اور حسینؑ کی تعلیم ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تفہیم ایک ہے

جنگِ صفین کی تلمیح اُبھارتے ہوئے واشگاف لفظوں میں کہتے ہیں، کہ جیسے قرآن کو نوکِ سناں پر لایا گیا، اسی طرح نواسۂ رسولؐ کو بھی اسی نسلِ جگر خوارہ نے حضرت امیر حمزہؓ شہیدِ اوّل کی طرح شہید کیا۔ حسینؑ کا سر کاٹ کر نوکِ نیزہ پر شام کے دربار تک لایا گیا۔

یزید نے کمالِ ستم سے دہانِ مظلومِ کربلا پر وہ ستم کیا۔ جس سے یقیناً روحِ رسولؐ تڑپ گئی ہو گی۔

(حسینؑ کا دوست میرا دوست اور اُن کا دشمن میرا دشمن ہے۔ حدیث)

؎ قرآن بھی سناں پہ، سناں پر حسینؑ بھی

؎ دہانِ دین پہ ظالم کا شرمناک ستم
حسینؑ پڑھتا رہا لا الٰہ الا اللہ

دشمنانِ دین نے مکتبِ تشیع پر الزام دھرا ہے کہ وہ اصحابِ کرام اجمعین پر (سب) کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ ہم صحابہ کرام کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ مکتبِ تشیع قاتلانِ حرمِ رسولؐ پاک اور قاتلانِ اہلِ بیتِ رسولؐ پاک سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔

جتنے اصحاب ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہم کسی پر بھی سب نہیں کرتے
آلِ احمدؐ کے دشمنوں کا مگر
دوستو ! ہم ادب نہیں کرتے

شعیب جاذبؔ کا جذبہ فروغِ ذکرِ حسینؑ لائقِ تحسین ہے- یہی وجہ ہے کہ ان کی شان اہلبیت میں تصانیف کی طباعت واشاعت کا بیڑہ بھی میں نے اُٹھایا-- آخر میں میری دعا ہے، کہ خداوند ذوالجلال حقِ مظلومِ کربلا، ان کے فکری گوشوں کو مزید نکھارے اور اشاعتِ فروغ ذکرِ حسینؑ میں میری سعیٔ جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے- آمین !

غریب کہتے ہیں جس کو وہی امیرِ حسینؑ
سفیرِ عرش معلےٰ کا ہے سفیر حسینؑ
میں غیر در سے جو مانگوں تو کس لئے مانگوں
بفیضِ آل عبا آج ہوں فقیر حسینؑ

لہو کی خوشبو

صنف سخن مرثیہ فارسی سے اردو زبان میں معرّب ہوئی- بر صغیر میں اس کی ابتداء اُردو ادب کے دکنی دور سے ہوتی ہے اس دور میں صنف مرثیہ کی کوئی ہئیت متعین نہیں ہوئی تھی لیکن قطب شاہی کے اکثر بادشاہ چونکہ خود بھی شاعر تھے اور آل محمدؐ سے محبت بھی رکھتے تھے اس لئے انہوں نے اس پر کافی توجہ دی اور صنفِ مرثیہ کو معنوی اعتبار سے یوں ترقی دی کہ اس کے مختلف حصے اس دور کے مرثیوں میں شناخت کئے جاسکتے ہیں-

ولی دکنی کے ساتھ اردو شاعری کا ذوق دہلی منتقل ہوا- اس زمانے میں شمالی ہند میں عام طور پر شعر کے لئے فارسی زبان کو ہی استعمال کیا جاتا تھا- جبکہ اردو زبان بہت کم استعمال کی جاتی تھی- اس علاقے میں سوداؔ کا دورِ اردو مرثیے کے لئے بہت سازگار تھا- ان کے ہم عصروں میں میر ضاحکؔ اور میر تقی میرؔ نے مرثیے پر کافی کوشش کی- خاص طور پر مرزا رفیع سوداؔ نے مرثیے کی ہئیت کے لئے مسّدس کو مخصوص کیا- پھر یہ رواج میر حسنؔ، میر خلیقؔ سے ہوتا ہوا میر انیسؔ اور دبیرؔ تک پہنچا جو کہ مرثیے کا سنہری دور تصور کیا جاتا ہے-

انیسؔ اور دبیرؔ کے بعد مرثیہ نگاری میں معنوی اور لفظی اعتبار

سے بہت ترقی ہوئی، مگر جوش ملیح آبادی سمیت تا حال مرثیے کے لئے مسّدس کی ہئیت کو بہتر سمجھا گیا - لیکن اب کچھ شعراء کے ہاں اس سے انحراف کے تجربے ملتے ہیں - شُعیب جاذبؔ صاحب اسی طبقۂ شعراء سے تعلق رکھتے ہیں - لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے ع کلام میں جو ہئیت استعمال کی گئی ہے وہ اس سے پہلے سلام کے لئے مخصوص تھی - غزل اور قطعہ بھی اسی ہیئت میں کہتے جاتے ہیں انہوں نے بہت مدلل انداز میں دینِ اسلام کے بنیادی عقائد کے حوالے سے قرآنِ پاک امام حسینؑ اور واقعۂ کربلا کی تشریح اور توضیح کی ہے اور تبلیغی انداز اختیار کیا ہے - اُن کے تجربات میں چو مصرعے بھی ملتے ہیں -

قرآن حدیث و دانش و فکر و عمل
قرآن درکِ عقل و فراست کا نام
قرآن جس کے نور کی قندیل گُل نہ
قرآن ایسے نورِ حقیقت کا نام ہ

انھوں نے قرآن اور حسینؑ کا موازنہ کیا خوب کیا ہے -

قرآن ہے علیم ، معلم حسئین ہے
قرآن ہے عظیم ، معظم حسئین ہے
قرآن ہے کلیم ، تکلم حسئین ہے
قرآن ہے حریم، مُحرم حسئین ہے

قرآن ہے کریم ، کرامت مرا حسؓین
قرآن ہے رحیم تو رحمت مرا حسؓین
قرآن اِک میان ہے تلوار ہے حسؓین
قرآن اِک زبان ہے اظہار ہے حسؓین
قرآن اِک بیان ہے تکرار ہے حسؓین
قرآن ایک جان ہے جیدار ہے حسؓین
قرآن ایک مان ہے ایمان ہے حسؓین
قرآن کے وجود کی پہچان ہے حسؓین
قرآن کا وقار ، وقارِ حسؓین ہے
قرآن کا خُمار ، خمارِ حسؓین ہے
قرآن کا دیار ، دیارِ حسؓین ہے
قرآن کا حصار ، حصارِ حسؓین ہے

شعیب جاذب صاحب نے نبی کریمؐ اور امام حسؓین سے عقیدت کا اظہار کچھ یوں کیا ہے

قرآن کے شمار کا ہراِک ورق حسؓین
قرآن کے علوم کا ہر اک سبق حسؓین
رسولؐ دینِ مجسم ، حسینؓ دلق و گلیم
رسولؐ نظمِ شریعت ، حسؓین عزمِ صمیم
نبیؐ کا لختِ جگر لخت لخت صحرامیں
رسولؐ تیغ کے ہاتھوں سے ہو گیا تقسیم

رسولؐ خُلدِ شریعت، حسینؑ والی ہے
رسولؐ شاخِ سیادت حسینؑ ڈالی ہے
مرے نبیؐ کو ضرورت حسینؑ کی ہے فقط
رسولؐ دیں کا گلستان حسینؑ مالی ہے

جاذب صاحب نے امام عالی مقام کے تعارف کو الفاظ کے موتیوں سے کیا خوب جڑا ہے۔

اسی کو دینِ خدا کا پیامبر کہنا
فروغِ دینِ نبیؐ کا جو اہتمام کرے
اسی کو قلبِ محمد ﷺ کی دھڑکنیں کہنا
کلامِ پاک کے لہجے میں جو کلام کرے

دینِ آدم کی ابتدا ہیں حسینؑ
دینِ خاتمؐ کی انتہا ہیں حسینؑ
کربلا کے طلائی لفظوں میں
عظمتِ دینِ کربلا ہیں حسینؑ

جناب شعیب جاذبؔ جن کا کلام زیرِ نظر ہے، آپکا تعلق جنوبی پنجاب (لیہّ) سے ہے ان سے تعارف جناب سلیم اختر ندیم کی معرفت ہوا جب کہ اس خطہ کی بہت ہی عظیم علمی و مذہبی قد آور ادبی شخصیت جناب جعفر الزماں جعفر نقوی جو کئی کتابوں کے ہیں

،ان سے پہلے ہی متعارف تھا، اب جاذبؔ صاحب کے کلام کو پڑھ کر یقین ہو گیا کہ لیہّ کی مٹی اہل ادب کے لئے بہت زرخیز ہے-

شعیب جاذبؔ کی کتاب تفہیم الحسینؑ دمنِ اسلام کے لئے بہت بڑی خدمت ہے اور اس دور میں جب پوری دنیا میں بنیاد پرستی کی مخالفت کی جارہی ہے اور اسے اپنے صحیح سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے پیش کیا جارہا ہے ، جاذبؔ صاحب نے دین کے بنیادی عقائد پر زور دینے اور اس کو نئی نسل کو باور کرانے کی کوشش کی ہے جو نہایت مستحسن ہے- ان کا کلام بہت سی شاعرانہ خوبیوں کا حامل ہے اور وہ اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے میں ان تمام ذرائع کو کام میں لاتے ہیں (مثلاً استعارہ، تشبیہ ،صنائع ، بدائع)- المختصر جاذبؔ صاحب کا کلام جہاں الفاظ کا ترانہ ہے وہاں شاعرانہ لوازم سے بھی پوری طرح مزین ہے اور اس سے بڑھ کر اس کتاب کی ترتیب میں ان کی Administrative Capabilities یقیناً قابلِ تعریف ہیں-

سید رئیس عباس رضوی
پی ٹی وی اسلام آباد

انسانیت کے لئے پیغامِ حق

عربی، فارسی اور اُردو -- ہر تین زبانوں میں مذہبی اور اخلاقی شاعری کی روایت عہدِ موجود تک آتے آتے ارتقاء و تکمیل کی کئی صورتیں ہمارے سامنے لاتی ہے- اس قدیم موضوعاتی شاعری کو فنی لحاظ سے کسی ایک متعین صنف کی بجائے اصناف کی مختلف شکلوں میں مجسم کیا جاتا رہا ہے-

اُردو شعری روایت کے قدیم دکنی نمونوں میں بھی اسے غزل، مربعہ، مخمص، مسّدس، ترکیب بند -- غرض ہر صنف میں برتا گیا-

مذہبی اور اخلاقی نوعیت کا معاصر شعری سرمایہ بھی ہیّت کے اس قدیم فنی برتاؤ کی پیروی کرتا ہے- لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ "تفہیم الحسیّن" میں شامل بالترتیب 7 ذیلی ابواب کی درجہ بندی میں بھی فنی برتاؤ کا شعوری التزام روا رکھا گیا ہے-

تفہیم الحسیّن میں شامل شعری سرمایہ جہاں جناب شعیب جاذبؔ کی سیدّ الشہدا سے دلی عقیدت کے اظہار کا ثبوت فراہم کرتا ہے وہاں اس حسینی مسلک سے والہانہ شیفتگی کا پتہ بھی دیتا ہے جو انہیں نسل در نسل ورثے میں عطا ہوئی ہے علاوہ ازیں فضائل قرآن مجید سے آگاہی کا فکری زاویہ اور قرآن اور امام حسینؑ کے باہمی مگر اٹوٹ رشتے کی

تفہیم و تفسیر کا بیان ان کے گہرے اور سنجیدہ مذہبی مطالعے اور لگاؤ کا مظہر ہے امام عالی مقام سے حسنِ عقیدت ہر ن کا جذو ایمان ہے اور شاعر نے اسی جذبے کی لُو سے اپنی فکر کے چراغ روشن کئے ہیں۔

شاعر نے پوری کی پوری انسانیت کے لئے ''پیغامِ حق'' کی مثال بن جانے والی عظیم ہستی کے اوصافِ حمیدہ کو جو شعری پیرہن بخشا ہے وہ اپنے متعدد شعری مقامات پر موضوعی دائرہ احساس کے توانا سمٹاؤ کے ساتھ ساتھ شاعری کے فنی محاسن کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

زیرِ نظر ے میں وہ مقامات جہاں واقعہ کربلا کے تناظر میں مرثیہ نگاری کی باقاعدہ حدیں آغاز ہوتی ہیں وہاں منظر، جذبات کردار اور واقعہ نگاری کی ایسی مثالیں ملتی ہیں جنہیں مرثیے کی بنیادی خصوصیات سے تعبیر کیا گیا ہے۔ عی طور پر یہ شاعری امام عالی مقام کی شخصیت اور دینِ اسلام میں ان کے عظیم کردار اور کارناموں کو روشناس کرانے کا فکری وسیلہ ہے اور اِسے مظلومِ کربلا کی بے مثال جرأت استقامت اور قربانی وایثار کے لازوال اور اُجلے رنگوں سے سجایا گیا۔

پروفیسر نثار تُرابی (راولپنڈی)

رشحاتِ سخن

شعیب جاذب کے رشحاتِ سخن صدفِ تفہیم میں دُرِ ناسفتہ کی مثل ہیں۔ تعارفِ قرآن ۔ قرآن اور حسینؑ۔ رسولؐ اور حسینؑ ۔ معارفِ حسینؑ میں شاعرِ حسینیت کے صرف عقائد ہی کارفرما نہیں۔ بلکہ ان کی فکری صلاحیتیں بھی تنومند ہیں۔ جگرِ لختِ لخت میں جگر گوشہ بتول کے پنہاں گوشوں کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ کردارِ باطل میں شاعر نے اپنے دستِ قلم سے کئی ظالموں کے چہروں کو بے نقاب کیا ہے۔ پیغام میں ارکانِ دین پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی ہے۔ المختصر تفہیم الحسینؑ میں اشعار کی چاشنی ہی نہیں بلکہ قالبِ مقصدِ محسنِ انسانیت میں قنوطیت سے گریز اور درسِ رجائیت ہے۔

سید ممنون حسین زیدی

اندرون حرم گیٹ ملتان

"لیہ سے ایک دلگداز آواز"

لیہ - نسیم لیہّ ایک دبستان کا عظیم نام ہے اور ان کے تربیت یافتہ ملک کے طول و عرض میں خاصے نامور موجود ہیں - جو اب اپنی اپنی جداگانہ بساطِ ادب آراستہ کیے بیٹھے ہیں-

لیکن دبستانِ لیہّ کے وہ ہونہار اہلِ فن جنھوں نے ان کی یاد کو زندہ پائندہ برقرار رکھا ہے، ان میں سرِ فہرست سلیم اختر ندیم اور شعیب جاذب کے اسماء شمار میں آتے ہیں- یہ دونوں ادیب اور شاعر مدت مدید سے فروغِ ادب اردو کے لئے بزمِ علم و فن کے ہم دست و ہم کار کی حیثیت سے قابلِ قدر خدمت بھی سرانجام دے رہے ہیں-

سلیم اختر ندیم نے "دشتِ نینوا" مرتب کر کے شائع کی جو بڑی پُروقار اور بامعیار تالیف ہے- لیہ کے دوردراز محل و قوع کے باوجود انہوں نے وہاں کی حیثیت میدانِ اشاعت میں مسلمہ بنادی-

شعیب جاذب بھی اسی سرشاری اور عقیدت کے ساتھ اپنی منظوم کاوش "تفہیم الحسنینؑ" خانوادۂ رسالتمآب کے حضور پیش کررہے ہیں- ایسے پاکیزہ موضوع کا مکمل احاطہ کون کرسکتا ہے- صدیوں سے اس میں بے شمار کتابیں تصنیف ہوئیں اور ہوتی آئیں گی- اس پر اردو میں بھی متعدد اہل قلم نے یہ سعادت کمائی ہے- شعیب جاذب نے منظوم طبع آزمائی کے ذریعے ساڑھے تین سو سے زائد صفحات پر مختلف بصیرت افروز

عنوانات کے ساتھ یہ کتاب تصنیف کی ہے ہم خرما ہم ثواب --- فن کی بھی خدمت ہوئی، اردو کا دامن بھی اتنی عمدہ نگارش سے مالا مال ہوا اور انشااللہ اجر کا بھی کامل طور فیض پائیں گے۔

ان کے مدِ نظر اس سلسلے کی مزید تصانیف کی تخلیق بھی ہے۔ الحمد للہ۔ علاوہ ازیں وہ تغزل کے دلآویز لہجے کے سخن گو ہیں اور کئی کلیات جلد منظر عام پر آکر ان کی شاعرانہ حیثیت کو مسلم الثبوت قرار دیں گی۔

ان کی تمام زیر تدوین تصانیف کی فہرست اس کتاب میں شامل کر دی گئی ہے تاکہ ان کی آئندہ کاوش کا ندازہ ممکن ہو۔ مجھے امید ہے اشاعتی ادارے ان کے جواہر ریزوں کو زمانے کے بطن سے بر آمد کرنے میں ان کی استعانت ضرور کریں گے۔

پروفیسر شوکت واسطی
(اسلام آباد)

شعیب جاذبؔ "تفہیم الحسینؑ" کے تناظر میں

سید مسرور احمد سبزواری چیئرمین "کہکشاں انٹرنیشنل" اسلام آباد

کس قدر خوش نصیب ہیں وہ اہلِ قلم کہ جنہوں نے اپنے قلم کو مدحتِ محمد ﷺ و آلِ محمدؐ کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے کہ حضرت حسانؓ بن ثابت کا مقام جنت کے اعلیٰ درجوں میں ہوگا۔ نبی کریمؐ نے یہ فرمانِ خدا تعالیٰ کے حکم سے اس لیئے صادر کیا کہ انہوں نے اپنی تمام تر شاعری کو محمد ﷺ و آلِ محمدؐ کی مدحت کے لئے وقف کیئے رکھا۔ اِس لحاظ سے ممتاز شاعر حضرت شعیب جاذبؔ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے اپنا قلم محمد ﷺ و آل محمدؐ کی شان میں وقف کر رکھا ہے۔ ان کی پہلی تصنیف "**تفہیم الحسینؑ**" بےمثال، شاہکار اور ناقابلِ فراموش کتاب ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ شعیب جاذبؔ کی یہ فقید المثال کاوش دربارِ حسینؑ میں شرفِ قبولیت حاصل کرے۔ مولا ہمیں بھی اپنے غلاموں میں شمار کیئے جانے کے قابل ٹھہرائیں۔ اور محشر کے روز ہم عاصیوں کے لئے بھی سائبان رحمت بن جائیں۔ بقول شعیب جاذب:

جھلس رہی تھی زمانے کو دھوپ عصیاں کی
فقط حسینؑ ہی صحرا میں سائباں نکلا

حسینؑ جو کہ علامت ہیں ظلم و ناانصافی کے خلاف جہاد کی، باطل کے مقابلے میں حق کی قوت و سطوت کی اور بیمثال عزم و شجاعت کی یوں تو ہر دور آپ پسی اور کچلی ہوئی مظلوم انسانیت کے لئے ایک مینارہ نور کا کام دیتے رہے۔ لیکن جتنی ضرورت آپ کی نورپاش شخصیت سے کسبِ ضیاء کی اِس دور میں ہے، وقت کے معروضی حالات، خصوصاً اُمتِ مُسلمہ کے مصائب و ابتلا کے تناظر میں دیکھا جائے تو شاید اس سے پہلے کبھی ایسی حالت نہ تھی۔ لہذا اس دور میں حضرت امام حسینؑ کی سیرت، شخصیت اور شہادتؓ سے متعلق ادبی نگارشات کو عام کرنا ادب کی خدمت تو ہے ہی، اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ انسانی معاشرے میں بالعموم اور مسلم معاشرے کی رگوں میں بالخصوص خونِ تازہ دوڑانے کی ایک سعی بھی ہے۔ خوش نصیب ہیں شُعیب جاذبؔ جو "تفہیم الحسین" کی شکل میں اس فریضے کی انجام دہی کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ شُعیب جاذبؔ کی یہ کاوش قابلِ ستائش ہے کہ انھوں نے فولاد کو پگھلا دینے والے عزم اور زلزلوں کی سانس اُکھڑ دینے والی شخصیت نواسۂ رسولؐ اور قافلۂ عشق کے سرخیل حضرت امام حسینؑ کے

مِشن کی تکمیل کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی آل کے صدقے جنابِ شعیب جاذبؔ کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے (آمین) اور خداوند کریم ہم کو شہدائے کربلا اور ان کے آستانۂ خیر کثیر سے منسلک رہنے اور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے

(ثمہ آمین)

شعیب جاذبؔ "حسینؑ" کی بارگاہ میں

قرآن عظیم، اسوۂ پیغمبر علیہ السلام اور اسوۂ شبیری یہ تینوں موضوعات ایسے ہیں جن پر صدیوں سے شعراء، ادباء، علماء و خطبا نے طبع آزمائی کی ہے۔ اور اپنی بساط اور وسیلہ علمی سے ان موضوعات کی تشریح و تفسیر کو توشۂ آخرت اور زادِ سفر عقبیٰ تصور کیا ہے۔ صنفِ شاعری میں مسدس، سلام، قطعات، نعت، حمدِ باری تعالیٰ --- یہ سب اصناف ہمیشہ سے ہی نئی فکری تحقیق، ندرت تخلیق سے مرصع و مسجع رہی ہیں۔ جذبہ و جدان کی کوئی انتہا نہیں، فکری دسترس کی کوئی حد نہیں۔ اکثر شعراء نے غیر منقولہ منظوعات لکھ کر حیرت میں ڈال دیا۔ عہد اکبری میں علامہ ابو الفضل جیسے جید شاعر و مفسر قرآن کے بھائی فیضی نے بے نقط تفسیر قرآن لکھ کر عہد ساز کارنامہ سر انجام دیا۔ انیسؔ و دبیرؔ کے مراثی، جوشؔ کے انقلابی مرثیے، سید وحید الحسن ہاشمی کے سلام و مرثیے۔ غرضیکہ اردو ادب میں تواتر سے نئی سے نئی تخلیقات جنم لیتی رہیں۔ اور جب تک یہ دنیا قائم ہے، قرآن، اسوۂ رسولؐ اور کردارِ حسینؑ پر دفاتر لکھے جاتے رہیں گے۔ چراغ سے چراغ جلتا ہی رہیگا۔ دبستانِ لیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کے شعراء نے حتیٰ المقدور کردارِ حسینؑ کو نظم کر کے اور ادب کو زندہ رکھا ہے۔ حضرتِ نسیم لیہ، قیصر عباس رضوی، فضل حق رضوی اور پھر نعت

گوئی میں حضرت غافل کرنالی ، فیاض قادری، شعیب جاذبؔ، شہباز نقوی، نذیر چودھری، ارمان عثمانی، سلیم اختر ندیمؔ، کاشف مجیدؔ، کاشف ملانہؔ، افضل صفی خالد، مظہر یاسرؔ، غلام حسن ثمرؔ اور دیگر شعراء نے نعت سلام مسدسات، قطعات میں فکر و خیال کے نادر نمونے پیش کئے ہیں۔

عہدِ حاضر جسے تاریخ کا بد ترین عہد کہا جا سکتا ہے۔ بوجہ تعلیمی انحطاط و زوال عرب کے "عصر الجاہلیہ" سے بھی گیا گذرا ہے۔ غربت و جہالت نے تمام زبانوں کی شاعری کو مسمار کر دیا ہے۔ تاہم ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جو نہایت کسمپرسی اور عوام کی عدم توجہی، خواص کی عیش پرستی، جہالت اور سیاست بازی جیسے ناکارہ اور بے مقصد ماحول میں بھی انسانی زندگی کی اعلیٰ اقدار اور آدرشوں کو زندہ، تابندہ رکھنا چاہتی ہیں ان لوگوں میں جدید لب و لہجے کے شاعر حضرت شعیب جاذبؔ شامل ہیں۔ جن کی تازہ وارداتِ قلبی پیشِ نظر ہے۔ جسے بلا شبہ ادبی سوغات تصور کرنا چاہیئے۔

شعیب جاذبؔ کا زیرِ نظر عہ کلام جس میں تعارفِ قرآن کے عنوان سے جو طویل نظم شامل ہے۔ لفظ و معانی کا بیکراں سمندر ہے لیکن صرف ان کے لئے جو لفظوں کے معنی سمجھتے ہوں۔ مفہوم کے سیاق و سباق سے اچھی طرح واقف ہوں۔ قرآن عظیم کو محض دَم و دُرود کی کتاب نہ سمجھیں بلکہ دانش و فراست، انسان سازی، جامع بشری کی آبیاری کے اشارات و کنایات سے لطف اندوز ہونا جانتے ہوں۔ اس کا یہ مقصد

نہیں کہ شعیب جاذبؔ کے موجودہ کلام کو عوام نہیں سمجھ سکتے بلکہ مقصد یہ ہے کہ جو قاری بھی شاعر کے تعارفِ قرآن، اسوۂ رسولؐ اور کردارِ حسینؑ کو سمجھنا چاہتا ہے۔ اسے پوری توجہ سے پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔

شعیب جاذبؔ نے نہایت آسان پیرائے میں مشکل الفاظ اور اصطلاحات کو شعر میں سمویا ہے۔ قرآنِ کریم پیغمبر اسلام اور شہیدِ کربلاؑ کے عظیم کردار کی وساطت سے تمام دنیا کے لئے نہایت وبسیط مفہومِ حیات پیش کرتا ہے۔ جسے شعیب جاذبؔ نے نہایت شاعرانہ فن کاری سے سپردِ قرطاس کیا ہے۔ اُردو زبان کی وسعت فارسی اور عربی کی بدولت ہے۔ اگر عربی اور فارسی اردو سے خارج کر دی جائے تو یہ محض طائرِ بے بال و پر بن کر رہ جائیگی۔ اس کی وسعت اور ندرت صرف انہیں زبانوں کی بدولت ہے۔ شاعر زبان کا سائنس داں ہوتا ہے۔ وہ الفاظ میں نئے معانی و مفاہیم "فیڈ" کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ ملکہ دسترس اور قدرت اظہار بہت کم نثر نگاروں کے حصے میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ نعت و سلام مراثی اور دیگر اصنافِ سخن کی وساطت سے شعراء نے جس قدر فکری اور تبلیغی سرمایہ دنیا کو دیا ہے بہت کم زبانوں میں ایسی مثالیں ملتی ہیں البتہ عربی اور فارسی، سرائیکی، سندھی، پنجابی بلکہ ہندی، بنگالی پشتو میں بھی مذہبی شاعری کی نادر مثالیں موجود ہیں تاہم اردو کی وسعت جذبے واظہار عدیم

المثال کہلانے کے لائق ہے-

شعیب جاذبؔ نے پہلے غزل میں اپنا مقام پیدا کیا-اب طویل منظومات ، قطعات میں بھی ان کی شاعرانہ ندرت دیکھی جاسکتی ہے-زیر طبع مجموعہ کلام "**تفہیم الحسینؑ**" بھی ان کی تخلیقی اُپج اور صلاحیت فکر کا بہترین نمونہ ہے ، راقم، شُعیب جاذبؔ کو ان کی تخلیق پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور بارگاہ خداوندی میں ملتمس ہوں کہ شُعیب جاذب کے زورِ قلم میں اضافہ فرما کر انھیں نئی نسل کے شعراء کے لیئے چراغِ راہ فکر تخلیق بننے کی مزید توفیق عطا فرمائے (آمین)

خاکِ راہِ شہیدِ کربلا

ڈاکٹر خیالؔ امروہی

پی-ایچ-ڈی تہران یونیورسٹی مورخہ 21دسمبر 1999

(استاذم حضرت نسیم لیہ نے 1988 میں " تفہیم الحسینؑ " کے کچھ قطعات کو مدِ نظر رکھ کر جو کچھ لکھا وہ من و عن پیش خدمت ہے - شعیب جاذبؔ)

تفہیم الحسینؑ

"مرثیہ اپنے طویل سفر میں"، "عزائیہ سے کربلائیہ تک"

نسیم لیہ

گستاؤلی بان نے تمدنِ عرب میں مرثیہ اور رجز جیسی اصنافِ ادب کو عربی شاعری کی روح قرار دیا ہے- فقہ جعفریہ کے بانی امام جعفرؑ صادق، جعفر بن عفان اور والئی دیار مشہد مقدس امام رضاؑ مرثیہ نگار شاعر دعبل خزاعیؔ سے مظلومِ کربلا کے مرثیے سنتے تھے جس سے واضح ہوتا ہے کہ مرثیہ نگاری کی تاریخ بہت قدیم ہے-

تاریخ، ادبیاتِ اردو اس سلسلے میں عہدِ انیسؔ سے مرثیہ کی نشان دہی کرتی ہے- انیسؔ و دبیرؔ کی ہمعصری نے مرثیہ کو جتنا فروغ بخشا ہے وہ باقاعدہ اردو شاعری کی ایک صنف کی شکل میں اُبھر کر سامنے آتی ہے-

اثنا عشری مکتبِ فکر نے بھی مرثیہ نگاری اور مرثیہ گوئی کی

داغ بیل ڈال کر اس میں حیران کن اضافہ کیا۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو آج یہ صنف اس قدر مقبول و مانوس ہو کر نہ اردو شاعری میں متعارف ہو سکتی اور نہ ہی اس کے باقاعدہ تاریخی خدو خال نکھر سکتے!

دبستان لکھنؤ کی اس روایت نے شبلی کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ بھی مرثیہ کے اعتراف میں موازنہ لکھنے پر مجبور ہو گئے۔

اقبالؔ، جوشؔ، نجم آفندیؔ، قیصر بارہویؔ، مضطر حیدریؔ، خلش پیرا اصحابیؔ، شاد بخاریؔ، تاثیر نقویؔ، حیدر گردیزیؔ، مومن گردیزیؔ، سید محسن نقویؔ، راقم نسیم لیہ اور پروفیسر ڈاکٹر خیالؔ امروہوی کے علاوہ ہند د شعراء کی ایک کھیپ نے بھی کربلا کے حوالے سے مرثیہ نگاری پر باقاعدہ قلم اُٹھایا اور انیسؔ و دبیرؔ کے تتبع میں ایک ''خاص مکتبِ فکر'' کو آگے بڑھایا۔

''حسینؑ اور انقلاب''، ''معرکۂ کربلا''، ''تاریخِ مرثیہ''، ''صبحِ بقا''، ''وکھرے ڈُکھ حسینؑ دے''، ''فتح حسینیت''، ''شبابِ فطرت'' اور ''تفہیم الحسین'' جیسے رقت آفریں اور انقلابی مرثیے لکھے جانے لگے۔

آج ''تفہیم الحسینؑ'' اس سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ دبستانِ لیہ کے شاعر شعیب جاذبؔ نے چہار مصرعوں میں اپنی کمال ہنرکاری سے نئے تجربے کی ابتدا کی۔ 'قرآن اور حسینؑ' 'رسولؐ اور حسینؑ' کا یہ نیا

رنگ و آہنگ اب تک کسی شاعر کے ہاں نہیں دیکھا گیا- یہ ایجاد اور یہ عزائیہ و کربلائیہ کی نئی تکنیک شعیب جاذبؔ کا حصہ ہے-

یہ قابلِ تحسین صناعی و صنف گری مرثیہ کی مختلف زاویوں میں شعیب جاذبؔ کی شناخت کی ایک نئی راہ ہے- ہر چند کہ میں اسے کماحقہٗ مرثیہ کا نام بھی نہیں دے سکتا اور اسے مرثیہ کی روح سے الگ بھی تصور نہیں کرتا-

چونکہ حسینیت ، کربلا اور اہلبیت کے نثری یا شعری و تخلیقی کارناموں کو ہمیشہ غم و آلام اور کرب و کہرام کی سطح پر دیکھا اور پرکھا گیا ہے- 'کردارِباطل' میں ملوکیت شکنی اور 'کردارِیزیدیت' سے نفرت و تحقیر کا درس ہے-اس لحاظ و انداز سے شعیب جاذبؔ کی مطمع نظر "تفہیم الحسینؑ" کے ناطے سے "عزائیہ سے کربلائیہ" کا سفر ہے- "تفہیم الحسینؑ" میں واقعہ کربلا کی وہ مرکزی فکر ہے جس پر تاریخِ اسلام ہمیشہ ناز کرتی رہیگی- شعیب جاذبؔ کا یہ عظیم شعری کارنامہ بہ اندازِ منقبت حسینؑ کا ایک شاہکار ہے- جو اسے صدیوں زندہ و پائندہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کے قلم کی ابدی سچائیوں کا مظہر رہے گی-

دبستانِ لیہ کی یہ منفرد لے شعیب جاذبؔ جیسے قادر الکلام شاعر کے اعجازِ قلم کی مرہونِ کرم ہے- بقول راقم

1960ء کے وسط میں شعیب جاذبؔ میرے کاروانِ سخن میں شریک ہوئے۔ یہ اس وقت بھی جذبۂ حسینؑ میں سرشار عزادار تھا اور آج بھی ڈویژن بھر میں عزاداری کی پہچان ہے۔ ہر سال چوک قصاباں لیہ میں بوقت نمازِ ظہر ہزاروں کے مجمع میں نواسۂ رسولؐ کے حضور پکارتا ہے۔ ''یا لیتنی کُنت معهم''

اور ماتمی زنجیر لہرا کر کہتا ہے:۔

؎ لہو دے کر ہمیں اہلِ وفا ہونا پسند آیا
ہماری زندگی کو کربلا ہونا پسند آیا

شعیب جاذبؔ نواسۂ رسولؐ سے گریزاں پست فکر پسماندہ اذہان کو بار بار جھنجوڑتا ہے۔

؎ کسی کے کرب میں خونبار نین کرتی ہے
یہ حسرتوں کی پلی ہے جو بین کرتی ہے
اے دوستو! مری زنجیرِ ماتمی دیکھو
لہو لہان ہے ذکرِ حسینؑ کرتی ہے

جو اذہانِ حضورؐ کی احادیث کی رو پہلی شعاعوں سے منور نہیں ہوئے، شعیب جاذبؔ ''تفہیم الحسینؑ'' کی مہتابی کرنوں سے ان ذہنوں کو تابندہ کرنا چاہتے ہیں - خدا کرے ان کی یہ کاوش بر آئے -(آمین)-

راقم نے اپنی تصنیف ''صبحِ بقا'' اور ''دکھرے ڈُکھ حسینؑ دے'' میں ''اِھْدِ نَاالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْم'' کہنے والوں سے اظہار حقیقت کیا ہے کہ نواسۂ رسولؐ، حسینؑ صراطِ مستقیم ہے- سیدِ شباب خُلدِ بریں ہے- خُلدِ بریں میں وحید الشمش جہات کی تمام تر نعمتیں میسر ہیں- اس جہان میں جہاں سب نعمتیں میسر ہیں وہ کربلائے معلیٰ ہے-

اسلام میں پسماندگی اچھی نہیں لگتی
دانستہ ہو دیوانگی اچھی نہیں لگتی
دروازۂ شبیرؑ درِ خُلدِ بریں ہے
شبیرؑ سے بیگانگی اچھی نہیں لگتی

نسیم چھان چکا میں وفا کے جنگل کو
یہیں کہیں سے رہِ کربلا نکلتی ہے

شاعرِ صبغتہ الحسینؑ

شعیب جاذب بنیادی طور پر غزل کا شاعر ہے نظم کے علاوہ دیگر اصنافِ سخن میں بھی اشعار کہتے ہیں تفہیم الحسینؑ کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ وہ عربی کی مشتقات بنانے میں بھی ماہر ہیں۔ ''قرآن اور حسینؑ''، ''رسولؐ اور حسینؑ'' کے رشتہ کو اُس نے قطعات کی صورت میں بڑے خلوص کے ساتھ نبھایا ہے۔ ''قرآن، رسولؐ اور حسینؑ کے ساتھ اُس کی ذہنی وابستگی کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اُس نے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں قطعات لکھ کر مذہبی قطعہ نگاری کی بنیاد رکھ دی ہے۔ وہ انیسؔ کی طرح:

اک رنگ کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں

کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اُس کے یہاں عقیدت، خیالات، جوش و جذبہ سب مل کر یک رنگ ہو جاتے ہیں اور جو رنگ اُبھرتا ہے اُسے صبغتہ الحسینؑ یعنی حسینؑ کا رنگ کہنے کو جی چاہتا ہے۔

پروفیسر شہباز حسین نقوی

تفہیم الحسینؑ

محترم جناب ملازم حسین تخلص شعیب جاذبؔ جنہوں نے اپنی شاعری کا آغاز 1959ء میں میٹرک کے بعد کیا- دیکھنے میں لانبے لانبے بالوں کے ساتھ بزرگ نظر آتے ہیں میرے بیٹے نے بتایا کہ ایک بابا آپ سے ملنے آیا ہے- میں باہر گیٹ پر اپنے دوست شعیب جاذبؔ کو پایا جو دیکھنے میں بے مثل درویش مگر حقیقت میں جوان ہیں- دل خوش ہوا- انکے ہاتھوں میں "**تفہیم الحسینؑ**" تھی، مجھے دکھائی- غور سے پڑھنے پر معلوم ہوا، کہ اس میں 12 مسدس تعارفِ قرآن ، 180 مسدس قرآن اور حسینؑ اور باقی قطعات و رباعیات ہیں، میرے مطالعہ کے لئے لائے ہیں- میں نے انہیں بٹھایا- گفتگو شروع ہوئی- میرے اور ان کے خیالات ایک تھے- انسان کے معنی اُنس پیار و محبت کرنے والا ہے- یہ خدا کی اشرف المخلوقات ہے- مذہب کے معنی تہذیب یافتہ یعنی ہر ایک سے تہذیب سے بات کرنے والا- اسلام کے معنی سلامتی و امن کے ہیں- ہم ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو- تمام انسان ایک خدا کی مخلوق ہیں- ہمارے آخری نبیؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمت العالمین تھے قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور حضرت امام حسینؑ

علیہ السلام نے 72 شہدائے کربلا کا نذرانہ دے کر اپنے نانا حضرت محمد ﷺ کا اسلام بچایا- ہم سب کو پیار و محبت سے رہنے کا درس دیا-

شعیب جاذبؔ اپنی کتاب کے یہ قطعات بڑی روانی سے سنا رہے تھے

حسینؑ وہ ہے جو درس شعور دیتا ہے
سیاہ ذہن کو سوچوں کا نور دیتا ہے
وہی رسولؐ کے دل کا قرار ہے جاذبؔ
جو آنسوؤں کو بھی کیف و سرور دیتا ہے

شعیب جاذبؔ کی نظر بڑی گہری ہے اور انہیں بیان پر قدرت حاصل ہے-وہ بلا کے ذہین ہیں-انہیں عمیق مشاہدے کی عادت ہے-وہ سیدھی سادی باتیں کرتے ہیں-ان کے الفاظ قدرت کا عطیہ ہیں-انہیں اس پر فخر ہے-

اس کتاب سے انسان کی عاقبت سنورنے اور اُمتوں کی تقدیریں بدلنے کا امکان ہے- قاری کے ذہین میں روشنی کی ایک کرن پھوٹ پڑتی ہے-ان کا کمال فن تو دیکھئے کہ

سلمان کی مثال ہوں میں ارفع مقام ہوں
مولا علی حسینؑ و حسنؑ کا غلام ہوں
ہیں میری صف میں آج فرشتے کھڑے ہوئے
مداح اہلبیت علیہ السّلام ہوں

ایک   یاشاعر کے لئے سب سے قیمتی چیز اس کی پہلی تخلیق ہوتی ہے۔ اس میں جاذب کے جذبات ہیں۔ ان کی کاوشیں ہیں۔ سو یہ تحریریں انمول ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ایسی کتاب لکھنے والے لوگ کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں۔ جو الفاظ کا بے دریغ استعمال کریں، جن کے معنی دیکھنے کے لئے لغت اُٹھانی پڑے اور ایمان پَرور دُنیا تحریروں کو بڑے ذوق و شوق سے پڑھے گی۔ خوشی کی بات ہے اور یہ قرآن و حسینؑ کا معجزہ ہے کہ یہ کتاب شعیب جاذبؔ کی زندگی میں طبع ہو رہی ہے۔ جو طالبانِ حق کے لئے مینارہ نور ثابت ہوگی۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ خداوند تعالیٰ محمد ﷺ اور آلِ محمدؑ کے طفیل شعیب جاذبؔ اور میرے گناہوں کو بخش دے اور قرآن و حسینؑ کے صدقے میں بلند درجے عطا فرمائے (آمین!)

قرآن اور حسینؑ شریعت میں ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ حقیقت میں ایک ہیں
قرآن اک کتاب ہے شبیرؑ ہے امام
دونوں کی ذاتِ پاک کو جاذبؔ کا ہے سلام

دعا گو

پروفیسر سید نقی مہدی نقوی
گورنمنٹ کالج لیہ

حرفِ ناشر

حضورؐ سرورِ دو عالمؐ نے اپنے دروازے پر آئے ہزاروں اصحابیوں سے فرمایا- میں نے تم تک جو پیغام وحدانیت ترسیل کیا- رسالت کا فریضہ انجام دیا- اس کے لئے میں تم سے کسی بدلے یا معاوضے کا طلبگار نہیں- ہاں اب تمہارے مسلسل اصرار پر فرمانِ خدا ہے-

''قل السئلکم علیہِ اجراًالا مودت فی القربا'' میری یعنی (اہلبیت) سے مودت تم پر فرض ہے- یہی اجرِ رسالت ہے- اسی فریضہ کے پیشِ نظر حسنین پبلشرز لیہ کے تحت ''دشتِ نینوا'' 1998ء میں منظر عام پر آکر لوگوں میں شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہے- اب دوسری کتاب ملک کے ممتاز بزرگ شاعر حمادِ اہلبیت جناب شُعیب جاذب کے قلم کا اعجاز ''تفہیم الحسین'' گذشتہ صدی کی آخری کتاب کے حوالے سے آپ کے ہاتھوں میں ہے- رسولؐ، قرآن اور حسینؑ کا امتزاج لازوال رشتہ سر چشمۂ ایزدی ہے- جسے شعیب جاذب نے منظوم کیا ہے- شعیب جاذب ہمارے ہمہ جہت قادرالکلام سخنوروں میں شمار ہوتے ہیں جن کے 16 عدد ہائے کلام مدوّن ہو چکے ہیں- انہیں غزل نظم رباعی قطعہ مسدس مثمن، مرثیہ، نوحہ، سلام ہر صنف سخن میں اپنے تخلیقی جواہر کا بزبانِ قلم اظہار کیا ہے- ان کے

ہزاروں اشعار زبان زدِ عوام ہیں شعیب جاذبؔ سرشارِ اہل بیت ہیں اس درویش منش نے جو کچھ بھی کہا وہ شاہکارِ ادب ہے۔ تفہیم الحسینؑ کے اشعار کے مطالعہ پر اگر انہیں انیس العصر کہوں تو بے جا نہیں ہو گا۔ مودّت اہلِ بیت سمجھنے والے نے سدا آوازِ حسینؑ پر لبیک کہا ہے۔ شعیب جاذب کوئے عشق حسینؑ میں ہیں ان کے ایک ہاتھ میں چراغِ علم ہے جو غرلی اور طاغوتی ظلمتوں میں روشنی بکھیر رہا ہے۔ ان کے دوسرے ہاتھ میں سچائی کا قلم اہلِ حق کی ضمانت کا آمیں ہے۔ طاغوتی قوتوں کے خلاف اہلِ بیت کی کہانی بن کر کہتے ہیں

اہل ستم کے سامنے حق گو رہے ہیں ہم
مولا نے سر ہتھیلی پہ دھرنا سکھا دیا
اے موت جان لے کہ ہمیں حرمزاج ہیں
عشق ِ حسینؑ نے ہمیں مرنا سکھا دیا

ادارہ ''حماد حسینیؑ پبلشرز'' شعیب جاذبؔ کو تفہیم الحسینؑ کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔ جنہوں نے ذکرِ محمد ﷺ و آلِ محمد ﷺ کو زندگی کا نصب العین بنا لیا ہے۔ تفہیم الحسینؑ کی شکل میں شعیب جاذبؔ کے ہاتھ میں جہاں عقیدت و محبت کے قطار در قطار روشن چراغ ہیں دوسرے ہاتھ میں حدیث و فکر و عمل کی تفسیر زبان پر مدحتِ آلِ محمد ﷺ کے ترانے ہیں۔ میں بارگاہِ معصومینؑ اور

بارگارہ ایزدی میں دعاگو ہوں کہ مولائے ممکنات اپنے اس نیک بندے کی مودّت کا نذرانہ قبول فرمائے

خاکپائے اہلبیت

سلیم اختر ندیم (ناشر)

حماد حسنین پبلشرز لیہ

حسنین چوک ناز سینمار وڈ لیہ

مصنف کی نئی صدی میں آنیوالی دیگر کُتب

خطیبِ نوکِ سناں	منظومات درِ شان حسینؑ	زیرِ طبع
جوازِ حرف کن	نعتیہ کلام	زیرِ طبع
خوشبو خوشبو ذکرِ رسالت	نعتیہ کلام	
سلگتی چھاؤں	غزلیات	
بستی بستی دھوپ	غزلیات	
شعاعِ شمسِ کساء	منقبت در شانِ اہلبیت	
لہو کی جیت (جلد اول)	منقبت در شانِ اہلبیت	
لہو کی جیت (جلد دوئم)	منقبت در شانِ اہلبیت	
عبدِ الاجواب (جلد اول)	منقبت در شانِ علی	
عبدِ الاجواب (جلد دوئم)	منقبت در شانِ علی	

اظہارِ تشکر

میں جناب ڈاکٹر زوار سید فقیر حسین شاہ کا ممنونِ کرم ہوں جن کی مکمل مالی معاونت سے میری پہلی تصنیف ''تفہیم الحسینؑ'' منظر عام پر آئی۔ جنابِ سید الطاف حسین بخاری ادبیاتِ پاکستان، جناب پروفیسر شوکت واسطی اسلام آباد، جناب سید عارف راولپنڈی، جناب سید شوکت مہدی راولپنڈی، جنابِ سید رئیس عباس رضوی پاکستان ٹیلیویژن اسلام آباد سینٹر، جناب سید ممنون حسین شاہ ملتان، جناب سید تجمل حسین، جنابِ سید علمدار حسین شاہ کوٹلہ حاجی شاہ (لیہ) جناب میاں خادم حسین رباعی خوان، جناب محمد ریاض قریشی (الریاض الیکٹرانک لیہ) جنابِ پروفیسر نقی مہدی نقوی (ڈگری کالج لیہ)، جنابِ پروفیسر مہر اختر وہاب (ڈگری کالج لیہ)، جناب رفیق خاور تھلوچی اور جنابِ ڈاکٹر فیاض قادری کا شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے مجھے مثبت رائے

سے نوازی۔

بالخصوص جناب اقبال اختر خان کمپوزر (مارک سندِ امتیاز برائے کمپوزنگ) "خان کمپوزنگ سینٹر ٹی ڈی اے کالونی لیه" کا بیحد مشکور ہوں جن کی ذاتی کاوشوں اور نکھری ہوئی سوچوں سے میری تصنیف "تفہیم الحسینؑ" کو ابواب کے ساتھ ترتیب دینے پر جاذبِ نظر پیرھن ملا۔

میں جنابِ سلیم اختر ندیمؔ اور ڈاکٹر خیال امروہوی کا بھی احسان مند ہوں کہ انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود کمپوزنگ، پروف ریڈنگ میں میرا ساتھ دیا۔ اس کے علاوہ سلیم اختر ندیمؔ نے پرنٹنگ میڈیا میں بھی میری معاونت کی۔

شعیب جاذبؔ
(مصنف)
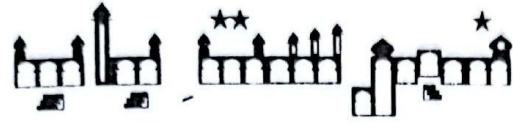
فہرستِ ابواب

صفحہ نمبر	تفصیل باب	نمبر شمار
51 تا 78	تعارفِ قرآن	01
79 تا 170	قرآن اور حسینؑ	02
171 تا 208	رسولؐ اور حسینؑ	03
209 تا 242	مُعارفِ حسین	04
243 تا 261	جگرِ لخت لخت	05
262 تا 274	کردارِ باطل	06
275 تا 299	پیغامِ حسینؑ	07

تعارفِ قرآن

تعارفِ قرآن

قرآں نزولِ آیۂ قدرت کا نام ہے
قرآن درسِ رُشدو ہدایت کا نام ہے

قرآن ایک وادئ حق سنگ زار میں
قرآں رہِ رضا کی سہولت کا نام ہے

قرآں حدیث و دانش و فکرو عمل یقیں
قرآن درکِ عقل و فراست کا نام ہے

قرآن جس کے نُور کی قندیل گل نہ ہو
قرآن ایسے نورِ حقیقت کا نام ہے

جس کی ہدایتوں کی نہ مدھم ہو لَو کبھی
قرآن اُس چراغِ مشیت کا نام ہے

قرآن ایسا بحر ہے جس کی نہیں اتھاہ
قرآن رودِ فہم کی وسعت کا نام ہے

قرآن جہت جہت میں منہاجِ ضوفشاں
قرآن منزلوں کی بشارت کا نام ہے

قرآن ظلمتوں میں نکھرتی شعاعِ دیں
قرآن تابناک بصارت کا نام ہے

قرآن کا وجود ہے اسلام کی اساس
قرآن لوحِ سنگ کی رفعت کا نام ہے

قرآن وہ نشان جو اوجھل نہ ہو کہیں
قرآن سنگِ میل کی صورت کا نام ہے

قرآن مسافروں کے لئے راہِ ضوفشاں
قرآن شاہراہِ ہدایت کا نام ہے

قرآن ایسا دیس جہاں حق پرست ہوں
قرآن اہلِ حق کی حمایت کا نام ہے

قرآن عالموں کے لئے آبِ تشنگی
قرآن بڑھتی پیاس میں فرحت کا نام ہے

قرآن ہے قلوبِ فقیہاں کی آرزو
قرآن ہی قلوب کی راحت کا نام ہے

قرآن صالحین کا آئینۂ حیات
قرآن صالحین کی سیرت کا نام ہے

قرآن انتشارِ مرض کے لئے دوا
قرآن ہر مریض کی صحت کا نام ہے

قرآن تیرگی کی گذرگاہ تو نہیں
قرآن روشنی کی نہایت کا نام ہے

قرآن اعتصام ہے حبل المتین کا
قرآن ایک حبلِ متانت کا نا م ہے

قرآن لَم یزال کا اک قلعۂ سخن
قرآن جائے حفظ و حفاظت کا نام ہے

قرآن کے شعور سے وابستگی کرو
قرآن درسِ پندو نصیحت کا نام ہے

قرآن ذوالجلال کا محکم اصول ہے
قرآن زندگی کی ضمانت کا نام ہے

قرآن ہے حسینؑ کا اپنائیت نگر
قرآن آدمی سے محبت کا نام ہے

قرآن کے شعور سے ہرگز نہ عذر کر
قرآن لغزشوں کی ہلاکت کا نام ہے

قرآن کے نکات پہ اظہارِ گفتگو
قرآن ہی دلیلِ بصیرت کا نام ہے

قرآن کی اساس پہ بحث و مناظرہ
قرآن تشبہات و علامت کا نام ہے

قرآنِ کو وسیلۂ نصرت بنا کے دیکھ
قرآن کرِدگار کی حجت کا نام ہے

قرآنِ ربِ قدس کا حامل تو بن ذرا
قرآن اوجِ عظمت و رفعت کا نام ہے

قرآنِ ذوالجلال کو رخشِ عمل بنا
قرآن تو رکابِ عقیدت کا نام ہے

قرآں سلاح بند کی خاطر ہے اک سپر
قرآن ذوالفقارِ شجاعت کا نام ہے

قرآن کی ہدایتیں تیری گرہ میں ہوں
قرآں عطائے روضۂ جنت کا نام ہے

قرآنِ امتیاز کا ہر حکم ہے اٹل
قرآن فیصلوں کی وضاحت کا نام ہے

قرآن لب کے رحل پر قرأت کی ہے بہار
قرآن زندگی کی ضرورت کا نام ہے

قرآن کی تلاوتیں ہر اک زبان پر
قرآن ذکر نہجِ بلاغت کا نام ہے

قرآن چشمِ حق کے لئے مصحفِ مبیں
قرآں اہلِ حق کی بصیرت کا نام ہے

قرآں کا عکس زیست میں ہے جاذبِ نظر
قرآں آئینوں کی صباحت کا نام ہے

قرآن کیا ہے

قرآن جہدِ امرِ شریعت کا نام ہے
قرآن حق کی طرزِ حکومت کا نام ہے

قرآن اصل میں ہے شرائع کا رابطہ
قرآن اعتمادِ نبوت کا نام ہے

قرآن اصل میں ہے اصولوں کا ضابطہ
قرآن اصلِ دیں کی ارادت کا نام ہے

قرآن تیغِ فرق ہے کفر و نفاق میں
قرآن گمرہی کی ہلاکت کا نام ہے

قرآن ماہِ قریۂ ایمان و آگہی
قرآن نورِ مشعلِ رویئت کا نام ہے

قرآن اک مہکتی ہوئی نکہتِ ارم
قرآن باغِ قریۂ جنت کا نام ہے

قرآن چرخِ فکر پہ اک مہرِ نیم روز
قرآن منزلوں کی بشارت کا نام ہے

قرآنِ چشمِ خلد میں ہے جلوۂ سحر
قرآن حسنِ صبحِ صداقت کا نام ہے

قرآن کیا ہے ؟ اہلِ بصیرت کی جستجو
قرآن روشنی کی علامت کا نام ہے

قرآں بلاغتوں میں ہے اک قلزمِ گراں
قرآں بسیط رودِ ولایت کا نام ہے

قرآن عقلِ کُل کے لئے حوزۂ یقیں
قرآن عقلِ کُل کی فراست کا نام ہے

قرآن ابرِ فہم و فراست کی ہے پھوار
قرآن ابرِ رحمت و برکت کا نام ہے

قرآن دیارِ سنگ میں جھرنا ہے نور کا
قرآن صدائے نغمۂ فطرت کا نام ہے

قرآن کے وجود سے انکار کیا کریں
قرآن اہلبیت کی حجت کا نام ہے

قرآن تیرہ قبر میں قندیلِ ضوفشاں
قرآن شعاعِ جلوۂ تربت کا نام ہے

قرآن گلستانِ ہدایت کی ہے صبا
قرآن گلستانِ فصاحت کا نام ہے

قرآن ہے نفیس اشاروں کی کہکشاں
قرآن استعارۂ حرمت کا نام ہے

قرآن کی مہک سے معطر ہے ہر خرد
قرآن خوشبوؤں کی حلاوت کا نام ہے

قرآنِ حق ، لطیف رویوں کی داستاں
قرآن لطفِ حرف و حکایت کا نام ہے

قرآن مثلِ تیرگی دیتا نہیں فریب
قرآن روشنی کی صداقت کا نام ہے

قرآن ذکرِ حمدو ثنا کی ہے چاشنی
قرآن ذوالجلال کی عظمت کا نام ہے

قرآن ایک فکر ہے اصلاحِ نفس کی
قرآن جسم و جاں کی طہارت کا نام ہے

قرآن کی اساس ہے تحت الثریٰ تلک
قرآن دیں کی پختہ عمارت کا نام ہے

قرآن کی کتاب کا کھولا ورق ورق
قرآن ذاتِ حق کی تلاوت کا نام ہے

قرآن کے سجود جھکاتے ہیں گردنیں
قرآن حکمِ ذاتِ حقیقت کا نام ہے

قرآن ذاتِ قدس کی حبل المتِین ہے
قرآن انبیاء کی نیابت کا نام ہے

قرآن قارئین کی نظروں کی سیر گاہ
قرآں بہشت و خُلد کی نعمت کا نام ہے

قرآن تو خرد کی اتھاہ میں ہے جاگزیں
قرآن تو رَسُولؐ کی حجت کا نام ہے

قرآن کی سطور کو پلکوں سے چومنا
قرآن رمزِ چشمِ عقیدت کا نام ہے

قرآن لم یزال کے جلووں کی روشنی
قرآن نورِ صدق و صداقت کا نام ہے

قرآنِ کردگار ہے گنجینۂ خرد
قرآن تو متاعِ بصیرت کا نام ہے

قرآن حق نژاد ہے مرکز علوم کا
قرآن ہی شعورِ بصارت کا نام ہے

قرآن کی صدا پہ کوئی کان تو دھرے
قرآن تو صدائے مودّت کا نام ہے

قرآن تو ازل سے ابد تک ہے معجزہ
قرآن معجزے کی دلالت کا نام ہے

قرآن کا بغور کیا ہے مطالعہ
قرآن زندگی کی حرارت کا نام ہے

قرآن ایسا سچ کہ تنفر ہے جھوٹ سے
قرآن مکرو کذب کی ذلت کا نام ہے

قرآن راہِ منزلِ تسلیم و آگہی
قرآن راستوں کی قیادت کا نام ہے

قرآں کے حروف پہ جاذب نہیں ہے شک
قرآں تو اصولِ مشیت کا نام ہے

نیابتِ انبیاء

قرآن انبیاء کی قیادت کا نام ہے
قرآن مُرسلین کی غایت کا نام ہے

قرآن کے امور کا چرچا ہے چارسو
قرآن سب امورِ نہایت کا نام ہے

قرآن کیا ہے ؟ منزلِ ایمان کا سفر
قرآن مومنوں کی مُسافت کا نام ہے

قرآن قصرِ صبر ہے دشتِ یقین میں
قرآن عزمِ صبر کی رغبت کا نام ہے

قرآن نظمِ عدل ہے رزمِ جہاد میں
قرآن اجتہاد کی زینت کا نام ہے

قرآن ہے وسیلۂ تکمیلِ اشتیاق
قرآن ہی طریقِ قناعت کا نام ہے

قرآن سنگزار میں کھائی ہے فا ی
قرآن دشتِ قریۂ ہیبت کا نام ہے

قرآن کے جوار میں بے اعتنائیاں
قرآن تو نفاذِ شریعت کا نام ہے

قرآن انتظار کے طوبیٰ کا ہے ثمر
قرآن انتظار کی لذت کا نام ہے

قرآن اعتماد کی ہے منزلِ یقیں
قرآن ہی یقین کی رفعت کا نام ہے

قرآن ہیں ہے آنکھ میں روشن نگاہیاں
قرآن چشمِ اہلِ بصیرت کا نام ہے

قرآن کے جہاں میں حقیقت رسائیاں
قرآن درسِ شیوۂ حکمت کا نام ہے

قرآن عہدِ جبر میں ہے صبر کا پیام
قرآن ایک موضوعِ عبرت کا نام ہے

قرآن عہدِ امر میں ہے زبدۃُ الحکم
قرآن فیصلوں کی فراست کا نام ہے

قرآن آگہی کے لئے **غامض** الفهام
قرآن نوعِ فکرِ نہایت کا نام ہے

قرآن علمِ دین ہے بحرِ علوم میں
قرآن راہِ علم کی **نہضت** کا نام ہے

قرآن ایک امرونہی کا ہے سلسلہ
قرآن ذاتِ امر کی غایت کا نام ہے

قرآن نفوسِ صدق و صفا کا ہے تذکرہ
قرآن راستی کی ہدایت کا نام ہے

قرآن انبیاء کے قصص کا ہے واقعہ
قرآن انبیاء کی حکایت کا نام ہے

قرآن ذِی شعار کی طینت کا نام ہے
قرآن ذِی وقار کی وقعت کا نام ہے

قرآن ذِی قدر کے لئے قدر کی نگاہ
قرآن ذِی قدر کی شرافت کا نام ہے

قرآن ذِی کرم کی کرامت کا تذکرہ
قرآن ذِی کرم کی کرامت کا نام ہے

قرآن ذِی نفس کے نفس کا ہے تزکیہ
قرآن ذِی نفس کی نفاست کا نام ہے

قرآن ذِی شعور کا منشورِ بندگی
قرآن ذِی شعور کی رفعت کا نام ہے

قرآن ایک شان ہے ذیشان کے لئے
قرآن ذاتِ شان کی شوکت کا نام ہے

قرآن ذِی نظر کے لئے جاذبِ نظر
قرآن ذِی نَظر کی نظارت کا نام ہے

ادراکِ قرآن

قرآن ہم سفر کی رفاقت کا نام ہے
قرآن مسافروں کی مسافت کا نام ہے

قرآن ہمکلام سے مصروفِ گفتگو
قرآن ہمکلام سے اُلفت کا نام ہے

قرآن ہم قلم کے لئے تختیء رضا
قرآن ہم قلم کی عبارت کا نام ہے

قرآن ہم زبان کی باتوں کا تجزیہ
قرآن ہم زباں کی رفاقت کا نام ہے

قرآن ہم جلیس کی تجلیس کا بیاں
قرآن ہم جلیس کی جلوت کا نام ہے

قرآن ہم نشیں کی صحبت کا تذکرہ
قرآن ہم نشیں سے اُلفت کا نام ہے

قرآن ہر نفس کے لئے زادِ عاقبت
قرآں، ہم نفس کی نِفاست کا نام ہے

قرآن ہم مزاج کے جذبوں کا قدرداں
قرآن ہم مزاج کی عادت کا نام ہے

قرآن ہمنوا کی نوا سے ہے باخبر
قرآن ہم ہمنوا سے مروّت کا نام ہے

قرآن ہم شِعار کی راہوں سے آشنا
قرآن ہم شِعار کی طینت کا نام ہے

قرآن ہم نظر کے لئے منظرِ وفا
قرآن ہم نظر کی بصارت کا نام ہے

سیرتِ قرآن

قرآن اہلِ دیں کی دیانت کا نام ہے
قرآن اہلِ حق کی حقیقت کا نام ہے

قرآن صالحین کی ہستی کا آئینہ
قرآن صالحین کی سیرت کا نام ہے

قرآن عارفین کا ہے زادِ معرفت
قرآن عارفین کی رفعت کا نام ہے

قرآن شارحین کی ہے شرحِ آگہی
قرآن شارحین کی عزت کا نام ہے

قرآن قانتیں کی قناعت کا ضابطہ
قرآن قانتیں کی قناعت کا نام ہے

قرآن واصفین کے اوصاف کا متن
قرآن واصفین کی صفت کا نام ہے

قرآن شاہدین کا ہے دیدنی گواہ
قرآن شاہدوں کی شہادت کا نام ہے

قرآن عابدین کا حسنِ عبودیت
قرآن عابدوں کی عبادت کا نام ہے

قرآن ناصحین کا ہے دفترِ نصوح
قرآن ناصحوں کی نصیحت کا نام ہے

قرآن حافظین کا ہے قلعۂ پناہ
قرآن حافظوں کی حفاظت کا نام ہے

قرآن صابرین کا ہے ورطۂ صبور
قرآن صابرین کی ہمت کا نام ہے

قرآن ناصرین کی نصرت کی داستاں
قرآن ناصرین کی نصرت کا نام ہے

قرآن مومنین کے ایمان کا ستون
قرآن مومنوں کی عمارت کا نام ہے

قرآن صادقین کے بطنِ صفا کی ضو
قرآن صادقوں کی صداقت کا نام ہے

قرآن متقین کے تقووں کا ارتقا
قرآن اتقیاء کی قناعت کا نام ہے

قرآن ناجیوں کے لئے رہ نجات کی
قرآن ناجیوں کی جماعت کا نام ہے

قرآن انبیاء کی نبوت کا راستہ
قرآن اولیاء کی ولایت کا نام ہے

قرآن منافقیں کا ذکرِ منافقت
قرآن منافقوں سے بریت کا نام ہے

قرآن فاسقین سے رکھتا ہے فاصلہ
قرآن فاسقین سے نفرت کا نام ہے

قرآن قاتلوں سے ہے بیزار ہر طرح
قرآن قاتلوں پہ ملامت کا نام ہے

قرآن ظالمین سے رکھتا ہے دوریاں
قرآن ظالمین پہ لعنت کا نام ہے

قرآن حاکمین کا ہے زہرۃ الحکم
قرآن حاکمین کی حکمت کا نام ہے

قرآن منافقیں کا ذکرِ منافقت
قرآن منافقوں سے بریت کا نام ہے

قرآن فاسقین سے رکھتا ہے فاصلہ
قرآن فاسقین سے نفرت کا نام ہے

قرآن قاتلوں سے ہے بیزار ہر طرح
قرآن قاتلوں پہ ملامت کا نام ہے

قرآن ظالمین سے رکھتا ہے دوریاں
قرآن ظالمین پہ لعنت کا نام ہے

قرآن حاکمین کا ہے زہرۃ الحکم
قرآن حاکمین کی حکمت کا نام ہے

قرآن کیا ہے

ذکرِ زبور طول ہے قرآں ہے معتبر
توریت با اصول ہے قرآں ہے معتبر
انجیل بھی قبول ہے قرآں ہے معتبر
فرمودۂ رسولؐ ہے قرآں ہے معتبر

قرآں کی مثل دین کی وادی حسینؑ ہے
قرآں کی مثل دین کا ہادی حسینؑ ہے

قرآن کیا ہے شکل نظامِ رسولؐ کی
قرآن کیا ہے شان ہے بی بی بتولؑ کی
قرآن کیا ہے فکر علیؑ کے اصول کی
قرآن روشنی ہے حسنؑ کے عقول کی

قرآن بس حضورؐ کی عترت کا نام ہے
قرآں مرے حسینؑ کی سیرت کا نام ہے

حقیقتِ قرآن

قرآن اہلبیت کی سیرت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی طینت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی خصلت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی قدرت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی شوکت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی حشمت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی عظمت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی حرمت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی رفعت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی جودت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی نصرت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی ہمت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی جرأت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی عصمت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی غیرت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی عفت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی الفت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی رغبت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی راحت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی فرحت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی حکمت کا نام ہے

قرآن اہلبیت کی مدحت کا نام ہے

قرآن ہے جریدہ فقط اہلبیت کا

قرآن ہے قصیدہ فقط اہلبیت کا

قرآن اور حسینؑ

قرآن ایک راز ہے ہمراز ہے حسینؑ
قرآن ایک ساز ہے دمساز ہے حسینؑ
قرآن ایک ناز ہے صد ناز ہے حسینؑ
قرآن اِک جواز ہے اعجاز ہے حسینؑ

قرآن کے نفاذ کا اعزاز بھی حسینؑ
قرآن کے ضمیر کی آواز بھی حسینؑ

قرآں درِ نقول ہے منقول ہے حسینؑ
قرآں درِ حصول ہے محصول ہے حسینؑ
قرآں درِ قبول ہے مقبول ہے حسینؑ
قرآں درِ عقول ہے معقول ہے حسینؑ

قرآں اصولِ عدل ہے عادل حسینؑ ہے
قرآن بحرِ علم ہے ساحل حسینؑ ہے

قرآن ہے صدا ہمہ تن گوش ہے حسینؑ
قرآن ہے سروش تو آغوش ہے حسینؑ
قرآن ہے خروش تو پُرجوش ہے حسینؑ
قرآن گر ہے جوش تو اِک ہوش ہے حسینؑ

قرآن ہے خموش تو پُرجوش بھی حسینؑ
قرآن کی شراب سے مدہوش بھی حسینؑ

قرآن ایک تخت ہے تو، تاج ہے حسینؑ
قرآن ایک ملک ہے تو، راج ہے حسینؑ
قرآن سنگِ میل ہے منہاج ہے حسینؑ
قرآن اِک انگشتری، پکھراج ہے حسینؑ

قرآں ہے بحرِ علم تو امواج بھی حسینؑ
قرآں ایک عرش ہے معراج بھی حسینؑ

قرآن ہے عمیق تو اعماق ہے حسینؑ
قرآن ہے خلیق تو اخلاق ہے حسینؑ
قرآن ہے شفیق تو اشفاق ہے حسینؑ
قرآن ہے عنیق تو اعناق ہے حسینؑ

قرآن ہے سیاق تو سباق بھی حسینؑ
قرآن کے حقوق کا احقاق بھی حسینؑ

قرآن ہے مجید تو ، تمجید ہے حسینؑ
قرآن ہے حمید تو ، تحمید ہے حسینؑ
قرآن ہے وحید تو ، توحید ہے حسینؑ
قرآن ہے سدید تو ، تسدید ہے حسینؑ

قرآں سعید ہے تو ، سعادت حسینؑ ہے
قرآں شہید ہے تو ، شہادت حسینؑ ہے

قرآن ہے کبیر تو ، تکبیر ہے حسینؑ
قرآن ہے قدیر تو ، تقدیر ہے حسینؑ
قرآن ہے اثیر تو ، تاثیر ہے حسینؑ
قرآن ہے عبیر تو ، تعبیر ہے حسینؑ

قرآن ہے بصیر ،بصارت مرا حسینؑ
قرآن ہے سفیر ، سفارت مرا حسینؑ

قرآن ہے وجود تو موجود ہے حسینؑ
قرآن ہے حدود تو محدود ہے حسینؑ
قرآن ہے سعود تو مسعود ہے حسینؑ
قرآن ہے شہود تو مشہود ہے حسینؑ

قرآن ہے عمود ،عمارت مرا حسینؑ
قرآن کے قصص کی عبارت مرا حسینؑ

قرآن التماس ہے الماس ہے حسینؑ
قرآن بحرِ آس ہے تو پیاس ہے حسینؑ
قرآن ایک باس ہے عباس ہے حسینؑ
قرآن اِک قیاس ہے مقیاس ہے حسینؑ

قرآں حواسِ خمسہ تو پنجتن مرا حسینؑ
قرآن نورِ حق ہے تو روزن مرا حسینؑ

قرآن ایک حق ہے طبق ہے مرا حسینؑ
قرآن اِک طبق ہے افق ہے مرا حسینؑ
قرآن اِک افق ہے شفق ہے مرا حسینؑ
قرآن اِک شفق ہے رمق ہے مرا حسینؑ

قرآن اِک سبق ہے تو استاد ہے حسینؑ
قرآن کے سکول کی اسناد ہے حسینؑ

قرآن ہے سلیم تو تسلیم ہے حسینؑ
قرآن ہے کریم تو تکریم ہے حسینؑ
قرآن ہے علیم تو تعلیم ہے حسینؑ
قرآن ہے عظیم تو تعظیم ہے حسینؑ

قرآن کے قیام کی تقویم بھی حسینؑ
قرآن کے نظام کی تنظیم بھی حسینؑ

قرآن اِک شجر ہے ، شجر کار ہے حسینؑ
قرآن ایک سر ہے تو سرکار ہے حسینؑ
قرآن ایک در ہے تو درکار ہے حسینؑ
قرآن ایک پر ہے تو پرکار ہے حسینؑ

قرآن ایک زر ہے تو بازار بھی حسینؑ
قرآن ایک گھر ہے تو گھر بار بھی حسینؑ

قرآن ہے رفیق تو ، توفیق ہے حسینؑ
قرآن ہے خلیق تو ، تخلیق ہے حسینؑ
قرآن ہے حقیق تو ، تحقیق ہے حسینؑ
قرآن ہے صدیق تو ، تصدیق ہے حسینؑ

قرآن ہے عمیق ، عمق ہے مرا حسینؑ
قرآن ہے شفیق ، شفق ہے مرا حسینؑ

قرآن اِک دھیان ہے وجدان ہے حسینؑ
قرآن اِک جہان ہے نگران ہے حسینؑ
قرآن اِک نشان ہے پہچان ہے حسینؑ
قرآن ایک شان ہے ذیشان ہے حسینؑ

قرآن کے جہان کا عرفان بھی حسینؑ
قرآن کے امین کا ایمان بھی حسینؑ

قرآن ہے نوری تو تنویر ہے حسینؑ
قرآن ہے صوری تو تصویر ہے حسینؑ
قرآن ہے حریر تو تحریر ہے حسینؑ
قرآن ہے قدیر تو تقدیر ہے حسینؑ

قرآن کی عبیر کا گلشن حسینؑ ہے
قرآن کی درسگارہ کا آنگن حسینؑ ہے

قرآن ہے امور تو ماموُر ہے حسینؑ
قرآن ہے غفور تو مغفور ہے حسینؑ
قرآن ہے شکُور تو مشکُور ہے حسینؑ
قرآن ہے سرور تو مسرور ہے حسینؑ

قرآن ہے ظہور تو ظاہر حسینؑ ہے
قرآن ہے طہور تو طاہر حسینؑ ہے

قرآن اِک میان ہے تلوار ہے حسینؑ
قرآن اِک زبان ہے اظہار ہے حسینؑ
قرآن اِک بیاں ہے تکرار ہے حسینؑ
قرآن ایک جان ہے جیدار ہے حسینؑ

قرآن ایک مان ہے ایمان ہے حسینؑ
قرآن کے وجود کی پہچان ہے حسینؑ

قرآن دُرِناب ہے، الماس ہے حسینؑ
قرآن انتخاب ہے، اجلاس ہے حسینؑ
قرآن احتساب ہے، مقیاس ہے حسینؑ
قرآن انقلاب ہے، احساس ہے حسینؑ

قرآن ہے نصاب نگارش حسینؑ ہے
قرآن ابرِ نور ہے بارش حسینؑ ہے

قرآن عدلِ دین ہے، تعدیل ہے حسینؑ
قرآن فصلِ دین ہے، تفصیل ہے حسینؑ
قرآن مثلِ دین ہے، تمثیل ہے حسینؑ
قرآن شکلِ دین ہے تشکیل ہے حسینؑ

قرآن کے کلام کی ترتیل بھی حسینؑ
قرآن کے امور کی تکمیل بھی حسینؑ

قرآں کتابِ دین ہے، تدوین ہے حسینؑ
قرآں شہابِ سین ہے یا سین ہے حسینؑ
قرآں درِ سکیں ہے تسکین ہے حسینؑ
قرآں بہت حسین ہے تحسین ہے حسینؑ

قرآن ہے مبین امامِ مبین حسینؑ
قرآن ہے جبین تو زہرہ جبیں حسینؑ

قرآں اگر شراب ہے ، مخمور ہے حسینؑ
قرآں اگر سحاب ہے ، معمور ہے حسینؑ
قرآں اگر کتاب ہے ، دستور ہے حسینؑ
قرآں اگر نصاب ہے ، منشور ہے حسینؑ

قرآں اگر حجاب ہے ، جلوہ حسینؑ ہے
قرآں اگر نقاب ہے ، چہرہ حسینؑ ہے

قرآن گر کریم ہے ، اکرام ہے حسینؑ
قرآن گر قدیم ہے ، اقدام ہے حسینؑ
قرآن گر نعیم ہے ، انعام ہے حسینؑ
قرآن گر حریم ہے ، احرام ہے حسینؑ

قرآن ہے کلام ، تکلّم حسینؑ ہے
قرآں ہے سلام ، مُسلّم حسینؑ ہے

قرآن ایک حد ہے تو سرحد حسینؑ ہے
قرآن ایک جد ہے تو امجد حسینؑ ہے
قرآن ایک شد ہے تو ارشد حسینؑ ہے
قرآن اِک قصد ہے تو مقصد حسینؑ ہے

قرآن ایک قد ہے تو ہے سرو قد حسینؑ
قرآن کے سکول میں ہے مستند حسینؑ

قرآن ہے شہود ، شہادت حسینؑ ہے
قرآن ہے سعود ، سعادت حسینؑ ہے
قرآن ہے قیود ، قیادت حسینؑ ہے
قرآن ہے عبود ، عبادت حسینؑ ہے

قرآن کے وجود کی حرمت بھی ہے حسینؑ
قرآن کے سجود کی قیمت بھی ہے حسینؑ

قرآن ایک حل ہے تحمل حسینؑ ہے
قرآن اِک عمل ہے تعمل حسینؑ ہے
قرآن اِک فضل ہے تفضّل حسینؑ ہے
قرآن گر غزل ہے تغزل حسینؑ ہے

قرآن فصل ہے تو، مفصل مرا حسینؑ
قرآن وصل ہے تو، توصل مرا حسینؑ

قرآن کی مقال ، مقالِ حسینؑ ہے
قرآن کی رسال ، رسالِ حسینؑ ہے
قرآن کی جدال ، جدالِ حسینؑ ہے
قرآن کی مثال ، مثالِ حسینؑ ہے

قرآن کے بیان کا احوال ہے حسینؑ
قرآن کے نصیب کا اقبال ہے حسینؑ

قرآن کا مقام ، مقامِ حسینؑ ہے
قرآن کا نظام ، نظامِ حسینؑ ہے
قرآن کا پیام ، پیامِ حسینؑ ہے
قرآن کا دوام ، دوامِ حسینؑ ہے

قرآن ہے مدام ابد تک حسینؑ ہے
قرآن کے ساتھ ساتھ لحد تک حسینؑ ہے

قرآن کا قیام ، قیامِ حسینؑ ہے
قرآن کا سلام ، سلامِ حسینؑ ہے
قرآن کا خرام ، خرامِ حسینؑ ہے
قرآن کا اِمام ، امامِ حسینؑ ہے

قرآن ہے زمام تو اک دست ہے حسینؑ
قرآن ایک حد ہے تو حد بست ہے حسینؑ

قرآن کا شعار ، شعارِ حسینؑ ہے
قرآن کا مدار ، مدارِ حسینؑ ہے
قرآن کا شمار ، شمارِ حسینؑ ہے
قرآن کا زوار ، زوارِ حسینؑ ہے

قرآن کے نثار کا ممنون ہے حسینؑ
قرآن کے زوار کا مسنون ہے حسینؑ

قرآن کا حبیب ، حبیبِ حسینؑ ہے
قرآن کا نصیب ، نصیبِ حسینؑ ہے
قرآن کا خطیب ، خطیبِ حسینؑ ہے
قرآن کا ادیب ، ادیبِ حسینؑ ہے

قرآن کے رقیب کا دشمن بھی ہے حسینؑ
قرآن کے گلاب کا گلشن بھی ہے حسینؑ

قرآن کا کمال ، کمالِ حسینؑ ہے
قرآن کا جمال ، جمالِ حسینؑ ہے
قرآن کا جلال ، جلالِ حسینؑ ہے
قرآن کا خیال ، خیالِ حسینؑ ہے

قرآن اک سوال ہے سائل مرا حسینؑ
قرآن کے شباب پہ مائل مرا حسینؑ

قرآن کا مآل ، مآلِ حسینؑ ہے
قرآن کا ہلال ، ہلالِ حسینؑ ہے
قرآن کا بلال ، بلالِ حسینؑ ہے
قرآن کا وصال ، وصالِ حسینؑ ہے

قرآن کے مقال کی ہے گفتگو حسینؑ
قرآن کے جمال کی ہے آرزو حسینؑ

قرآن کا سریر ، سریرِ حسینؑ ہے
قرآن کا وطیر ، وطیرِ حسینؑ ہے
قرآن کا سفیر ، سفیرِ حسینؑ ہے
قرآن کا نصیر ، نصیرِ حسینؑ ہے

قرآن کے ضمیر کا پیکر مرا حسینؑ
قرآن کے نصیر کا ناصر مرا حسینؑ

قرآن کا ضمیر ، ضمیرِ حسینؑ ہے
قرآن کا جسیر ، جسیرِ حسینؑ ہے
قرآن کا اسیر ، اسیرِ حسینؑ ہے
قرآن کا خمیر ، خمیرِ حسینؑ ہے

قرآن ہے کبیر تو اکبر مرا حسینؑ
قرآن تبصرہ ہے ، مبصّر مرا حسینؑ

قرآن کا نصاب ، نصابِ حسینؑ ہے
قرآن کا خطاب ، خطابِ حسینؑ ہے
قرآن کا جواب ، جوابِ حسینؑ ہے
قرآن کا ثواب ، ثوابِ حسینؑ ہے

قرآن کے شباب کا طالب مرا حسینؑ
قرآن کے قلوب کا قالب مرا حسینؑ

قرآن کا مزاج ، مزاجِ حسینؑ ہے
قرآن کا سماج ، سماجِ حسینؑ ہے
قرآن کا رواج ، رواجِ حسینؑ ہے
قرآن کا خراج ، خراجِ حسینؑ ہے

قرآن کے سراج کی تابش مرا حسینؑ
قرآن کے امر کی سفارش مرا حسینؑ

قرآن کا وقار ، وقارِ حسینؑ ہے
قرآن کا خمار ، خمارِ حسینؑ ہے
قرآن کا دیار ، دیارِ حسینؑ ہے
قرآن کا حصار ، حصارِ حسینؑ ہے

قرآن کے شمار کا ہر اک ورق حسینؑ
قرآن کے علوم کا ہر اک سبق حسینؑ

قرآن کا نمود ، نمودِ حسینؑ ہے
قرآن کا وجود ، وجودِ حسینؑ ہے
قرآن کا درود ، درودِ حسینؑ ہے
قرآن کا ورود ، ورودِ حسینؑ ہے

قرآن کے سجود کا ساجد مرا حسینؑ
قرآن ہے جہاد ، مجاہد مرا حسینؑ

قرآن کا شعور ، شعورِ حسینؑ ہے
قرآن کا نشور ، نشورِ حسینؑ ہے
قرآن کا عبور ، عبورِ حسینؑ ہے
قرآن کا ظہور ، ظہورِ حسینؑ ہے

قرآن کے امور کا ہر اک امر حسینؑ
قرآن کے شجر کا ہر اک ثمر حسینؑ

قرآن کی کتاب ، کتابِ حسینؑ ہے
قرآن کی شراب ، شرابِ حسینؑ ہے
قرآن کی نقاب ، نقابِ حسینؑ ہے
قرآن کی جناب ، جنابِ حسینؑ ہے

قرآن کے حجاب کا ہر راز ہے حسینؑ
قرآن کے جواب کا اعجاز ہے حسینؑ

قرآن کی دوائے مجرب حسینؑ ہے
قرآن حرب ہے تو محرب حسینؑ ہے
قرآن قدس ہے تو مقرب حسینؑ ہے
قرآن کے نبیؐ کا تقرب حسینؑ ہے

قرآن کے عرب سے عجم تک مرا حسینؑ
قرآں کے ساتھ ساتھ عدم تک مرا حسینؑ

قرآن کے عظام کی آمد حسینؑ ہے
قرآنِ کے نظام کی سرحد حسینؑ ہے
قرآن کے اِمام کی مسند حسینؑ ہے
قرآن کے کلام کی ابجد حسینؑ ہے

قرآن کے خرام کا مشہد بھی ہے حسینؑ
قرآن کے قیام کا مقصد بھی ہے حسینؑ

قرآن کی جہات ، جہاتِ حسینؑ ہے
قرآن کی صفات ، صفاتِ حسینؑ ہے
قرآن کی حیات ، حیاتِ حسینؑ ہے
قرآن کی ثبات ، ثباتِ حسینؑ ہے

قرآن کے نکات کی پہچان ہے حسینؑ
اس کے مقطعات کا ، عرفان ہے حسینؑ

قرآن کی کمان ، کمانِ حسینؑ ہے
قرآن کی امان ، امانِ حسینؑ ہے
قرآن کی زبان ، زبانِ حسینؑ ہے
قرآن کی اذان ، اذانِ حسینؑ ہے

قرآن کا بیان ، بیاں ہے حسینؑ کا
قرآن کا نشان ، نشاں ہے حسینؑ کا

قرآں سند ہے ، علم سنائد حسینؑ ہے
قرآں عمد ہے ، راہ عمائد حسینؑ ہے
قرآں عقد ہے ، روحِ عقائد حسینؑ ہے
قرآں قصد ہے ، شہر قصائد حسینؑ ہے

قرآن کی قیود کا قائد مرا حسینؑ
قرآن کے سفر میں فوائد مرا حسینؑ

قرآن کی صدا کا زمانہ حسینؑ ہے
قرآن کی ثنا کا ترانہ حسینؑ ہے
قرآن کی ادا کا فسانہ حسینؑ ہے
قرآن کی وفا کا خزانہ حسینؑ ہے

قرآن کی دعا کا ٹھکانہ مرا حسینؑ
قرآن کی عطا کا خزانہ مرا حسینؑ

قرآن ہے سرور ، مسرت حسینؑ ہے
قرآن ہے صدرو ، صدارت حسینؑ ہے
قرآن ہے عبور ، عبارت حسینؑ ہے
قرآن ہے حضور تو حضرت حسینؑ ہے

قرآن ہے نشور تو منشور ہے حسینؑ
قرآن کے امور کا دستور ہے حسینؑ

قرآن ہے کثیر تو کوثر حسینؑ ہے
قرآن ہے کبیر تو اکبر حسینؑ ہے
قرآن ہے نظیر تو ناظر حسینؑ ہے
قرآن ہے نصیر تو ناصر حسینؑ ہے

قرآن ہے نفیر تو آواز ہے حسینؑ
قرآن آسمان ہے پرواز ہے حسینؑ

قرآن ہے علیم ، معؔلم حسینؑ ہے
قرآن ہے عظیم ، معظم حسینؑ ہے
قرآن ہے کلیم ، تکلم حسینؑ ہے
قرآن ہے حریم ، محرم حسینؑ ہے

قرآن ہے کریم کرامت مرا حسینؑ
قرآن ہے رحیم تو رحمت مرا حسینؑ

قرآن ہے قبول تو قابل حسینؑ ہے
قرآن ہے حصول تو حاصل حسینؑ ہے
قرآن ہے وصول تو واصل حسینؑ ہے
قرآن ہے فصول تو فاصل حسینؑ ہے

قرآں اگر اصول ہے تو اصل ہے حسینؑ
قرآں اگر فراق ہے تو وصل ہے حسینؑ

قرآن ہے صیام تو صائم حسینؑ ہے
قرآن ہے خیام تو خائم حسینؑ ہے
قرآن ہے دوام تو دائم حسینؑ ہے
قرآن ہے قیام تو قائم حسینؑ ہے

قرآن ہے فہام تو تفہیم ہے حسینؑ
قرآن کے قیام کی اقلیم ہے حسینؑ

قرآن ہے خطاب ، خطابت حسینؑ ہے
قرآن ہے نیاب ، نیابت حسینؑ ہے
قرآن ہے شباب ، شباہت حسینؑ ہے
قرآن ہے قراب ، قرابت حسینؑ ہے

قرآں گلابِ خلد ہے سردار ہے حسینؑ
قرآن کشت ہے ثمرِ ابرار ہے حسینؑ

قرآن ہے منیر ، منور حسینؑ ہے
قرآن ہے بشیر ، مبشر حسینؑ ہے
قرآن ہے دبیر ، مدبر حسینؑ ہے
قرآن ہے صریر ، مصوّر حسینؑ ہے

قرآن ہے بصیر، مبصر مرا حسینؑ
قرآن ہے نظیر ، مناظر مرا حسینؑ

قرآن ہے رحیم تو رحمت حسینؑ ہے
قرآن ہے حریم تو حرمت حسینؑ ہے
قرآن ہے نعیم تو نعمت حسینؑ ہے
قرآن ہے حکیم تو حکمت حسینؑ ہے

قرآن ہے عظیم تو عظمت بھی ہے حسینؑ
قرآن کے جہان کی شوکت بھی ہے حسینؑ

قرآن کے ہجوم ، ہجومِ حسینؑ ہیں
قرآن کے نجوم ، نجومِ حسینؑ ہیں
قرآن کے رقوم ، رقومِ حسینؑ ہیں
قرآن کے علوم ، علومِ حسینؑ ہیں

قرآن کے رسوم میں شامل حسینؑ ہے
قرآن اک کمال ہے کامل حسینؑ ہے

قرآن کے امور ، امورِ حسینؑ ہیں
قرآن کے بحور ، بحورِ حسینؑ ہیں
قرآن کے طہور ، طہورِ حسینؑ ہیں
قرآن کے ثمور ، ثمورِ حسینؑ ہیں

قرآن ہے حضور تو حضرت حسینؑ ہے
قرآن اِک امر ہے تو امرت حسینؑ ہے

قرآن کے خطاب ، خطابِ حسینؑ ہیں
قرآن کے گلاب ، گلابِ حسینؑ ہیں
قرآن کے جواب ، جوابِ حسینؑ ہیں
قرآن کے حساب ، حسابِ حسینؑ ہیں

قرآن اور حسینؑ کے القاب ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے احباب ایک ہیں

قرآن کی نوید ، نویدِ حسینؑ ہے
قرآن کی کلید ، کلیدِ حسینؑ ہے
قرآن کی ورید ، وریدِ حسینؑ ہے
قرآن کی شنید ، شنیدِ حسینؑ ہے

قرآن اور حسینؑ عبیدِ یزال ہیں
قرآن اور حسینؑ فقیدِ المثال ہیں

قرآن کا وحید ، وحیدِ حسینؑ ہے
قرآن کا حمید ، حمیدِ حسینؑ ہے
قرآن کا فرید ، فریدِ حسینؑ ہے
قرآن کا مرید ، مریدِ حسینؑ ہے

قرآن ہے حدید تو تحدید ہے حسینؑ
قرآن کے جہان کی ہر عید ہے حسینؑ

قرآن احترام ہے تو مُحترم حسینؑ
قرآن احتشام ہے تو محتشم حسینؑ
قرآن انتظام ہے تو منتظم حسینؑ
قرآن التزام ہے تو ملتزم حسینؑ

قرآن گام گام ہے رہبر حسینؑ ہے
قرآن ہے پیام پیمبر حسینؑ ہے

قرآن چاندنی ہے تو اسکی سحر حسینؑ
قرآن روشنی ہے تو اسکی گزر حسینؑ
قرآن آشتی ہے تو اسکی خبر حسینؑ
قرآن زندگی ہے تو اسکی نظر حسینؑ

قرآن سروری ہے تو سرور حسینؑ ہے
قرآن کے خمیر کا عنصر حسینؑ ہے

قرآن ہے کریم تو چشمِ کرم حسینؑ
قرآن ہے عدیم تو فکرِ عدم حسینؑ
قرآن ہے قدیم تو نقشِ قدم حسینؑ
قرآن ہے حریم تو نورِ حرم حسینؑ

قرآن ہے عظیم تو تعظیم ہے حسینؑ
قرآں ہے پیاس کوثر و تسنیم ہے حسینؑ

قرآن معجزہ ہے تو معجز نما حسینؑ
قرآن حوصلہ ہے تو صبر و رضا حسینؑ
قرآن سلسلہ ہے تو فکرِ رسا حسینؑ
قرآن تذکرہ ہے تو ذکرِ خدا حسینؑ

قرآن زاویہ ہے تو خطِ رقم حسینؑ
قرآن راستہ ہے تو نقشِ قدم حسینؑ

قرآں اگر سفر ہے، سفارت مرا حسینؑ
قرآں اگر صدر ہے، صدارت مرا حسینؑ
قرآں اگر امر ہے، امارت مرا حسینؑ
قرآں اگر نظر ہے، نظارت مرا حسینؑ

قرآں اگر زبر ہے، زبرجد حسینؑ ہے
قرآن ایک دشت ہے، برگد حسینؑ ہے

قرآن کی صدا میں صدا ہے حسینؑ کی
قرآن کی نوا میں نوا ہے حسینؑ کی
قرآن کی وفا میں وفا ہے حسینؑ کی
قرآن کی انا میں انا ہے حسینؑ کی

قرآن کی صبا کا چلن بھی حسینؑ ہے
قرآن کے گلوں کا چمن بھی حسینؑ ہے

قرآن بھی خلیق ہے شبیرؑ بھی خلیق
قرآن بھی شفیق ہے شبیرؑ بھی شفیق
قرآن بھی رفیق ہے شبیرؑ بھی رفیق
قرآن بھی عمیق ہے شبیرؑ بھی عمیق

قرآن اور شبیرؑ کا ، کارِ طریق ایک
قرآن اور شبیرؑ کی ہے منجنیق ایک

قرآن بھی دلیل ہے شبیرؑ بھی دلیل
قرآن بھی کفیل ہے شبیرؑ بھی کفیل
قرآن بھی وکیل ہے شبیرؑ بھی وکیل
قرآن بھی قتیل ہے شبیرؑ بھی قتیل

قرآن ہے وسیل وسیلہ حسینؑ ہے
قرآن کے امر کا قبیلہ حسینؑ ہے

قرآن بھی فعال ہے شبیرؑ بھی فعال
قرآن بھی سوال ہے شبیرؑ بھی سوال
قرآن بھی کمال ہے شبیرؑ بھی کمال
قرآن بھی مثال ہے شبیرؑ بھی مثال

شبیرؑ کا وصال ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ لازوال ہے قرآن کی طرح

قرآن ہے شعور ، شعورِ بشر حسینؑ
قرآن ہے ثمور ، ثمورِ اجر حسینؑ
قرآن ہے نحور ، نحورِ نظر حسینؑ
قرآن ہے امور ، امورِ شجر حسینؑ

قرآن کے شجر کا ثمر بھی حسینؑ ہے
قرآن کے ثمر کا نگر بھی حسینؑ ہے

قرآن بحر ہے تو جسر ہے مرا حسینؑ
قرآن چشم ہے تو نظر ہے مرا حسینؑ
قرآن شہرِ علم تو در ہے مرا حسینؑ
قرآن رزم ہے تو سپر ہے مرا حسینؑ

قرآن کی دعا کا اثر بھی حسینؑ ہے
قرآں کی گفتگو پہ نظر بھی حسینؑ ہے

قرآن اِک ثنا ہے تو حمد و ثنا حسینؑ
قرآن اِک ادا ہے تو بادِ صبا حسینؑ
قرآن اِک صدا ہے تو کوہِ ندا حسینؑ
قرآن اِک دعا ہے تو دستِ دعا حسینؑ

قرآن کی دعا کا قرینہ حسینؑ ہے
قرآن آسمان ہے زینہ حسینؑ ہے

قرآن کی ولا میں ولا ہے حسینؑ کی
قرآن کی صبا میں صبا ہے حسینؑ کی
قرآن کی ثنا میں ثنا ہے حسینؑ کی
قرآن کی بقا میں بقا ہے حسینؑ کی

قرآن کی صدا تو صدائے حسینؑ ہے
قرآن کی نوا بھی نوائے حسینؑ ہے

قرآن اور حسینؑ ہیں مربوط دہر میں
قرآن اور حسینؑ ہیں مخلوط دہر میں
قرآن اور حسینؑ ہیں منقوط دہر میں
قرآن اور حسینؑ ہیں مضبوط دہر میں

قرآن اور حسینؑ کا ہے ضبط ہر جگہ
قرآن اور حسینؑ کا ہے ربط ہر جگہ

قرآن اور حسینؑ مروّت کا درس ہیں
قرآن اور حسینؑ اخوّت کا درس ہیں
قرآن اور حسینؑ محبت کا درس ہیں
قرآن اور حسینؑ موّدت کا درس ہیں

قرآن اور حسینؑ قناعت کا نام ہیں
محشر کے روز دونوں شفاعت کا جام ہیں

قرآن اور حسینؑ وضاحت کا نام ہیں
قرآن اور حسینؑ فصاحت کا نام ہیں
قرآن اور حسینؑ ملاحت کا نام ہیں
قرآن اور حسینؑ صباحت کا نام ہیں

قرآن اور حسینؑ شریعت میں ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ حقیقت میں ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ نصیحت کا نام ہیں
قرآن اور حسینؑ وصیت کا نام ہیں
قرآن اور حسینؑ حمیت کا نام ہیں
قرآن اور حسینؑ بریت کا نام ہیں

قرآن اور حسینؑ امانت کا درس ہیں
قرآن اور حسینؑ دیانت کا درس ہیں

قرآن اور حسینؑ ارادت کے مستحق
قرآن اور حسینؑ عقیدت کے مستحق
قرآن اور حسینؑ محبت کے مستحق
قرآن اور حسینؑ مودّت کے مستحق

قرآن اور حسینؑ خرد میں سجائیے
قرآن اور حسینؑ دلوں میں بسائیے

قرآن اور حسینؑ کے ممنون کل جہاں
قرآن اور حسینؑ کے مسنون کل جہاں
قرآن اور حسینؑ کے مرہون کل جہاں
قرآن اور حسینؑ کے مفتون کل جہاں

قرآن اور حسینؑ کا مضمون مشترک
قرآن اور حسینؑ کا ہے نون مشترک

قرآن اور حسینؑ کی تدوین ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تضمین ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تنوین ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تسکین ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تمکین بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کا آئین بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی تکریم ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تعظیم ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تفہیم ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تقویم ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تجسیم بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی تقسیم بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی تخلیق ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تحقیق ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی توفیق ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تصدیق ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کے اب تک فریق ایک
قرآن اور حسینؑ کے اب تک رفیق ایک

قرآن اور حسینؑ کی تشکیل ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی ترتیل ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تنزیل ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تعمیل ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تحویل بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی ترسیل بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی تنویر ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی توقیر ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تقدیر ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تقصیر ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تشہیر برسناں
قرآن اور حسینؑ کی تنویر برسناں

قرآن اور حسینؑ کی تدبیر ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تحریر ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تفسیر ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تصویر ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی زنجیر بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی شمشیر بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی تدریس ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تقدیس ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تجنیس ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تجسیس ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تخصیص بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی تشخیص بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی توصیف ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تصنیف ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تالیف ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تکلیف ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تنصیف بھی غلط

قرآن اور حسینؑ کی تحریف بھی غلط

قرآن اور حسینؑ کی تمہید ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تاکید ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تائید ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تقلید ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تکرار بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی تلوار بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی نیت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی خلقت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی نسبت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی فطرت بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی صورت ہے ایک سی
قرآن اور حسینؑ کی حرمت ہے ایک سی

قرآن اور حسینؑ کی وسعت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی شرکت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی صحبت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی رفعت بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی قسمت ہے ایک سی
قرآن اور حسینؑ کی عترت ہے ایک سی

قرآن اور حسینؑ کی دیوار ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی دستار ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی سرکار ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی رفتار ایک ہے

قرآن اور حسینؑ پہ تنقید بھی غلط
قرآن اور حسینؑ کی تردید بھی غلط

قرآن اور حسینؑ کی ترتیب ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی ترغیب ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تنصیب ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تشہیب ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تقریب بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی تہذیب بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی سیرت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی حرمت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی عظمت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی عصمت بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی ہے منزلت بھی ایک
قرآن اور حسینؑ کی ہے آخرت بھی ایک

قرآن اور حسینؑ کی تعلیم ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تنظیم ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی اقلیم ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تقویم ایک ہے

قرآن اور حسینؑ تو تسلیم بھی ہوئے
دونوں سناں کی نوک پہ تقسیم بھی ہوئے

قرآن اور حسینؑ کی ہے آبجو بھی ایک
قرآن اور حسینؑ کی ہے آبرو بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی ہے آرزو بھی ایک
قرآن اور حسینؑ کی ہے فکرِ خو بھی ایک

قرآن اور حسینؑ کی ہے ایک گفتگو
قرآن اور حسینؑ کی ہے ایک جستجو

قرآن اور حسینؑ کی نزہت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی نکہت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی نسبت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی فرقت بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی عادت ہے ایک سی
قرآن اور حسینؑ کی حکمت ہے ایک سی

قرآن اور حسینؑ کی تمجید ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تسوید ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تسدید ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تحدید ایک ہے

قرآن اور حسینؑ ہیں تعبید کا جتن
قرآن اور حسینؑ ہیں توحید کا جتن

قرآن اور حسینؑ کی توجیح ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی توضیح ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تصریح ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تشریح ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی تلمیح بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی تسبیح بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی حجت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی حاجت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی شہرت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی عظمت بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی ہے مغفرت بھی ایک
قرآن اور حسینؑ کی ہے معذرت بھی ایک

قرآن اور حسینؑ کی عترت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی عفت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی اُلفت بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی نصُرت بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کی صورت بھی ایک سی
قرآن اور حسینؑ کی سیرت بھی ایک سی

قرآن اور حسینؑ کی تزئین بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی تلقین بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی تحسین بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی تسکین بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کی تمرین بھی غلط
قرآن اور حسینؑ کی توہین بھی غلط

قرآن اور حسینؑ کی یکساں حیثیتیں
قرآن اور حسینؑ کی یکساں حمیتیں
قرآن اور حسینؑ کی یکساں نصیحتیں
قرآن اور حسینؑ کی یکساں وصیتیں

قرآن اور حسینؑ کی ہیں الفتیں بھی ایک
قرآن اور حسینؑ کی ہیں صحبتیں بھی ایک

قرآن اور حسینؑ کی یکساں بشارتیں
قرآن اور حسینؑ کی یکساں سفارتیں
قرآن اور حسینؑ کی یکساں تجارتیں
قرآن اور حسینؑ کی یکساں عمارتیں

قرآن اور حسینؑ کی ہیں مورتیں بھی ایک
قرآن اور حسینؑ کی ہیں صورتیں بھی ایک

قرآن اور لختِ رسالت کی بزم ایک
قرآن اور لختِ رسالت کی نظم ایک
قرآن اور لختِ رسالت کی رزم ایک
قرآن اور لختِ رسالت کا عزم ایک

قرآن اور حسینؑ کا روحِ رواں بھی ایک
قرآن اور حسینؑ کا سوزِ نہاں بھی ایک

قرآن اور حسینؑ کا اسلام ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا الہام ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا ہر گام ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا ہر کام ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کے اِدغام بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے اقلام بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کا آدم بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا خاتم بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا محرم بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا عالم بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کے ماتم بھی ایک سے
قرآن اور حسینؑ کے مرہم بھی ایک سے

قرآن اور حسینؑ کا عارف بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا عاصف بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا عاکف بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا عاطف بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کے آصف جگہ جگہ
قرآن اور حسینؑ کے واصف جگہ جگہ

قرآن اور حسینؑ کا ہے انطباق ایک
قرآن اور حسینؑ کا ہے اشتیاق ایک
قرآن اور حسینؑ کا ہے انشراق ایک
قرآن اور حسینؑ کا ہے اعتناق ایک

قرآن اور حسینؑ کے آفاق ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے طباق ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کا یکساں بیان ہے
قرآن اور حسینؑ کا یکساں دھیان ہے
قرآن اور حسینؑ کا یکساں جہان ہے
قرآن اور حسینؑ کا یکساں نشان ہے

قرآن اور حسینؑ کی ہے آن بان ایک
قرآن اور حسینؑ کے ہیں ہے بادبان ایک

قرآن اور حسینؑ کا پیغام ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا اسلام ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا انعام ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا ہر کام ایک ہے

قرآن اور حسینؑ پہ الہام بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ پہ اکرام بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کا میزان ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا عرفان ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا فرمان ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا احسان ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کا عنوان بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کی پہچان بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کا مشتاق ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا آفاق ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا میثاق ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا اخلاق ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کے اوراق بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے اسباق بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کا فاطر بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا ذاکر بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا شاکر بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا باقر بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کا پیکر جہاں میں ایک
قرآن اور حسینؑ کا عنصر جہاں میں ایک

قرآن اور حسینؑ کا مصدر بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا محور بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا منظر بھی ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا رہبر بھی ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کا ناصر جہاں میں ایک
قرآن اور حسینؑ کا صفدر جہاں میں ایک

قرآن اور حسینؑ کا دستور ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا منشور ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا محصور ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا عاشور ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کا ہے طور ایک سا
قرآن اور حسینؑ کا ہے نور ایک سا

قرآن اور حسینؑ کا مقصود ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا معبود ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا محمود ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا مسجود ایک ہے

قرآن اور حسینؑ کا مسعود بھی ہے ایک
قرآن اور حسینؑ کا مشہود بھی ہے ایک

قرآن اور حسینؑ کے گلدان ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے مرجان ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے غلمان ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے ابدان ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے احسان بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے فرمان بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے اذہان ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے ایقان ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے پیمان ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے بُستان ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے لقمان بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے عمران بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے ارمان ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے خوبان ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے فرحان ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے عدنان ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے ہیں گلستان ایک
قرآن اور حسینؑ کے کون و مکان ایک

قرآن اور حسینؑ کے پیغام ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے احکام ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اکرام ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے انعام ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے احرام بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے اقدام بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے اقوال ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے احوال ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اعمال ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے افعال ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے تمثال بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے اشکال بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے تینوں نقاط ایک
قرآن اور حسینؑ کے ہیں ارتباط ایک
قرآن اور حسینؑ کے ہیں اختلاط ایک
قرآن اور حسینؑ کے ہیں انضباط ایک

قرآن اور حسینؑ کی یکساں بساط بس
قرآن اور حسینؑ کی ہو احتیاط بس

قرآن اور حسینؑ کے ادوار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اخبار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اصرار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے ابصار ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے گلزار بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے اثمار بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے اصناف ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اصراف ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اضیاف ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے احقاف ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے اطراف بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے اوقاف بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے انصاف ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اصداف ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اظراف ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اوصاف ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کا ہے اعتکاف ایک
قرآن اور حسینؑ کا ہے ایتلاف ایک

قرآن اور حسینؑ کے حجاج ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے پکھراج ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے منہاج ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے امواج ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کی ہے احتیاج ایک
قرآن اور حسینؑ کا ہر کام کاج ایک

قرآن اور حسینؑ کے دلدار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے حبدار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے غمخوار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے انصار ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے احرار بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے اصرار بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے عشاق ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے الحاق ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اشراق ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے آفاق ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے ہیں اشتیاق ایک
قرآن اور حسینؑ کے طرزِ وفاق ایک

قرآن اور حسینؑ کے ابرار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اشجار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اثمار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے انصار ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے ادوار بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے دربار بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے کردار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اطوار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے انوار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے دیدار ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے دلدار بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے غم خوار بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے القاب مشترک
قرآن اور حسینؑ کے اسباب مشترک
قرآن اور حسینؑ کے احباب مشترک
قرآن اور حسینؑ کے ارباب مشترک

قرآن اور حسینؑ کے اکواب ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے مہتاب ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے آثار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے مینار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے معمار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے تہوار ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے اِقرار بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے اِنکار بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے اقدار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے افکار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے شہکار ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے معیار ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے حقدار بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے سردار بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے مطلوب ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے محبوب ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے اسلوب ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے مرغوب ایک ہیں

قرآن اور حسینؑ کے مندوب بھی ہیں ایک
قرآن اور حسینؑ کے یعقوب بھی ہیں ایک

قرآن اور حسینؑ کے پائے ثبات ایک
قرآن اور حسینؑ کے درسِ حیات ایک
قرآن اور حسینؑ کے شہرِ نجات ایک
قرآن اور حسینؑ کے سب اِلتفات ایک

قرآن اور حسینؑ کی اوقات ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی ہر بات ایک ہے

شبیرؑ کا سحاب ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا حساب ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا نصاب ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا خطاب ہے قرآن کی طرح

قرآن اک کتاب ہے شبیرؑ ہے امام
دونوں کی ذات پاک کو جاذبؔ کا ہے سلام

شبیرؑ کا خصال ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ باکمال ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ لازوال ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بےمثال ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کے اعمال ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے افعال ایک ہیں

شبیرؑ کا سماج ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا رواج ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا خراج ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا سراج ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کا ہر دل پہ راج ہے
قرآن اور حسینؑ کی اب احتیاج ہے

شبیرؑ کا ہلال ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا جمال ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا وصال ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا خصال ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کا جاہ و جلال ایک
قرآن اور حسینؑ کا ہر اک سوال ایک

شبیرؑ بھی حدیق ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بھی عتیق ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بھی صدیق ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بھی عمیق ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کا کارِ انیق ایک
قرآن اور حسینؑ کا راہِ طریق ایک

شبیرؑ بھی کبیر ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بھی عبیر ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بھی نفیر ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بھی نظیر ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کی تصویر ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی آخیر ایک ہے

شبیرؑ بھی شفیق ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بھی خلیق ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بھی لیئق ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بھی رفیق ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کی تعمیق ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تحقیق ایک ہے

شبیرؑ ایک راز ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ سرفراز ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ امتیاز ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ دلنواز ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کی آواز ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا اعجاز ایک ہے

شبیرؑ احترام ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ احتشام ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ انصرام ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ انضمام ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کا انعام ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کا اسلام ایک ہے

شبیرؑ کے علوم ہیں قرآن کی طرح
شبیرؑ کے رقوم ہیں قرآن کی طرح
شبیرؑ کے نجوم ہیں قرآن کی طرح
شبیرؑ کے قدوم ہیں قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کے مخدوم ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے محکوم ایک ہیں

قرآن اک صدا ہے تو اس کی صدا حسینؑ
قرآن اک نوا تو اس کی نوا حسینؑ
قرآن اک دعا ہے تو اس کی دعا حسینؑ
قرآن اک شِفا ہے تو خاکِ شِفا حسینؑ

قرآن کی ثنا بھی ثنا ہے حسینؑ کی
قرآن میں بھی فکرِ رسا ہے حسینؑ کی

شبیرؑ کا مضاف ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا غلاف ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا قیاف ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ کا طواف ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ کے اشراف ایک ہیں
قرآن اور حسینؑ کے الطاف ایک ہیں

شبیرؑ انگبین ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ آفرین ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ دلنشین ہے قرآن کی طرح
شبیرؑ بالیقین ہے قرآن کی طرح

قرآن اور حسینؑ جہاں میں امین ہیں
محبوبِ کردگار کے یہ نازنین ہیں

قرآن ہر زبان پہ زباں پر حسینؑ بھی
قرآن ہر نشاں پہ نشاں پر حسینؑ بھی
قرآن ہر مکاں پر مکاں پر حسینؑ بھی
قرآن ہر سناں پہ سناں پر حسینؑ بھی

قرآن اور حسینؑ کی تفصیل ایک ہے
قرآن اور حسینؑ کی تمثیل ایک ہے

قرآن جس کے نطق تبسّم کا نام ہے
ہے اس کی مُہرِ دوش پہ عظمت حسینؑ کی
تم کر رہے ہو قراتِ قرآن دوستو
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

قرآن کا حرف، حرف بہت ارجمند ہے
قرآن کا مقام بہت ہی بلند ہے
شبیرؑ بھی سناں پہ ہے قرآن کی طرح
یہ سوچ کر جہان بہت درد مند ہے

قرآں کتاب، قاریٔ قرآن ہے حسینؑ
قرآں نصاب، دفترِ عنوان ہے حسینؑ
انسان کے ضمیر میں قرآں کی روشنی
قرآن کے ضمیر کا عرفان ہے حسینؑ

قرآن کا ذکر ، فکر عبادت ہے دوستو
قرآن کا حرف، حرفِ سعادت ہے دوستو
قرآن کی سطر ،سطرِ عبارت حسینؑ سے
قرآن میں شعورِ مودّت ہے دوستو

قرآنِ کردگار ہے راحت حسینؑ کی
ہر اک ولی کے لب پر تلاوت حسینؑ کی
نوک سناں پہ قلبِ نبیؐ ہے لہو لہو
بازارِ شام میں ہے یہ قیمت حسینؑ کی

قرآن نورِ نُطقِ تخیّل حسینؑ کا
قرآن کے رخ پہ حسنِ مزمل حسینؑ کا
دھرا رہا کون یہاں ذکرِ کربلا
ہے آنسوؤں میں ذکرِ مسلسل حسینؑ کا

قرآن ہے نماز ، اقامت حسینؑ ہے
قرآن کی صفوں میں امامت حسینؑ ہے
تیرے لبوں پہ قرأت قرآن روز و شب
قرآن کے لبوں پہ تلاوت حسینؑ ہے

قرآن ہے ابر ، ابر کی ہے آبرو حسینؑ
قرآن ہے صبر ، صبر کی ہے آرزو حسینؑ
سبطِ نبی نہ ہوتا تو قرآں کی موت تھی
قرآن کے لئے ہے جہاں میں لہو حسینؑ

قرآن ہے بدر ، بدر کی ہے چاندنی حسینؑ
قرآن ہے قبر ، قبر کی ہے روشنی حسینؑ
قرآن بھی سناں پہ سناں پر حسینؑ بھی
قرآن ہے صبر ، صبر کی ہے آگہی حسینؑ

قرآن ہے ذکر صاحبِ اذکار ہے حسینؑ
قرآن ہے نور، طور کا دیدار ہے حسینؑ
قرآن اور حسینؑ ہیں رہبر جہان میں
قرآن ہے فکر دفترِ افکار ہے حسینؑ

قرآن جس کے طرزِ تکلم کا نام ہے
ہے کون ایسا مردِ قلندر جہان میں
جس کا بریدہ سر کرے قرأت اصول کی
کہتے ہیں اس کو سبط پیمبر جہان میں

قرآن کا نزول ہے قلبِ رسول پر
قلبِ رسولؐ میں ہے مودت حسینؑ کی
چشمِ رسولؐ عرش میں ہے، چہرہ حسینؑ
نظروں سے ہو رہی ہے تلاوت حسینؑ کی

قرآن کی صفوں میں ہے حرمت حسینؑ کی
قرآن کی حدوں میں شریعت حسینؑ کی
یہ اور رباط قاریٔ قرآن ہے جہان
قرآن کے لبوں پہ ہے قرأت حسینؑ کی

قرآن آئینہ ہے تو ہے روبرو حسینؑ
قرآن فکرِ ذات ہے تو جستجو حسینؑ
قرآن اور حسینؑ کو سمجھا نہیں گیا
قرآن وجہِ ذات ہے تو ہو بہو حسینؑ

قرآں جہانِ ھُو ہے تو ہے آرزو حسینؑ
قرآں جہانِ خوب ہے تو خوبرو حسینؑ
قرآن ہے لبوں پہ دلوں میں حسینؑ ہے
قرآن گلی گلی ہے تو ہے کُو بکُو حسینؑ

قرآن روحِ خلد ہے روئے جسد حسینؑ
قرآن ملکِ ذکر ہے تو اسکی حد حسینؑ
قرآن اور حسینؑ کی پہچان ایک ہے
قرآن روئے ذات ہے تو خال و خد حسینؑ

قرآن ایک ذہن ہے فکرِ خرد حسینؑ
قرآن ایک علم ہے تو اس کا قد حسینؑ
قرآن اور حسینؑ کو ہے عمر بھر بقا
قرآن ہے دوام تو ہے تا ابد حسینؑ

قرآن اِک خرد ہے تو فکرِ ابد حسینؑ
قرآن اِک مہد ہے تو ذکرِ لحد حسینؑ
قرآن اور حسینؑ جہاں میں ہیں ذکرِ خیر
قرآن ذکر حد تو ذکرِ احد حسینؑ

قرآن ہے جبین تو نقشِ جبیں حسینؑ
قرآن ہے حسین توسب سے حسیں حسینؑ
قرآن اور حسینؑ ہیں ابیاتِ کائنات
قرآن ہے یقین تو حسنِ یقیں حسینؑ

قرآن انتخاب ہے تو منتخب حسینؑ
قرآن انتساب ہے تو منتسب حسینؑ
قرآن اور حسینؑ بہت لاجواب ہیں
قرآن انقلاب ہے اس کا سبب حسینؑ

قرآن اکتساب ہے تو مکتسب حسینؑ
قرآن ایک باب ہے علم و ادب حسینؑ
قرآن اور حسینؑ بذاتِ علوم حق
قرآن ہے کتاب تو شرحِ کتب حسینؑ

قرآن ہے میان تو تلوار ہے حسینؑ
قرآن ہے زبان تو اظہار ہے حسینؑ
قرآن اور حسینؑ یہاں سرفراز ہیں
قرآن ایک سر ہے تو دستار ہے حسینؑ

قرآں قدم ہے سرعتِ رفتار ہے حسینؑ
قرآں عدم ہے سیرت و کردار ہے حسینؑ
قرآں ہے دین ، دین کی عظمت حسینؑ ہے
قرآں ہے خلد ، خلد کا سردار ہے حسینؑ

قرآں اِک لباس ہے تو جسم ہے حسینؑ
قرآں ایک جسم ہے تو اسم ہے حسینؑ
قرآں کی سطر ، سطر کا کیجئے مطالعہ
قرآنِ کردگار کی ہر قسم ہے حسینؑ

قرآن ہے سلام تو اسلام ہے حسینؑ
قرآن ہے امام تو اقدام ہے حسینؑ
قرآن اور حسینؑ زمانے میں نور ہیں
قرآن ہے کلام تو پیغام ہے حسینؑ

قرآن ہے وجود تو اس کی بقا حسینؑ
قرآن ایک سر ہے، تو سرِ اناؑ حسینؑ
قرآن اور حسینؑ کا ملبوس ایک ہے
قرآن اِک عبا ہے تو آلِ عبا حسینؑ

قرآن اِک کلام ہے قرأت حسینؑ ہے
قرآن ایک جام ہے قیمت حسینؑ ہے
قرآن اور حسینؑ کی تفہیم چاہیئے
قرآن حق ہے شرح حقیقت حسینؑ ہے

قرآن ہے جنان تو سردار ہے حسینؑ
قرآن ہے دھیان تو دیدار ہے حسینؑ
قرآن اور حسینؑ کو سمجھا نہیں کوئی
قرآن اِک اساس ہے معمار ہے حسینؑ

قرآن ہے نظام تو تنظیم ہے حسینؑ
قرآن ہے سلام تو تسلیم ہے حسینؑ
قرآن اور حسینؑ کا مقسوم ایک ہے
قرآن حرف حرف ہے تقسیم ہے حسینؑ

قرآن ملکِ خُلد ہے سردار ہے حسینؑ
قرآن صحفِ دلبراں دلدار ہے حسینؑ
قرآن کا طریق ، طریقِ حسینؑ ہے
قرآنِ کردگار کا کردار ہے حسینؑ

نازاں تھا ظلم خون کا صحرا بھنھوڑ کر
پل بھر میں قصرِ دینِ نبیؐ توڑ پھوڑ کر
قرآن اور حسینؑ جدا ہو نہیں سکے
اب سوچنے لگا ہے ستم سر نہوڑ کر

قرآن گر حسین ہے تو نازنیں حسینؑ
قرآن گر نگیں ہے تو مہرِ نگیں حسینؑ
قرآن اور حسینؑ ہدایت جہان میں
قرآن ہے مبین ، امامِ مبیں حسینؑ

قرآن تسبیحات ہے مرے حسینؑ کی
قرآن تشریحات ہے مرے حسینؑ کی
اوصافِ انبیاء کے ہیں میرے رسولؐ میں
قرآن ترجیحات ہے مرے حسینؑ کی

قرآن ہی قیام ہے میرے حسینؑ کا
قرآن ہی نظام ہے میرے حسینؑ کا
قرآن کی بقا کا قرینہ مرا حسینؑ
قرآن ہی دوام ہے میرے حسینؑ کا

قرآن میں امورِ کرم ہے حسینؑ کا
قرآن میں شعورِ نعم ہے حسینؑ کا
دراصل دینِ قدس کا دونوں ظہور ہیں
قرآن ہی سراجِ حرم ہے حسینؑ کا

قرآن ہی نظام ہے میرے حسینؑ کا
قران ہی قیام ہے میرے حسینؑ کا
قرآن کی بقا کا قرینہ میرا حسینؑ
قرآن ہی دوام ہے میرے حسینؑ کا

یہ بھی ہے سچ کہ دونوں کلامِ شعور ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ دونوں کلامِ شکور ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ دونوں کلامِ غفور ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ دونوں کلامِ صدور ہیں

یہ بھی ہے سچ کہ دونوں کلامِ متین ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ دونوں کلامِ مبین ہیں

یہ بھی ہے سچ جہاں میں دونوں مبین ہیں
یہ بھی ہے سچ جہاں میں یہ حبل المتین ہیں
یہ بھی ہے سچ جہاں میں بنیادِ دین ہیں
یہ بھی ہے سچ جہاں میں نبیؐ کا یقین ہیں

دونوں ہیں اس حریص جہاں میں امینِ حق
دونوں ہیں اس جہان میں انوارِ دینِ حق

یہ بھی ہے سچ کہ دونوں جواہرِ جہاں ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ دونوں مظاہر جہاں ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ دونوں طاہرِ جہاں ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ دونوں ظاہرِ جہاں ہیں

یہ بھی ہے سچ کہ دونوں شعائر ہیں دین کے
یہ بھی ہے سچ کہ دونوں جزائر ہیں دین کے

یہ بھی ہے سچ کہ دین کا عرفان بھی یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کا عنوان بھی یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کا ایمان بھی یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کا ایقان بھی یہی

یہ بھی ہے سچ کہ دین کے سلطان ہیں یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کے مہمان ہیں یہی

یہ بھی ہے سچ کہ دین کی تحقیق بھی یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کی تخلیق بھی یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کی توثیق بھی یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کی توفیق بھی یہی

یہ بھی ہے سچ کہ دین کی تطبیق ان سے ہے
یہ بھی ہے سچ کہ دین کی تصدیق ان سے ہے

دونوں کے اس جہان میں مضمون مشترک
دونوں کے اس جہان میں قانون مشترک
دونوں کے اس جہان میں خلدون مشترک
دونوں کے اس جہان میں مکنون مشترک

دونوں کے اس جہان میں مامون بھی بہت
دونوں کے اس جہان میں ملعون بھی بہت

یہ بھی ہے سچ کہ دین کی تحریک بھی یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کی تملیک بھی یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کی تبریک بھی یہی
یہ بھی ہے سچ کہ دین کی تشریک بھی یہی

یہ بھی ہے سچ کہ دیں کا تحرک یہی بنے
یہ بھی ہے سچ کہ دیں کے محرک یہی بنے

دونوں ہیں اس جہاں میں وصایت رسولؐ کی
دونوں ہیں اس جہاں میں طریقت رسولؐ کی
دونوں ہیں اس جہان میں سنت رسولؐ کی
دونوں ہیں اس جہان میں غایت رسولؐ کی

دونوں کی اس جہان میں ایمائیت بھی ایک
دونوں کی اس جہان میں اپنائیت بھی ایک

دونوں ہی اس جہاں میں ب [illegible] یں
دونوں ہی اس جہاں میں نبیؐ کے خراج ہیں
دونوں ہی اس جہاں میں نبیؐ کے حجاج ہیں
دونوں ہی اس جہاں میں نبیؐ کے سماج ہیں

دونوں ہی اس جہاں میں نبوت کی لاج ہیں
دونوں رسولِؐ قدس کے بس ہم مزاج ہیں

دونوں کی اس جہان میں تنزیل مشترک
دونوں کی اس جہان میں ترتیل مشترک
دونوں کی اس جہان میں ترسیل مشترک
دونوں کی اس جہان میں تشکیل مشترک

یہ بھی ہے سچ کہ حشر میں دونوں وکیل ہیں
یہ بھی ہے سچ نجات کی دونوں سبیل ہیں

تسلیم ذاتِ نور کے دونوں مرید ہیں
تسلیم چشمِ قدس کے دونوں سعید ہیں
تسلیم راہِ دین میں دونوں مفید ہیں
تسلیم ذاتِ نور کے دونوں شہید ہیں

دونوں کی پاک ذات سے تسکین عید ہے
بس راہِ مستقیم ہی ان کی نوید ہے

قرآن اور حسینؑ میں دونوں میں نون ہیں
دونوں نبیؐ کے دین کا ابدی سکون ہیں
دونوں جہاں میں دین کا دونوں ستون ہیں
حکمِ رسولؐ دین کا دونوں بطون ہیں

قرآن اور حسینؑ میں نقطوں کی بات ہے
دونوں کے ربطِ نون سے یہ کائنات ہے

رسولؐ اور حسینؑ

رسولؐ دینِ مجسم ، حسینؑ دلق و گلیم
رسولؐ نظمِ شریعت ، حسینؑ عزمِ صمیم
نبیؐ کا لختِ جگر ، لخت لخت صحرا میں
رسولؐ تیغ کے ہاتھوں سے ہو گیا تقسیم

رسولؐ طور کا جلوہ ، حسینؑ رازِ کلیم
رسولؐ کشورِ حکمت ، حسینؑ فکرِ حکیم
ستم طراز ، ستم آزما ہوا جاذب
خلیلِ دین پکارا ، حسینؑ ذبحِ عظیم

رسولؐ گلشنِ ایماں ، حسینؑ قریۂ باس
رسولؐ پیکرِ خوشبو ، حسینؑ اس کا لباس
یہ سانحہ ہے کہ ظلم و ستم کے جھرمٹ میں
کسی کو لختِ پیمبرؐ کی ہو سکی نہ شناس

رسولؐ بزمِ طریقت ، حسینؑ طرزِ عمل
رسولؐ خاورِ عرفاں ، حسینؑ نورِ محل
محورِ نور کے مدوجزر سے کشف ہوا
رسولؐ غایتِ کُن ہے ، حسینؑ حُسنِ ازل

رسولؐ وادیٔ طیبہ ، حسینؑ کرب و بلا
رسولؐ قلزمِ رحمت ، حسینؑ ابرِ دعا
رسولؐ جس کا معالج ، حسینؑ اسکا علاج
رسولؐ مرہمِ عصیاں ، حسینؑ خاکِ شفا

رسولؐ زخم کا مرہم ، حسینؑ اس کی دوا
رسولؐ شافعِ محشر ، حسینؑ فخرِ جزا
وہ کون شخص ہے ، جو اِن سے انحراف کرے
رسولؐ گلشنِ جنت ، حسینؑ خلدِ رضا

رسولؐ جلوۂ اسریٰ ، حسینؑ نُورِ وحید
رسولؐ خاورِ فطرت ، حسینؑ روزِ سعید
دیارِ دیں میں بشیر و نذیر ہیں دونوں
رسولؐ شہرِ بشارت ، حسینؑ بابِ نوید

رسولؐ فخرِ نبوت ، حسینؑ چہرۂ حق
رسولؐ جلوۂ قدرت ، حسینؑ اس کی رمق
شعورِ دیں کا کِیا ہے مطالعہ جاذبؔ
رسولؐ صحفِ مودّت ، حسینؑ اس کا ورق

رسولؐ نورِ حقیقت ، حسینؑ نورِ ھدیٰ
رسولؐ شمسِ ازل ہے ، حسینؑ صبحِ بقا
اجالنا ہے اگر ذہن ، فکرِ مُرسلؐ سے
رسولؐ عرش کا جلوہ ، حسینؑ اسکی ضیا

رسولؐ عرشِ صداقت ، حسینؑ ارضِ صفا
رسولؐ ملکِ شرافت ، حسینؑ شہرِ حیا
یہ انکشاف ہوا ہے درِ صداقت پر
رسولؐ شہرِ عنایت ، حسینؑ بابِ عطا

رسولؐ برجِ رسالت ، حسینؑ نجمِ وِلا
رسولؐ نورِ مشیت ، حسینؑ جلوہ نما
مرے حسینؑ کا منکر ، رسولؐ کا منکر
رسولؐ گنبدِ حق ہے ، حسینؑ اس کی صدا

رسولؐ ہادیٔ برحق ، حسینؑ دشتِ ھدیٰ
رسولؐ ملجیٰ و ماویٰ ، حسینؑ دستِ سخا
ملے گا اس کو جو دروازۂ حسینؑ پہ ہے
رسولؐ منبعٔ جودت ، حسینؑ بحرِ عطا

رسولؐ چشمِ نبوت ، حسینؑ نورِ نظر
رسولؐ رشکِ قمر ہے ، حسینؑ نورِ قمر
علیؑ کے لال سے ملتی ہے روشنی جاذبؔ
رسولؐ رُوئے سحر ہے ، حسینؑ نورِ سحر

رسولؐ خُلدِ شریعت ، حسینؑ والی ہے
رسولؐ شاخِ سیادت ، حسینؑ ڈالی ہے
مرے نبیؐ کو ضرورت حسینؑ کی ہے فقط
رسولؐ دیں کا گلستاں ، حسینؑ مالی ہے

مرے رسولؐ کا پیمانۂ صبور حسینؑ
رسولؐ صدرِ امم ، کاشفِ صدور حسینؑ
نبیؐ کی ذات سے کرنیں تراشنے والو
مرے رسولؐ کی ہے انکھیوں میں نور حسینؑ

رسولؐ منزلِ دیں ، نہجتِ رسولؐ حسینؑ
رسولِؐ قدس کا ، فرزانۂ اصول حسینؑ
درِ علوم پہ آئے تو ہم پہ بھید کُھلا
مرے رسولؐ مُکرم کا ہے سکول حسینؑ

رسولؐ شجرۂ عترت ، حسینؑ آلِ عبا
رسولؐ نقشۂ قدرت ، حسینؑ چشمِ ورا
ستم شعار ہے لرزاں کہ اب تہِ خنجر
لہو کے دشت میں ہونے لگا ہے ذکرِ خدا

رسولؐ رُسلِ مودّت ، حسینؑ اصلِ عبا
رسولؐ کشتِ سخاوت ، حسینؑ فصلِ عطا
نیازِ لختِ پیمبرؐ ، بٹی ہے صحرا میں
رسولؐ سجدۂ عقبیٰ ، حسینؑ وصلِ خدا

رسولؐ حمد خدا کی ، حسینؑ اس کی ثنا
حسینؑ کنزِ عبادت ، رسولؐ گنجِ حرا
درِ حسینؑ سے ملتی ہے دین کی دولت
رسولؐ ثروتِ بیضا ، حسینؑ جود و سخا

رسولؐ صاحبِ قرآں ، حسینؑ قرأتِ حق
رسولؐ خاورِ گیتی ، حسینؑ رنگِ شفق
نبیؐ کا لختِ جگر ہے لہو لہو لوگو
بتاؤ آج کہ کِس کِس جبین پر ہے قلق

رسولؐ ذہنِ رسالت ، حسینؑ تارِ خرد
رسولؐ ملکِ ہدایت ، حسینؑ قریۂ حد
ستمگروں پہ کوئی کشف ہو نہیں سکتا
رسولؐ ، سرِا ازل ہے حسینؑ رمزِ ابد

رسولؐ دین کا مُرشد ، حسینؑ اس کا مرید
رسولؐ خُلدِ شریعت ، حسینؑ اس کی نوید
مرا حسینؑ ہی سرِ نہاں سے واقف ہے
رسولؐ قصرِ نبوت ، حسینؑ اس کی کلید

رسولؐ قلبِ رسالت ، حسینؑ قلبِ ولا
رسولؐ درسِ ہدایت ، حسینؑ فکر ھدُا
ملا ہے نورِ حقیقت ، درِ صداقت سے
رسولؐ شمسِ ضحا ہے ، حسینؑ نورِ ضُحا

رسولؐ قریۂ سینا ، حسینؑ جلوۂ حق
رسولؐ مطلعٔ وحدت ، حسینؑ اس کی رمق
شعورِ دینِ نبیؐ کا محاکمہ تو کرو
رسولؐ صحفِ مودّت ، حسینؑ پہلا ورق

رسولؐ قریۂ نکہت ، حسینؑ بوئے وفا
رسولؐ قافلۂ حق ، حسینؑ بانگِ درا
عدوئے آلِ عبا راز کس طرح پائے
رسولؐ سرِ خودی ہے ، حسینؑ رازِ انا

رسولؐ عرشِ تقدس ، حسینؑ فرشِ حیا
رسولؐ سدرہ عمل کا ، حسینؑ فکرِ رسا
کوئی مریض ہو اک بار کربلا آئے
رسولؐ رحمتِ یکتا ، حسینؑ دستِ دعا

رسولؐ جانِ ادب ہے تو اک ادیب حسینؑ
رسولؐ دین کی شہ رگ تو ہے قریب حسینؑ
مرا رسولؐ مدینہ ہے علم کا جاذبؔ
ہے بابِ علم کا سرمایۂ نصیب حسینؑ

رسولؐ فقر کا پیکر ، حسینؑ روحِ وجود
رسولؐ شہرِ قناعت ، حسینؑ حدِ عبود
سناں کی نوک سے بہتا لہو پکار اُٹھا
ستم شعار نے کاٹا نبیؐ کا سرِ سجود

رسولؐ دینِ مکمل ، حسینؑ اکملِ دیں
رسولؐ درسِ امانت ، حسینؑ شرحِ یقیں
اگر ہے تشنہ لبی تو ، درِ حسینؑ پہ آ
رسولؐ کوثرِ عرفاں ، حسینؑ جامِ حسیں

رسولؐ کنزِ خفی ہے تو کنزِ جہر حسینؑ
رسولؐ نورِ افق ہے تو اس کا مہرِ حسینؑ
رسولِؐ انس کی پہچان بھی حسینؑ سے ہے
رسولؐ نقشِ مشیت ہے اس کا چہرہ حسینؑ

رسولؐ فقر کا نغمہ ، حسینؑ نغمہ سرا
رسولؐ قلبِ قناعت ، حسینؑ قلبِ عزا
تمہاری تشنہ لبی کا جواز ہے جاذبؔ
رسولؐ قلزمِ رحمت ، حسینؑ آبِ بقا

رسولؐ خامسِ دیں ہے، حسینؑ نصرتِ دیں
رسولؐ عظمتِ دیں ہے، حسینؑ عصمتِ دیں
درِ حسینؑ سے دیں کو سکون ملتا ہے
رسولؐ رحمتِ دیں ہے، حسینؑ راحتِ دیں

رسولؐ شاہِ اُمم ہے ، حسینؑ شاہِ کرم
رسولؐ ثمرۂ طوبیٰ ، حسینؑ طشتِ نعم
ہے گر نجات کی خواہش درِ حُسینؑ پہ آ
رسولؐ خُلد و جناں ہے ، حسینؑ شاہِ ارم

رسولؐ راہِ تیقّن ، حسینؑ نقشِ قدم
رسولؐ موجِ کرم ہے ، حسینؑ ابرِ کرم
گنہگار کی بخشش حسینؑ کے دم سے
رسولؐ ، مالکِ عقبیٰ ، حسینؑ خُلدِ نعم

رسولؐ مکتبِ اخلاق ہے ، حسینؑ کتاب
رسولؐ مصحفِ کردار ہے ، حسینؑ نصاب
میرے حسینؑ کی سیرت یہ ہو عمل پیرا
رسولؐ گلشنِ اطوار ہے ، حسینؑ گلاب

رسولؐ ، دینِ کا مکتب ، حسینؑ درسِ کُتب
رسولؐ ، شاہِ عرب ہے حسینؑ ذکرِ عرب
ہمیشہ خواجۂ دارین سے شفا مانگو
رسولؐ ، حکمتِ امت ، حسینؑ اس کا مطب

رسولؐ حاشرِ امکاں ، حسینؑ اس کا مکاں
رسولؐ ناشرِ قرآں ، حسینؑ نشرِ اذاں
اگر قلوب میں ہے لاالہٰ الااللہ
رسولؐ رازِ عیاں ہے ، حسینؑ سرِ نہاں

رسولؐ لوحِ رسالت ، حسینؑ نقشِ عمل
رسولؐ عدلِ شریعت ، حسینؑ اس کا عمل
رہِ نجات ملے گی حسینؑ کے در سے
رسولؐ دانشِ محشر ، حسینؑ اس کا بدل

رسولؐ حکمِ رسالت ، حسینؑ امرِ امام
رسولؐ محورِ ثقلین ہیں ، حسینؑ نظام
وجودِ شمس و قمر کی کرن کرن تاباں
رسولؐ مہرِ درخشاں ، حسینؑ ماہِ تمام

رسولؐ دین کا ناقوس ہے حسینؑ صدا
رسولؐ شعلۂ فانوس ہے، حسینؑ جلا
رسولِؐ دیں کا پسر روشنی کا مدوجزر
رسولؐ قلزمِ جلوہ، حسینؑ جوئے ضیا

رسولؐ چرخِ ابد ہے، حسینؑ خاورِ حق
رسولؐ دیں کا صدف ہے، حسینؑ گوہرِ حق
تلاشِ علم اگر ہے جہان میں جاذبؔ
رسولؐ کُن کا صحیفہ، حسینؑ دفترِ حق

رسولؐ دین کی منزل، حسینؑ رہبرِ دیں
رسولِؐ دین کا ناظم، حسینؑ دفترِ دیں
رسولؐ نور کا چشمہ، حسینؑ جوئے جمال
رسولؐ دیں کا قمر ہے، حسینؑ اخترِ دیں

رسولؐ ، نوعِ بشر بھی ، رسولؐ نور بھی ہے
رسولؐ ، رمزِ کلیمی ، رسولؐ طور بھی ہے
رسولؐ ، شامِ خودی میں مثالِ ماہِ تمام
حسینؑ ، جلوۂ حق ، مشعلِ ظہور بھی ہے

رسولؐ، حُسن بھی ہے، حُسن کا جہان بھی ہے
رسولؐ روحِ ازل کُن کا رازدان بھی ہے
حسینؑ ذاتِ نبوت کا آدرش جاذب
حسینؑ ذاتِ نبوت کی جانِ جان بھی ہے

رسولؐ عشق کی مسجد ، نمازِ عشق حسینؑ
بلند سدرۂ حق سے ، فرازِ عشق حسینؑ
جہاں میں ماتمِ زنجیر ہو یا چشمِ عزا
قدم قدم پہ بٹتی ہے نیازِ عشقِ حسینؑ

رسولؐ ، قرأتِ یکتا ، حسینؑ قرآں ہے

رسولؐ ، کعبۂ ایماں ، حسینؑ نگراں ہے

نبیؐ کی ذات کے ہے آئینے میں عکسِ حسینؑ

رسولؐ ، مخزنِ سالک ، حسینؑ عرفاں ہے

رسولؐ ، روکشِ جنت ، حسینؑ رشکِ عدن

رسولؐ ، خرقۂ نوری ، حسینؑ دیں کا بدن

سنو مہکتے گلابوں کو سونگھنے والو

رسولؐ گلشنِ عترت ، حسینؑ بوئے چمن

رسولؐ ، سازِ خودی ، ساز کا جواز حسینؑ

رسولؐ رازِ خودی ، راز کی نیاز حسینؑ

کوئی تو مسجدِ نبوی میں جھانک کر دیکھے

رسولؐ نازِ خودی ، ناز کی نماز حسینؑ

رسولؐ، نیّرِ تاباں، حسینؑ اس کا جمال
رسولؐ، صحنِ گلستاں، حسینؑ گل کا مآل
درِ حسینؑ سے عظمت ملی صحابہ کو
کوئی ابوذر و سلمانؓ ہے تو کوئی بلالؓ

رسولؐ، قصرِ نبوت، حسینؑ اس کا ستوں
رسولؐ قلبِ مودّت، حسینؑ اس کا سکوں
رسولؐ صاحبِ معراج، پاؤں سدرہ پر
سوارِ دوشِ رسالت، حسینؑ سب سے فزوں

رسولؐ، عرش ہے کرسی کتابِ لوح و قلم
رسولؐ صاحبِ اسریٰ، رسولؐ شاہِ امم
"حسینؑ و منی" کا تمغہ فقط حسینؑ کا ہے
حسینؑ کون و مکاں میں مرے نبیؐ کا بھرم

نبیؐ عظیم ہے ، ذبحِ عظیم لختِ نبیؐ
نبیؐ کلیم ہے ، رمزِ کلیم لختِ نبیؐ
کوئی مثیل نہیں ان کا بزمِ ہستی میں
نبیؐ سلیم ہے ، قلبِ سلیم لختِ نبیؐ

نبیؐ دلیل ہے ، حق کی دلیل سبطِ نبیؐ
نبیؐ جمیل ہے ، صبرِ جمیل سبطِ نبیؐ
تو دشتِ صبر میں قربانئ حسینؑ تو دیکھ
نبیؐ خلیل ہے ، فخرِ خلیل سبطِ نبیؐ

رسولؐ کوثر و تسنیم کا پیالہ ہے
رسولؐ ، تشنہ لبی کا حسیں ازالہ ہے
جو سر پھرا کوئی ، ٹکرائے سر ، تو نادم ہو
حسینؑ ذاتِ انا ، عزم کا ہمالہ ہے

رسولؐ ذکرِ خدا کا، حسینؑ اس کی ثنا
رسولؐ گنجِ حقیقت ، حسینؑ اس کی عطا
درِ حسینؑ خزانہ ہے دین قیّم کا
رسولؐ ثروت عقبیٰ ، حسینؑ کنزِ جزا

رسولؐ خاطرِ قرآں ، حسینؑ قرأتِ حق
رسولؐ قلزمِ امکاں ، حسینؑ اس کا عمق
سر حسینؑ کٹا ہے نماز میں جاذبؔ
بتا سجود کی کس کس جبین پر ہے رمق

رسولؐ مہرِ درخشاں ، حسینؑ دُرِ شُفق
رسولؐ دیں کا سمندر ، حسینؑ اس کا عمق
جمالِ ذاتِ احد کا کوئی ہو متلاشی
رسولؐ چہرۂ فطرت ، حسینؑ اِسکی رمق

رسولؐ فکرِ یزل ہے ، حسینؑ ذکرِ احد
رسولؐ سرحدِ فطرت ، حسینؑ تارِ خرد
ستمگروں پہ کوئی کشف ہو نہیں سکتا
رسولؐ شمسِ ازل ہے ، حسینؑ ماہِ ابد

رسولؐ دیں کا بدن ہے ، حسینؑ اس کا لباس
رسولؐ دین کا تفکر ، حسینؑ اس کا حواس
نبیؐ کا لختِ جگر ، دوشِ مصطفٰے پہ ہے
رسولؐ سجدۂ خالق ، حسینؑ اس کی شناس

رسولؐ علم کا مصرف ، حسینؑ صرفِ یقین
رسولؐ حلم کا ثمرہ ، حسینؑ مزرعِ دیں
ہر اک فصیل پہ روشن اذان کی مشعل
رسولؐ سجدۂ قدسی ، حسینؑ رمزِ جبیں

رسولؐ مطلعِ اسلام کی صباحت ہے
حسینؑ صُبحِ عبادات کی ملاحت ہے
یزیدِ جبر تو ہے بولہب کا طرزِ ستم
حسینؑ صبرِ پیمبرؐ کی استراحت ہے

رسولؐ دینِ متیں کا متن زمانے میں
حسینؑ دینِ یقیں کا جتن زمانے میں
گنہگار کی قسمت اجالنے کے لئے
حسینؑ دینِ مبیں کی کرن زمانے میں

رسولؐ محفلِ قرآن کی نظامت ہے
حسینؑ ، حلقۂ اسلام کی ذہانت ہے
نفاذِ دین کا حاکم ، رسولِؐ کون و مکاں
حسینؑ دینِ خداوند کی ضمانت ہے

رسولؐ آگہی ثقلین کی قیادت ہے
حسینؑ عالمِ امکان کی امامت ہے
دفینہ کرب و بلا کا تلاش کر تو سہی
حسینؑ سرورِ کونین کی کرامت ہے

رسولؐ جنتِ فردوس کا ارادہ ہے
حسینؑ ذاتِ نبوت کا خانوادہ ہے
مرا رسولؐ ہے تسلیم و آگہی کا جتن
حسینؑ فکرِ نبوت سے استفادہ ہے

رسولؐ دہر میں قرآن کی فصاحت ہے
کتابِ دین کی شبیرؑ ہی وضاحت ہے
یہ اور بات کہ سر تو کٹا گیا ہے حسینؑ
حسینؑ دینِ حقیقت کی استراحت ہے

رسولؐ خُلدِ شریعت ، حسینؑ فکر و قیاس
رسولؐ دین کا قلزم ، حسینؑ اس کی ہے پیاس
اگر ہے دینِ پیمبرؐ کی جستجو تجھ کو
رسولؐ دین کی منزل ، حسینؑ سنگِ شناس

شبیرؑ کا اصول ہی میرا اصول ہے
جو بھی کہے حسینؑ مجھے وہ قبول ہے
تو نے سناں کی نوک میں جس کو پرو لیا
وہ میرا دل ہے میری مودّت کا پھول ہے

جو بھی رگِ حسینؑ میں ہے میرا خون ہے
وہ میرا قلب ، میری نظر کا سکون ہے
ارضِ جہاں میں دین کی بنیاد ہے حسینؑ
ذکرِ حسینؑ ، دینِ خدا کا ستون ہے

شبیرؑ میرا ناز ہے میں اس کا ایک ناز
میں اس سے سرفراز ہوں وہ مجھ سے سرفراز
سجدے میں تھا حسینؑ مگر سر کٹا مرا
میں ذکرِ بے نیاز ہوں میری ہے وہ نیاز

وہ میرا دلنواز ہے میں اُس کا دلنواز
میں رازِ کردگار ہوں میرا حسینؑ راز
میں ہوں رسولِؐ حق مرا چہرہ حسینؑ ہے
میں امتیازِ دین ہوں وہ میرا امتیاز

میں عکسِ ذاتِ نور ہوں شبیرؑ میرا عکس
میں اس کا ایک آئینہ وہ میرا آئینہ
دستِ ستم کبھی نہ اُٹھانا حسینؑ پر
تم توڑنا کبھی نہ مرے دل کا آئینہ

ہے جس کے قلبِ دین پر قرآن کا نزول
جاری ہے اُسکے لب پہ تلاوت حسینؑ کی
ہے شانۂ رسولؐ پہ شہزادۂ جناں
ثقلین میں بلند ہے عظمت حسینؑ کی

العف کی گونج ہے یہ مدینے کے شہر میں
یا گنگنا رہی ہے عقیدت حسینؑ کی
پوچھے کوئی پسینہ رسالت کے جسم سے
ارزاں نہیں جہاں میں موّدت حسینؑ کی

ہر قریۂ بلا میں ہے چرچا حسینؑ کا
دل کیا ہے آنکھ پر بھی ہے قبضہ حسینؑ کا
دوشِ رسولؐ ، دشتِ ستم، سجدۂ خدا
ہے کلمۂ رسولؐ بھی کلمۂ حسینؑ کا

العفؔ کی ایک گونج لبِ مصطفیٰ پہ ہے
شہرِ شرف میں دیکھ نیابت حسینؑ کی
یوں ہی عرق عرق تو نہیں مرسلؐ جہاں
تصدیق ہو رہی ہے مودّت حسینؑ کی

دوشِ رسولؐ دیں پہ رسالت کی مُہر ہے
اس مُہر سے ہے مُہرِ حقیقت حسینؑ کی
نقشِ قدم حسینؑ کا نقشِ رسولؐ پر
ہے سیرتِ رسولؐ بھی سیرت حسینؑ کی

ہے معتبر حدیث کہ "اَنَا من الحسینؑ"
فرمانِ مصطفیٰ کا خدا کو قبول ہے
جاذبؔ ہوا ہے قتلِ بہیمانہ دشت میں
قتلِ حسینؑ اصل میں قتلِ رسولؐ ہے

رشکِ ایوبؑ صبر کا پیکر حسینؑ ہے
فطرس کی راحتوں کا مقدر حسینؑ ہے
کوئی نہیں ہے دہر میں ثانی حسینؑ کا
اظہارِ حق میں مثلِ پیمبرؐ حسینؑ ہے

لوحِ و قلم کا کتبۂ احمر حسینؑ ہے
جاذبؔ جبینِ عرش کا جھومر حسینؑ ہے
تخلیقِ کائنات کا موجب مرے رسولؐ
مسند نشینِ قدس کا مظہر حسینؑ ہے

مظلوم سر پہ دستِ کرم ہے حسینؑ کا
جنت ریاض و خُلد و نعم ہے حسینؑ کا
یونہی بھٹک رہے ہو زمانے میں عاصیو!
جنت تو ایک نقشِ قدم ہے حسینؑ کا

دائم صراطِ دیں پہ قیادت حسینؑ کی
ہے راحتِ رسولؐ بھی راحت حسینؑ کی
آئینۂ رسولؐ کی تصویر میں تو جھانک
عکسِ رسولؐ میں ہے صباحت حسینؑ کی

قرآن کے بھی ذکر کا محور حسینؑ ہے
اسلام کی بھی کشتِ مقدر حسینؑ ہے
جو اِن سے منحرف ہے وہی دیں سے منحرف
درسِ رسولؐ ، ذکرِ پیمبرؐ حسینؑ ہے

دشتِ ستم میں پائے ثباتِ حسینؑ ہے
دیں کے افق پہ مہرِ حیاتِ حسینؑ ہے
خنجر کی دھار کُند ہوئی سوچ سوچ کر
یہ ذاتِ مصطفیٰؐ ہے کہ ذاتِ حسینؑ ہے

اسلام کا جہانِ ، جہاتِ حسینؑ ہے
تقویمِ کائنات ، صفاتِ حسینؑ ہے
ذکرِ حسینؑ 'و منی و انامن الحسین'
ذاتِ رسولؐ اصل میں ذاتِ حسینؑ ہے

تیرہ شبی میں جلوۂ انوار ہیں حسینؑ
چشمِ سراجِ عالمِ اِسرار ہیں حسینؑ
جس نے رسولؐ پاک کو دیکھا نہیں کبھی
مرے رسولِؐ پاک کا دیدار ہیں حسینؑ

حسینؑ وہ ہے جو درسِ شعور دیتا ہے
سیاہ ذہن کو سوچوں کا نور دیتا ہے
وہی رسولؐ کے دل کا قرار ہے جاذب
جو آنسوؤں کو بھی کیف و سرور دیتا ہے

فروغِ ذکرِ شریعت کی انجمن ہے حسینؑ
رسولؐ جس سے معطر وہی چمن ہے حسینؑ
نبیؐ کی سانس میں مہکی حسینؑ کی خوشبو
بقائے دین کی ہر سانس میں کرن ہے حسینؑ

کتابِ شرعِ رسالت کا اک متن ہے حسینؑ
نصابِ دینِ رسالت کا اک جتن ہے حسینؑ
مرے حسینؑ کی طینت رسولؐ کی سیرت
مرے رسولِؐ مکرم کا بانکپن ہے حسینؑ

مری بقائے رسالت ، حسینیت کا کرم
یہ بات فخر سے میرے رسولؐ کہتے ہیں
سلگتی شام میں شاخِ سناں پہ جو مہکے
اسی کو خُلدِ مودّت کا پھول کہتے ہیں

مرے رسولؐ کا نورِ نظر حسینؑ مرا
مرے رسولؐ کا خونِ جگر حسینؑ مرا
جدھر رسولؐ کی منزل رہِ حسینؑ اُدھر
مرے رسولؐ کا رختِ سفر حسینؑ مرا

جنابِ صاحبِ لولاک کا پسر ہے حسینؑ
جنابِ خواجۂ دارین کا جگر ہے حسینؑ
خطیبِ نوک سناں، بر زباں، تلاوتِ حق
سفیرِ عرشِ معلےٰ کی اک خبر ہے حسینؑ

رسولؐ نورِ مجسم ہے نور عین حسینؑ
مرے رسولؐ کے دِل کا سُکون، چین حسینؑ
رسولؐ دین کا ہادی، حسینؑ دین پناہ
سفیر عرش پکارا مرا حسینؑ حسینؑ

مہتاب رسالت ترے جلووں کی قسم ہے
اسلام کے چہرے پہ ترا نورِ کرم ہے
سر دیتے نہ شبیرؑ تو مِٹ جاتی نبوت
شبیرؑ ہی دراصل نبوت کا بھرم ہے

وہ عرش کہ جو خُلدِ مودّت کا ہے زینہ
شبیرؑ اسی خلد کا سردارِ نعم ہے
جو دوشِ رسالت کا ہے راکب وہی شبیرؑ
در اصل نبوت کی حقیقت کا بھرم ہے

ذہنوں میں جو خنداں ہیں شریعت کے اجالے
انسان پہ یہ لختِ نبوّت کا کرم ہے
جس شہر میں ہے کعبۂ اسلام مشیت
شبیرؑ اسی کعبۂ سرورؐ کا بھرم ہے

شبیرؑ محمد ﷺ کی رسالت کا بھرم ہے
شبیرؑ محمد ﷺ کی امامت کا بھرم ہے
شبیرؑ نے سر دے کے بچائی ہے شریعت
شبیرؑ محمد ﷺ کی نہایت کا بھرم ہے

شبیر ہر اک آنکھ میں انمول گہر ہے
شبیر نبیؐ پاک کا منظورِ نظر ہے
عصیاں کی کڑی دھوپ سے بچنا ہے جو تم کو
شبیرؑ کڑی دھوپ میں چھتنارِ شجر ہے

جو جذبہ شبیرؑ کا نگراں نہیں ہوتا
اس شخص کے ادراک کا درماں نہیں ہوتا
قرآن کی قرأت نے بتایا ہے سناں پر
اولادِ پیمبرؐ کو بھی ہذیاں نہیں ہوتا

حقیقتوں کا سویرا ترے سفر میں نہیں
یہ دین کیا ہے حقیقت تری خبر میں نہیں
سوارِ دوش پیمبرؐ کو جانتا کیسے
اگر رسولؐ کی حرمت تری نظر میں نہیں

اگر پیامِ رسالت کا تجھ کو پاس نہیں
یقین ہے کہ سلامت ترے حواس نہیں
ستم سے کاٹا ہے بوسہ گہہ رسالت کو
تمہیں رسولؐ مکرم کی کچھ شناس نہیں

رسولؐ خُلد شریعت ، حسینؑ فکر و قیاس
رسولؐ دین کا قلزم ، حسینؑ اس کی ہے پیاس
اگر ہے دینِ پیمبرؐ کی جستجو تجھ کو
رسولؐ دین کی منزل ، حسینؑ سنگِ شناس

جہانِ دین میں ، تربیتِ رسولؐ حسینؑ
شعورِ دین میں ، فرزانۂ اصول حسینؑ
درِ علوم پہ آئے تو ہم پہ بھید کھلا
مرے رسولؐ مکرم کا ہے سکول حسینؑ

حسینؑ روشنی دن کی ، رسولؐ شمس الضحیٰ
حسینؑ چاندنی شب کی ، رسولؐ بدرالدجیٰ
تو چاہتا ہے اگر دُور ہو سیہ بختی
حسینؑ جلوۂ قدسی ، رسولؐ نورالوریٰ

خوشا نصیب گلوئے حسینؑ پر جاذبؔ
لبِ رسولؐ نے پائی ہے لمس کی صورت
ترا نصیب تو رہتا ہے شامِ ظلمت میں
حسینؑ اب بھی دمکتا ہے شمس کی صورت

رسولؐ دامنِ فاراں ، حسینؑ اس کی صدا
رسولؐ ثور کی عظمت ، حسینؑ کرب و بلا
درِ بتولؑ مداوا ہے ، پیاس کا جاذبؔ
رسولؐ چشمۂ زمزم ، حسینؑ جوئے عزا

رسولؐ رازِ مدثر ، حسینؑ رمزِ دہر
رسولؐ علمِ لدنی ، حسینؑ اس کی خبر
درِ نبیؐ ہو یا بابِ علوم ہو جاذبؔ
رہِ ابد کا ملے گا یہاں سے رختِ سفر

رسولؐ دینِ ھدا ، دین کا پیام حسینؑ
رسولؐ نغمۂ تسلیم ہے ، سلام حسینؑ
حسینؑ امر و نہی کا امام ہے جاذبؔ
رسولِؐ دین ہے گر تیغ تو ، نیام حسینؑ

رسولؐ ذہن ہے ، اوسان ہے حسینؑ مرا
رسولؐ فکر ہے ، وجدان ہے حسینؑ مرا
مرے رسولؐ کا ہر قول ، قولِ فیصل ہے
رسولؐ عہد ہے ، پیمان ہے حسینؑ مرا

رسولؐ فہم ہے ، ادراک ہے حسینؑ مرا
رسولؐ مُہر ہے ، افلاک ہے حسینؑ مرا
کہو ستم سے تقاضا کرے نہ بیعت کا
دیارِ دشت میں ، بیباک ہے حسینؑ مرا

رسولؐ عزم ہے ، عزمِ سفر حسینؑ مرا
رسولؐ نظم ہے ، نظمِ قمر حسینؑ مرا
تو ایک عمر سے گریاں ہے شامِ ظلمت میں
رسولؐ بزم ہے ، بزمِ سحر حسینؑ مرا

وقارِ صاحبِ لولاک ہے حسینؑ مرا
سراجِ قریہء افلاک ہے حسینؑ مرا
ہر ایک سوچ نبیؐ کی بنی ہے فکر حسینؑ
رسولؐ دین کا اوراک ہے حسینؑ مرا

ہر اک زخم کی پوشاک ہے حسینؑ مرا
دیارِ جبر میں بیباک ہے حسینؑ مرا
ستمگروں نے جسے دستِ تیغ سے لوٹا
رسولِؐ دین کی وہ املاک ہے حسینؑ مرا

حسینؑ کلمۂ توحید کی سفارش ہے
حسینؑ صاحبِ قران کی نگارش ہے
خرد کے کھیت نہ صحرا میں خشک ہو جائیں
حسینؑ علمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تیز بارش ہے

معارفِ حسینؑ

مرے رسولؐ کی سانسوں میں جو مہکتا ہو

اسی کو ساری خدائی کا چین کہتے ہیں

مثالِ اشک جو آنکھوں کی کربلا میں رہے

ہم اہلِ درد اسی کو حسینؑ کہتے ہیں

نبیؐ کا خونِ جگر، سانس، نورِ عین حسینؑ

نبیؐ کی ذات کا ہر سکھ، سکون، چین حسینؑ

نبیؐ کے چشمۂ رحمت پہ ایک روز تو آ

نبیؐ کی آنکھ کے زمزم میں ہے حسینؑ حسینؑ

حسینؑ قریۂ جنت کا اک گھرانہ ہے

حسینؑ سرِ مشیت کا اک خزانہ ہے

نجانے کیوں تجھے ذکرِ حسینؑ سے چڑ ہے

حسینؑ و منی رسالت کا اِک ترانہ ہے

حسینؑ قریۂ گردوں میں ایک نظارہ
حسینؑ جلوۂ آفاق کا ہے سیارہ
مرے رسولؐ کی پہچان ہے حسینؑ مرا
حسینؑ قصرِ نبوت کا ایک مینارہ

حسینؑ صبحِ صداقت کا اک ستارہ ہے
حسینؑ نظمِ شریعت کا استعارہ ہے
نبیؐ کے دیں کا عمق دیکھنا ہو گر جاذبؔ
حسینؑ بحرِ نبوت کا اک کنارہ ہے

حسینؑ چرخِ ولایت کا ہے مہ تاباں
حسینؑ قصرِ نبوت میں روشنی کی طرح
مرے نبیؐ کی شریعت حسینؑ کے دم سے
حسینؑ دین کی سانسوں میں زندگی کی طرح

حسینؑ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مختا نہ ہے
نمازِ عشق رسالت کا آستانہ ہے
رُخِ حسینؑ سے گردن کو موڑنے والو
نجاتِ دہر کا یہ آخری گھرانہ ہے

حسینؑ دین میں اِک فکرِ عارفانہ ہے
خودی کی ذات کا بھی حرفِ محرمانہ ہے
جسے جہاں نے بھلایا نہیں ہے صدیوں تک
حسینؑ ذاتِ نبوت کا وہ زمانہ ہے

حسینؑ چہرۂ ہذیان کا پسینہ ہے
حسینؑ قریۂ ایمان کا خزینہ ہے
جو چاہتے ہو رسائی خدائے برتر تک
حسینؑ عرشِ معلیٰ کا ایک زینہ ہے

حسینؑ عظمتِ انسان کا سفینہ ہے
حسینؑ سیرتِ اسلام کا قرینہ ہے
کوئی بھی قصرِ شریعت گرا نہیں سکتا
حسینؑ قصرِ شریعت کا اک مدینہ ہے

حسینؑ بانیٔ شرع متیں کا سبطِ جگر
حسینؑ والیٔ خلدِ بریں کا نورِ نظر
حسینؑ قریۂ نوکِ سناں کا فرزانہ
حسینؑ عظمتِ دینِ مبیں کا چارہ گر

عرفاں حسینؑ، خاور عرفاں مرا حسینؑ
قرآں حسینؑ، جلوۂ قرآں مرا حسینؑ
تو ساحلِ حیات پہ گر زخم زخم ہے
درماں حسینؑ، درد کا درماں مرا حسینؑ

تیرہ شبی میں رخشاں قمر ہے مرا حسینؑ
دیں کے اُفق پہ نورِ سحر ہے مرا حسینؑ
ظلمات کی رہوں میں بھٹکنے کا فائدہ
ایماں کی روشنی کا سفر ہے مرا حسین

انسانیت کا تاباں طبق ہے مرا حسینؑ
سچائیوں کا اُجلا سبق ہے مرا حسینؑ
پھیکی سماعتوں میں جو رس گھولتا رہے
ایسی صدائے نغمۂ حق ہے مرا حسینؑ

جاذب بیاضِ دیں کا ورق ہے مرا حسینؑ
بدرالدُجا کے رخ کی رمق ہے مرا حسینؑ
جسکو بجھا سکیں نہ ستم کار آندھیاں
ایسا چراغِ قریۂ حق ہے مرا حسینؑ

ذاتِ خودی کا قُربِ رگِ جان ہے حسینؑ
اشرف ہے قدسیوں سے جو انسان ہے حسینؑ
حیران آج تک ہے ہر اک نیزۂ یزید
قرآن ہے کہ حاملِ قرآن ہے حسینؑ

احساسِ کردگار کی تصویر ہے حسینؑ
قرآن سیرِ ذات ہے تفسیر ہے حسینؑ
خالق نے جس کو عرش کا جلوہ بنا دیا
اس جلوۂ رسولؐ کی تنویر ہے حسینؑ

آیاتِ کردگار کی تفسیر ہے حسینؑ
لوحِ وفا پہ خون کی تحریر ہے حسینؑ
باطل کسی طرح بھی نہ تسخیر کر سکا
صحرا میں ایسا قلعۂ تقدیر ہے حسینؑ

لوحِ ابد پہ نُور کی تحریر ہیں حسینؑ
قرطاسِ حق پہ کُرب کی تنویر ہیں حسینؑ
توقیرِ حق ہے جس کی نگاہوں میں وہ رسولؐ
جاذبؔ اسی رسولؐ کی توقیر ہیں حسینؑ

ذاتِ رضا کا روئے منور حسینؑ ہیں
جانِ بتول ، سبطِ پیمبرؐ حسینؑ ہیں
غازہ ہے ان کے خون کا روئے حیات پر
انسانیت کے محسنِ اکبر حسینؑ ہیں

ہر اک اصولِ دین کی تمہید ہے حسینؑ
ہر اک زماں میں کفر کی تردید ہے حسینؑ
صحرا میں جبرِ کُل سے ہوا حق کا سامنا
جاذبؔ بقائے کلمۂ توحید ہے حسینؑ

صحرائے خاک و خوں میں امامت حسینؑ کی
اوجِ سناں پہ بھی ہے اقامت حسینؑ کی
تو کر رہا ہے قرآتِ قرآں روز و شب
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی

وہ جس کو قلبِ رسالت کا خون کہتے ہیں
اسی حسینؑ کو دیں کا ستون کہتے ہیں
نمازِ حق میں جو پُشتِ رسولؐ پر کھیلے
اسی کو قلبِ نبیؐ کا سکون کہتے ہیں

✵

دینِ قرآں کی نظیر حسینؑ
دینِ فرقاں کا نصیر حسینؑ
گر سلامت تری بصارت ہے
دینِ اسلام کا ضمیر حسینؑ

حسینؑ عظمتِ انسان کا نمائندہ
حسینؑ جذبۂ ایمان کا نمائندہ
شہیدِ کرب کی قرأت سرِ دیارِ ستم
حسینؑ صاحبِ قرآن کا نمائندہ

کوئی کسی کا کہاں نُورِ عین ہوتا ہے
ہر ایک شخص کہاں دل کا چین ہوتا ہے
سناں کی وادئ سینا میں جو کلام کرے
وہی تو طورِ سناں پر حسینؑ ہوتا ہے

اسی کو دینِ خدا کا پیامبر کہنا
فروغِ دینِ نبیؐ کا جو اہتمام کرے
اسی کو قلبِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دھڑکنیں کہنا
کلامِ پاک کے لہجے میں جو کلام کرے

دینِ آدم کی ابتدا ہیں حسینؑ
دینِ خاتمؐ کی انتہا ہیں حسینؑ
کربلا کے طلائی لفظوں میں
عظمتِ دینِ کبریا ہیں حسین

✲

دینِ مُجمل کا سلسلہ ہیں حسینؑ
دینِ مُقبل کا آئنہ ہیں حسینؑ
جو تجھے آج تک قبول نہیں
دینِ حق کا وہ فیصلہ ہیں حسینؑ

✲

دینِ آدم کا مسئلہ ہیں حسینؑ
دینِ خاتمؐ کا فیصلہ ہیں حسینؑ
دینِ اسلام کا شعور ہے گر
دینِ قیم کا تجزیہ ہیں حسینؑ

رخِ امروز سے کرنوں کی صبا لیتے ہیں
ہنستے جلووں سے رہ و رسم بڑھا لیتے ہیں
اپنی سوچوں کے افق پر کوئی ظلمت ہی نہیں
ہم تو اسلام کے سورج سے ضیا لیتے ہیں

کعبۂ دینِ کبریا ہیں حسینؑ
زمزمِ دینِ باصفا ہیں حسینؑ
داورِ حشر کی قسم جاذبؔ
دینِ اسلام کی بقا ہیں حسینؑ

دینِ اسلام کا مکین حسینؑ
دینِ اسلام کی جبین حسینؑ
کربلا میں تو ایکبار تو آ
دینِ اسلام کی زمین حسینؑ

دین کے لب پہ التجا ہیں حسینؑ
دین کے ہونٹ کی دعا ہیں حسینؑ
جلوۂ دین دیکھنا ہو اگر
مسندِ دینِ حق نما ہیں حسینؑ

سرورِ کونین کا دیدہ حسینؑ
ربِ ہستی کا پسندیدہ حسینؑ
خون میں تر ہو گیا ہے لاالہٰ
خون میں کتنا ہے غلطیدہ حسینؑ

دین قیم کا ہے گرویدہ حسینؑ
اس لئے خوں میں ہے غلطیدہ حسینؑ
خنجرِ قاتل پریشاں ہو گیا
سجدۂ حق میں ہے سنجیدہ حسینؑ

دین کا بادہ کش حسینؑ مرا
چرخ پر ماہ وش حسینؑ مرا
دینِ اسلام ہے نبیؐ کی پسند
دین کا آدرش حسینؑ مرا

✵

دین کی بارگہہ حسینؑ مرا
دینِ حق دیں پناہ حسینؑ مرا
دینِ اسلام اک قلمرو ہے
دین کا بادشہہ حسینؑ مرا

✵

دین کی جستجو حسینؑ مرا
دین کی گفتگو حسینؑ مرا
جس کو صحرا میں آب تک نہ ملا
دین کی آبرو حسینؑ مرا

جرأتوں کا حسین سبق ہے حسینؑ
مصحفِ دین کا ورق ہے حسینؑ
باطلِ عصر دیکھ لے جاذبؔ
کربلا میں نفاذِ حق ہے حسینؑ

دیں افق ہے تو آفتاب حسینؑ
چاندنی شب کا ماہتاب حسینؑ
علم کا شہر ہے رسولؐ مرا
علمِ اسلام کا نصاب حسینؑ

دینِ اسلام کا جواد حسینؑ
دینِ اسلام کا مفاد حسینؑ
دیں کی نصرت علیؑ کا لختِ جگر
دینِ اسلام کا جہاد حسینؑ

دینِ اسلام کا دبیر حسینؑ
دینِ اسلام کا ہے میر حسینؑ
جس کا مسکن نبی ہے نوکِ سناں
دینِ اسلام کا سفیر حسینؑ

دفترِ دین ہے حسینؑ مرا
رہبرِ دین ہے حسینؑ مرا
پورے عالم کی جس پہ نظریں ہیں
محورِ دین ہے حسینؑ مرا

چہرۂ نور ہے حسینؑ مرا
فخرِ منصور ہے حسینؑ مرا
نوکِ نیزہ پہ ہمکلام خدا
جلوۂ طور ہے حسینؑ مرا

جس کے سائے میں ہے سکون بہت
دشت میں وہ شجر حسینؑ کا ہے
سر کٹا کے بھی جو کرے قرأت
رحلِ نیزہ پہ سر حسینؑ کا ہے

اُجلی پلکوں کی شاخِ گریاں پر
مسکراتا ثمر حسینؑ کا ہے
جس میں پایا سکونِ مُرسلؐ نے
وہ حقیقت میں گھر حسینؑ کا ہے

دَشت میں دیدہ ور حسینؑ مرا
دین کا چارہ گر حسینؑ مرا
جسکا سایہ، سکون کی صورت
دشت میں وہ شجر حسینؑ مرا

دینِ حق ، چارہ گر حسینؑ کا ہے
سر کٹانا ہنر حسینؑ کا ہے
فرش سے عرش تک چلے آنا
زیرِ خنجر سفر حسینؑ کا ہے

❋

قلزمِ بیکراں حسینؑ مرا
دین کا بادباں حسینؑ مرا
جس سے رستی ہیں مہر کی کرنیں
ہے وہی آسماں حسینؑ مرا

❋

دین کا ہر نشاں حسینؑ مرا
دین کا ہر گماں حسینؑ مرا
تری تفہیمِ ذات کی خاطر
دین کا ترجمان حسینؑ مرا

مرکزِ ایمانیت لختِ نبیؐ
قریۂ عرفانیت لختِ نبیؐ
احتراماً سر کروڑوں جھک گئے
کعبۂ روحانیت لختِ نبیؐ

قلزمِ فُرقانیت لختِ نبیؐ
چشمۂ انسانیت لختِ نبیؐ
اِس کے پینے میں ہے کیفِ سرمدی
بادۂ روحانیت لختِ نبیؐ

چہرۂ قرآن ہے لختِ نبیؐ
پیکرِ ایمان ہے لختِ نبیؐ
جو سرِ نوک سناں لایا گیا
مصطفٰی کی جان ہے لختِ نبیؐ

خون میں تر لاالہٰ کی سر زمیں
خوں میں غلطاں امامت کی جبیں
زیرِ خنجر لاالہٰ کا ورد ہے
لختِ سرور ہے نبیؐ کا جانشیں

لختِ سرور قریۂ ایمان ہے
گر محمد ﷺ کی تجھے پہچان ہے
آج ہے مظلوم آلِ مصطفیٰ
جیسے مظلومِ ستم قرآن ہے

✵

قریۂ عرش کی کڑی ہے حسینؑ
نوعِ فطرت کی پھلجھڑی ہے حسینؑ
جس کو شرفِ قبولیت حاصل
سجدۂ عصر کی گھڑی ہے حسینؑ

دشت میں فکرِ آگہی ہے حسینؑ
دشت میں درسِ زندگی ہے حسینؑ
اس کا سجدۂ ہے جلوۂ عرفاں
دشت میں نورِ بندگی ہے حسینؑ

گلشنِ مہر کی کلی ہے حسینؑ
چار سو جلوۂ علیؑ ہے حسینؑ
جس میں ہر وقت آمدِ مُرسلؐ
شہر عرفاں کی وہ گلی ہے حسینؑ

دشتِ کردار میں عقیل حسینؑ
خالقِ قدس کی دلیل حسینؑ
زیرِ خنجر بھی ذکرِ خالقِ حق
صبر میں جذبۂ خلیل حسینؑ

قریۂ دین کا ہے باغ حسینؑ
خُمِ عرفاں کا ہے ایاغ حسینؑ
صرصرِ ظلم سے جو بجھ نہ سکا
منزلِ دیں کا وہ چراغِ حسینؑ

نورِ سرور سے مُستنیر حسینؑ
جو ہے زندہ وہی ضمیر حسینؑ
دشتِ خوں سے جو عرش تک گونجی
کربلا کی وہی نفیّر حسینؑ

سجودِ حق میں جو شامل حسینؑ ہوتا ہے
خدا کے ذکر میں جنت کا چین ہوتا ہے
حبیبِ قدس کے سجدے کو جو بھی طول بنے
وہی شعورِ شہِ مشرقین ہوتا ہے

وقارِ قوتِ حیدرِ حسینؑ ہیں میرے
مزاجِ ساقیٔ کوثر حسینؑ ہیں میرے
جمالِ معنیٔ ذبحِ عظیم لختِ نبیؐ
کمالِ دینِ پیمبرؐ حسینؑ ہیں میرے

خدا کا ذِکر جو سجدوں میں صبح و شام کرے
ہمیشہ دینِ نبی کا فروغ عام کرے
اسی کو طورِ سناں پر بھی لائیگی دنیا
کلامِ پاک کے لہجے میں جو کلام کرے

حسینؑ جس کو عبادت کا نام دیتا ہے
یزید اس کو بغاوت کا نام دیتا ہے
سناں کے رحل پہ جو بھی کہا امامت نے
کلامِ حق اسے قرأت کا نام دیتا ہے

قریۂ لولاک پر لختِ نبیؐ
شانۂ افلاک پر لختِ نبیؐ
کون محسن کُش بنا ہے دوستو !
تلملایا خاک پر لختِ نبیؐ

جلوۂ شب رات ہے لختِ نبیؐ
فخرِ موجودات ہے لختِ نبیؐ
آنکھ کے کشکول خالی کس لئے
کرب کی خیرات ہے لختِ نبیؐ

ہے حبیبِ دوسرا لختِ نبیؐ
نغمۂ غارِ حرا لختِ نبیؐ
جس کو کہتا ہے جہاں دیں کا ستوں
اس ستوں کا آسرا لختِ نبیؐ

دھرنا ہے پاؤں تم نے جو راہِ ثبات پر
ظالم کا احتساب کرو بات بات پر
پہرے کو توڑ دو میرے عباس کی طرح
پہرے جو کوئی بٹھائے آبِ فرات پر

آگہی کا ترجماں لختِ نبیؐ
تذکرہ نقدِ جاں لختِ نبیؐ
عین ممکن ہے سمجھ آئے تجھے
دینِ مرسلؐ کی زباں لختِ نبیؐ

ہے مرے افکار میں لختِ نبیؐ
ہے مرے اشعار میں لختِ نبیؐ
کیوں نہ چوموں گا قلم کی ذات کو
ہے لبِ اظہار میں لختِ نبیؐ

ساری دنیا سے حسینؑ لختِ نبیؐ
آنسوؤں کی سرزمیں لختِ نبیؐ
کیوں نہ چومے گا اسے مرا قلم
ہے محمد ﷺ کی جبیں لختِ نبیؐ

دیارِ قدس میں سب وجد میں ملائک ہیں
میرے رسولؐ کے لب پر غزل حسینؑ کی ہے
صفات جو ہیں رسولِؐ کریم میں جاذبؔ
وہی صفات محمد ﷺ کے نورِ عین کی ہے

ح = حقیقت کی حکایت مُطلبی احساس میں
س = کی ساری سراحت سرحدِ بوباس میں
ی = ہے اسماعیلؑ میں مولا مرے ذبحِ عظیم
ن = پایا ہم نے جاذبؔ نغمۂ والناس میں

سبطِ رسولِ حق ہیں زمانے کے واسطے
پیغام کردگار سنانے کے واسطے
آئے ہیں کربلا میں وہ عزمِ صمیم سے
باطل کا قصرِ زعم گرانے کے واسطے

لختِ نبیؐ قمر ہیں زمانے کے واسطے
باطل کی ظلمتوں کو مٹانے کے واسطے
پرچم اٹھایا اپنے لہو کا حسینؑ نے
صحرا میں دینِ حق کو بچانے کے واسطے

سر مٹ گئے حسینؑ کے قاتل جہان میں
مذکور تک نہیں کہیں نام ونشان میں
خالق نے کربلا کو معلےٰ بنا دیا
زندہ قتیلِ کرب ہے کون و مکان میں

تسکینِ قلبِ دین ، جگر گوشۂ بتولؑ
نورِ نظر علیؑ کا ہے ، لختِ دلِ رسولؐ
سر دے دیا حسینؑ علیہ السّلام نے
لیکن ستمگروں کی اطاعت نہ کی قبول

سر جھک گیا حسینؑ کا معبود کی طرف
یہ سر سرِ نیاز ہے مسجود کی طرف
شمر لعین روزِ ابد تک لعین ہے
لعنت کا رُخ ہے آج بھی مردود کی طرف

یہ بھی غلط رسولؐ سے نسبت نہیں رہی
یہ بھی غلط حسینؑ کی چاہت نہیں رہی
ہر اک قدم پہ جبرو تشدد یزید کا
یہ بھی غلط ستم کی حکومت نہیں رہی

وہی نماز بچائی ہے لختِ سرور نے
جسے جہان میں دیں کا ستون کہتے ہیں
اسی نماز کے پیکر پہ ظلم کرتے ہو
کہ جس کو قلبِ نبیؐ کا سکون کہتے ہیں

نفاذِ دین کی تجسیس بھی حسینؑ سے ہے
نبیؐ کے دین کی تقدیس بھی حسینؑ سے ہے
دیارِ دین میں قائم کیا جو مرسلؐ نے
اسی سکول میں تدریس بھی حسینؑ سے ہے

یہ اور بات کہ ہم دیکھنے سے قاصر ہیں
ہر ایک لب کی صدا اسی فضا میں زندہ ہے
شہید مر کے بھی مردہ کبھی نہیں ہوتے
حسینؑ آج بھی کرب و بلا میں زندہ ہے

دمک رہا ہے افق پر جو مہر کی صورت
موذّنوں کی جبینوں کا داغ گُل کیوں ہو

جو ضوفشاں ہے فصیل سناں پہ ہر جانب
حسینیت کا وہ روشن چراغ گُل کیوں ہو

اندھیرا شام کی دہلیز پر قیام کرے
ہمیشہ نورِ حقیقت کا قتلِ عام کرے
علیؑ کا خون مقدس ہو جسکی رگ رگ میں
وہ شخص باطلِ دوراں کو کب سلام کرے

مرا حسینؑ شریعت کو شاد کام کرے
ہمیشہ دین نبیؐ کا فروغِ عام کرے
مرے رسولؐ کے شانوں پہ بیٹھنے والا
جہاں میں کیسے یزیدوں کا احترام کرے

شکست خوردہ جہاں میں نظر جھکا کے چلے
حسینؑ مر کے سناں پر بھی سر اٹھا کے چلے
سوارِ دوشِ رسالتؐ ہو مرتبہ جس کا
ستم شعار سے کیسے قدم ملا کے چلے

تالیفِ پیمبر ، یہ تری شانِ کریمی
قاتل کو بھی اسلام کے اقدار بتائیں
رستے ہوئے زخموں سے بدن چور ہے پھر بھی
ہر زخم کے ہونٹوں سے ٹپکتی ہیں دعائیں

گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہوا سورج
ہے شام کی دہلیز کا ڈھلتا ہوا سورج
کٹ جاتا ہے پر شام کی بیعت نہیں کرتا
وہ کرب و بلا کا ہے دمکتا ہوا سورج

بھوک کی شدت لبوں پہ پیاس تھی
دھوپ کی حدت طبیعت بے قرار
ان پہ جوروجبر کی بارش ہوئی
جو رہے ہیں دشتِ خوں میں روزہ دار

دیں بچانا کوئی آسان نہیں
سر کٹانا کوئی آسان نہیں
شاخِ نیزہ پہ گلابوں کی طرح
مسکرانا کوئی آسان نہیں

ہونٹ حق بات پہ جو ہلتے ہیں
لوگ خوشبو کی مِثل ملتے ہیں
نوکِ نیزہ پہ سر شہیدوں کے
جیسے شاخوں پہ پھول کھلتے ہیں

دین قیم کا یہ صلہ دیکھا
دشت میں حق کا قافلہ دیکھا
چار سو آ گئے ہیں اہلِ ستم
دشت میں پھر مباہلہ دیکھا

دلوں میں آلِ محمد ﷺ کی دشمنی ہو اگر
عبادتیں بھی جہاں میں فضول ہوتی ہیں
نہ انکی ذات پہ جب تک درودِ پاک پڑھیں
کہاں کسی کی نمازیں قبول ہوتی ہیں

غمِ حسینؑ کی مسجد سے پھوٹتی ہے سحر
غموں کے اشک تہجد گزار ہوتے ہیں
وہ جس کی سانس کے محراب میں ہو ذکرِ حسینؑ
صفِ عبادتِ حق میں شمار ہوتے ہیں

ہمیشہ آل نبیؐ پر درُود پڑھتے ہیں
یہی سبب ہے کہ سجدہ قبول ہے اپنا
صراطِ آلِ نبیؐ پر ہے ہر قدم جاذبؔ
نبیؐ کے حکم پہ چلنا اصول ہے اپنا

ترا جہاد، ترا حج، زکوٰۃ، صوم و صلوٰۃ
جنابِ جنتِ فردوس کا ارادہ ہے
جدھر ہے سیدِ خُلدِ بریں کا نقشِ قدم
ریاضِ خلد کا وہ مستقیم جادہ ہے

نمازِ عصر کا اعلان جب فلک نے کیا
لہو کی زین سے لختِ نبیؐ اتر آیا
گلوئے لختِ پیمبرؐ پہ یوں چلا خنجر
نمازِ عصر کی آنکھوں میں خون بھر آیا

ہر ایک ہاتھ میں تیر و تبر سناں پتھر
شفق سپاہ کی باڑیں ہیں چار سو دیکھو
نبیؐ کا نورِ نظر خون کے مصلےٰ پر
نماز ہونے لگی ہے لہو لہو ریشو

نمازِ سجدہ خالق ہے دینِ حق کا ستوں
عبادتوں کے سبھی چارہ ساز کہتے ہیں
نہ اُٹھ سکے کوئی گردن حسینؑ کے آگے
رسولِؐ دینِ اسی کو نماز کہتے ہیں

کوئی تو دار کے تختہ پر جا قیام کرے
کوئی صلیب مسیحا کا احترام کرے
حسینؑ ابنِ علیؑ ، فاطمہ کا لختِ جگر
سناں کی نوک پہ بھی قرأت کلام کرے

جگرِ لخت لخت

گونجا حسینؑ و منی نبیؐ کی زبان پر
اک ضرب پڑ گئی ترے وہم و گمان پر
رنگتا کبھی نہ ہاتھ تو قتلِ حسینؑ میں
کرتا اگر یقین نبیؐ کے بیان پر

ہر سمت ظلم خیز ہے بیعت یزید کی
باطل کی اک ستیز ہے بیعت یزید کی
لختِ نبیؐ نے حق نے اسے مسترد کیا
اسلام سے گریز ہے بیعت یزید کی

باطل کا احترام ہے بیعت یزید کی
ظلمات کا خیام ہے بیعت یزید کی
سُن لو سحر کے رُخ پہ اجالا حسینؑ ہے
تیرہ شبی کا نام ہے بیعت یزید کی

زہراؑ کے پسر تیری ولایت کی قسم ہے
قرآن کے ہونٹوں پہ تیرا ذکرِ کرم ہے
اسلام کے رُخ پر ہے رمق تیرے لہو کی
تفہیمِ علیؑ تو ہی شریعت کا بھرم ہے

مہتابِ محرّم تری کرنوں میں اداسی
کس سوز کا، کس سوگ کا، اظہارِ الم ہے
گیسو ہیں ترے یا تری بکھری ہوئی کرنیں
یہ کربِ مسلسل ہے کہ یہ کربِ ستم ہے

وہ عرشِ معلّیٰ جہاں مرسلؐ کی رسائی
شبیرؑ اسی عرشِ معلّیٰ کا بھرم ہے
صحرائے معلّیٰ کے ہیں بکھرے ہوئے گیسو
شبیرؑ تیرے غم میں ہر اک آنکھ میں نم ہے

ہے رسم کوئی مرگ پہ افسوس کو آئے
سب صاحبِ غم ہوتے ہیں مشکور اسی کے
خلائق دو عالم کی اُمڈ آتی ہے رحمت
پُرسے کیلئے ہاتھ جو اٹھتے ہیں نبیؐ کے

غمِ حسینؑ کا گنبد ہے اپنی آنکھوں میں
جو بحرِ حُزن میں تعمیر ہے محل کی طرح
شہیدِ کرب مرے آنسوؤں کا شہزادہ
دمکتی آنکھ میں بستا ہے اک کنول کی طرح

اک لختِ معاویہ ہے، تو اک لختِ مصطفیٰؐ
تو ہی بتا کہ کون علیہ السّلام ہے
ہے اک طرف یزید تو ہے اک طرف حسینؑ
فکر و عمل میں کونسا تیرا امام ہے

ہم اپنے شہر میں مردوں کا غم نہیں کرتے
مگر شہید کے ماتم کو کم نہیں کرتے
یہ اور بات ہے دستِ جفا میں تیغِ ستم
انا پرست ہیں گردن کو خم نہیں کرتے

یزیدِ عصر کے ممنون ہو نہیں سکتے
وفا پرست ہیں اپنا شعار رکھتے ہیں
فراتِ وقت سے اک گھونٹ تک نہیں پیتے
ہم اپنی تشنہ لبی کا وقار رکھتے ہیں

سوادِ شام نے دیکھی عجیب بوالعجبی
حرم کی سمت بڑھا اک شرارِ بولہبی
ردائے بنتِ علیؑ آپ بن گئی فانوس
یزید کیسے بجھاتا چراغ مُطّلبی

ستم شعار جگر خوار کے جگر کا جگر
جو میکدے میں ہر اک شام کو ڈبوتا ہے
بہ ایں سبب تری تربت کو دیکھ کر نبی بی
دیارِ شام میں سورج بھی خون روتا ہے

دیارِ شام میں کچھ زر خرید بن بیٹھے
کئی یزید و شمر کے مرید بن بیٹھے
حسینی لوگ جو آئے وفا کے صحرا میں
مخالفت میں ہزاروں یزید بن بیٹھے

زمینِ کرب پہ برسا ہے کھل کے ابرِ عزا
جو تشنگی کے مسافر ہیں کیسے ہٹ جائیں
رہِ یزید پہ قائم یزید کے پیرو
رہِ حسینؑ سے ہم کسی طرح پلٹ جائیں

ہم ان کے طرزِ طریقت کو کیسے اپنائیں
کہ جن کے قنفط و مروان ہوں نمائندہ
ہم ان کے ایک اشارے پہ جان واریں گے
کہ جن کے بوزرو سلمان ہوں نمائندہ

تو اعتقاد کے رستوں پہ چل نہیں سکتا
نظامِ چرخ بھلا کب بدل نہیں سکتا
نبیؐ کے دوش پہ فخرِ بلال ہے جاذبؔ
کریں اشارہ تو سورج نکل نہیں سکتا

ستم کی آندھیاں چاروں طرف اُمڈ آئیں
جبینِ دل پہ جو کندہ ہے داغ گُل کیوں ہو
لہو کے تیل سے روشن ہوئی ہے لو جس کی
مرے حسینؑ کا جلتا چراغ گُل کیوں ہو

یزیدیت کے محافظ ستم نگر کے حکم
جفا کے سیمگوں رستے پہ آ کے ڈٹ جائیں
بفیضِ دین ، امامت کے ماننے والے
وفا کے دشتِ حقیقت سے کیسے ہٹ جائیں

قدم قدم پہ تعصب کی آگ جلتی ہے
قدم قدم پہ ستم کے دماغ جلتے ہیں
قدم قدم پہ ہے بارود کی سیہ آندھی
قدم قدم پہ لہو کے چراغ جلتے ہیں

یزید و شمر کے جو بھی حلیف ہوتے ہیں
ہمیشہ لختِ نبیؐ کے حریف ہوتے ہیں
حبیب ابنِ مظاہر ہیں وار دیں گے سر
ہم ایسے لوگ بھلا کب ضعیف ہوتے ہیں

میں زندگی کے مراحل سے کیسے گھبراتا
نبیؐ کی آل سے اب تک جو رابطہ ہے میرا
قدم قدم پہ اذیت قدم قدم پہ ستم
قدم قدم پہ یزیدوں سے واسطہ ہے مرا

یہ پوچھتا ہے زمانہ ہزاروں لوگوں کو
غمِ حسینؑ کی مجلس کا ہے جنون بہت
ڈھلکتے اشکِ عزا مسکرا کے کہتے ہیں
غمِ حسینؑ کی مجلس میں ہے سکون بہت

حسینؑ و منی رسالت کا اک ترانہ ہے
حقیقتاً تجھے آیا نہیں یقینِ نبیؐ
یہ واقعہ ہے تو قلبِ صفا سے آیا نہیں
غمِ حسینؑ کی مجلس ہے درسِ دینِ نبیؐ

میں کربلا کے توسل سے مانگتا آیا
مرا تو عالمِ طفلی سے یہ وظیرہ ہے
خدائے رزق ترا فیض ہے بحقِ حسینؑ
غمِ حسینؑ مری آنکھ میں ذخیرہ ہے

مظلوم کوئی شخص ہو نفرت نہیں کرتے
ہم لوگ ستمگر سے محبت نہیں کرتے
صحرا میں انا کیش کٹا دیتے ہیں گردن
لیکن کسی بدکار کی بیعت نہیں کرتے

فاسق سے کسی طور محبت نہیں کرتے
قاروں کے خزانے کی بھی چاہت نہیں کرتے
جو پاک محمد ﷺ کے فرامین سے کھیلیں
ہم ایسے بزرگوں کی اطاعت نہیں کرتے

ہملوگ تو ہیں نفسِ پیمبر کے موالی
بو جہل زمانہ کو کہاں دل میں بساتے
جو پیکرِ قرآن اُٹھاتا ہے سناں پر
ہم ایسے ستمگر کے ترانے نہیں گاتے

جو حُر ہیں زر و مال کو دیکھا نہیں کرتے
احکامِ ستم کار کی پوُجا نہیں کرتے
جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عزادار ہیں جاذبؔ
دولت کے لئے دین کا سودا نہیں کرتے

دلبندِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مناتے ہیں محرّم
غمخواریٔ مظلوم میں آنسو ہیں بہاتے
ہم آمرِ دوراں کے مخالف ہیں ازل سے
ہم آمرِ دوراں کے ترانے نہیں گاتے

جس رُت میں تری زرد خزاؤں کے بھجن ہوں
ہم اپنے گلستان میں وہ رُت نہیں رکھتے
تکلیف نہ فرمائیں زمانے کے پجاری
ہم آنکھ کے مندر میں کوئی بُت نہیں رکھتے

شبیرؑ شبِ تار میں انوارِ سحر ہے
شبیرؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اجالوں کا سفر ہے
مت پوچھ کہ کس سمت ہے شبیرؑ کا محور
جس سمت مرا پاک نبیؐ ہے وہ ادھر ہے

جس طرح کوئی شام کے سائے کی طرح ہو
جس طرح کوئی شب کی سرائے کی طرح ہو
دروازۂ مُرسلؐ سے گریزاں ہے تو ایسے
جس طرح کوئی شخص پرائے کی طرح ہو

بنے حسینؑ اگر دل میں ایسی چاہت ہو
وہ پہلے مرسلؐ دوراں کے دل کی راحت ہو
یہاں تو سر بھی کٹانے کی کوئی شرط نہیں
سرِ سناں بھی تو قرآں کی تلاوت ہو

یہ الگ بات کسی طور بہکتے ہی نہیں
ہم تو میخوارِ مودّت ہیں گھنی پیتے ہیں
تم نے تو ظلم و ستم جور و جفا کی حد کی
غم حسینؑ کا صدقہ ہے کہ ہم جیتے ہیں

ترے رنگین پیالوں سے ہمیں کیا مطلب
غمِ شبیرؑ کے میخوار ہیں ہم جیتے ہیں
آپ کے ہونٹ پہ انگور کی تلچھٹ ہو گی
ساغرِ چشم میں زمزم ہو تو ہم پیتے ہیں

نادرِ وقت کی توقیر بدل دیتے ہیں
پائے کردار کی زنجیر بدل دیتے ہیں
آلِ یاسین ہیں دُنیا میں کریم ابنِ کریم
حُر بھی آجائے تو تقدیر بدل دیتے ہیں

جس کے کردار سے ظلمت کی سیاہی پھوٹے
ایسے کردار سے مومن کی سدا ٹھنتی ہے
ہم تو لیتے ہیں اسی چرخِ بصیرت سے سحر
جس کے سورج سے مودّت کی ضیا چھنتی ہے

وہاں کی شامِ غریباں عجیب طرز کی تھی
مرے نبیؐ کا لہو قدسیوں نے بھانپ لیا
گلا جو جبر کے خنجر نے کاٹا سورج کا
بریدہ سر کو شفق نے پروں سے ڈھانپ لیا

دیں کے جو پاسبان ہوتے ہیں
ان کے کچھ امتحان ہوتے ہیں
ہم نے دیکھا ہے خُلد کے سردار
خود شہادت نشان ہوتے ہین

سر شہیدوں کے نوکِ نیزہ پر
قریۂ دین کی عطا کیا ہے
خونِ شہدا سے سُرخرو اسلام
کیا خبر تجھ کو کربلا کیا ہے

سجدۂ حق میں ہے سرِ شبیرؑ
اس نیابت کی دلبری کیا ہے
سرِ شبیرؑ سرفرازِ سناں
دین کی اور سروری کیا ہے

بنتِ زہراؑ کو بے روا دیکھا
شام میں یہ بھی حادثہ دیکھا
دین کی راہ پہ چلا ہے کون
کس کے پاؤں میں آبلہ دیکھا

دشت میں تپتی ہوائیں چل پڑیں
ظلم کے بادل خلا میں چھا گئے
دیکھ کر مظلوم پر جور و ستم
ابر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

تیرگی سے خوف کھائیں کس طرح
روشنی کے ساتھ جو ہر دم رہیں
جن منڈیروں پر چراغِ کرب ہوں
جلوے ان کے کس طرح مدھم رہیں

کربلا میں ظلم کی حد ہو گئی
سنگدل اہلِ ستم گھبرا گئے
کربلا میں دیکھ کر مظلومیت
ظلم زادے دشت میں گھبرا گئے

تیرگی سے ہونٹ بھی پتھرا گئے
سنگدل کر کے ستم گھبرا گئے
شمر کا دستِ ستم ایسے بڑھا
موت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

جن گلوں پر خوشبوؤں کی بارشیں
ان پہ ابرِ ظلم برسایا گیا
جو حبیبِؐ کبریا کے لخت تھے
بحرِ خوں میں ان کو نہلایا گیا

اس طرح گونجی صدائے العطش
مضطرب ہیں صاحبِ معراج بھی
دشت سے نظریں ملاتا ہی نہیں
ابر شرمندہ ملا ہے آج بھی

گر دیا فانوس میں محفوظ ہو
آندھیوں کا وار چل سکتا نہیں
جو پلائے خوں ستم کے تیر کو
لوریوں سے وہ بہل سکتا نہیں

جن دلوں پر چاندنی کی بارشیں
ان کی آنکھوں میں اندھیرے کم رہیں
جو غمِ شبیرؑ کی پلکوں پہ ہوں
وہ ستارے کس طرح مدھم رہیں

سر پٹخ کے رہ گئیں سب آندھیاں
اک دیا فانوس میں جلتا رہا
تھا غمِ شبیرؑ اک ایسا گہر
آنکھ کی سیپی میں جو پلتا رہا

تو شمر فام ہے میں حُر وقار چہرہ ہوں
ذرا نظر تو اٹھا شاہکار چہرہ ہوں
کشیدہ کرتا ہوں کرنیں حسینی ذکرسے میں
اسی لئے تو بہت خوشگوار چہرہ ہوں

نہ راج باج ، نہ ہوں تاج و تخت کا حامی
نہ تیری ذات نہ ہوں تیرے بخت کا حامی
یہ اور بات اذیت ملی قدم بہ قدم
رہا ہوں پھر بھی محمد ﷺ کے لخت کا حامی

یہاں تو تیر بکف حرملہ کی ذات نہیں
کسی بھی شمر کی ان پانیوں پہ گھات نہیں
اگر ہے پیاس مرے آنسوؤں کی نہر پہ آ
اے جانِ جاں یہ مری آنکھ ہے فرات نہیں

ہم ہیں اُس مسلکِ اولادِ نبیؐ کے پیرو
جو ہیں مشکل میں شریعت کو بچانے والے
لوگ قرآن تو نیزوں پہ اُٹھاتے ہونگے
ہم ہیں قرآن کو سینے سے لگانے والے

فراتِ کرب سے پانی تو پی بھی سکتا ہوں
نہ مامتا کوئی مغموم ہو جھجکتا ہوں
کہیں نہ پیاس کی شدت سے کوئی مر جائے
کٹورے آنکھ کے پانی بھر کے رکھتا ہوں

زمینِ کرب و بلا پر جو آج اُمڈا ہے
لہو کا زہر خلاؤں میں کاش چھٹ جاتا
یزیدیت کا محافظ عمر شمر حرمل
یزید کیسے ستم ریزیوں سے ہٹ جاتا

کسی طرح بھی نہیں پاسباں شریعت کے
جو خارِ دین کی راہوں سے چن نہیں سکتے
صفِ یزید میں شامل وہی ستمگر ہیں
جو ذکر سبطِ پیغمبرؐ کا سن نہیں سکتے

یزید و عمر کی ہر سو طلائی گرد اڑی
رہِ وفا تو یہاں لوگ چن نہیں سکتے
کچھ ایسے لوگ بھی ہیں پیروانِ لختِ ستم
مرے حسینؑ کا جو نام سن نہیں سکتے

کردارِ باطل

کسی بھی ہونٹ کی ٹہنی پہ کوئی پھول نہیں
بھرے چمن میں خزاؤں کا راج لگتا ہے
ہر ایک شخص ہے مظلوم مثلِ آل عبا
امیرِ شہر ہی کوفہ مزاج لگتا ہے

درُودِ پاک کا جو ورد صبح و شام کرے
قدم قدم پہ صحابہؓ کا احترام کرے
یہ پوچھنا ہے کہ وہ دین پر بھی قائم ہے
نبیؐ کے لختِ جگر کا جو قتلِ عام کرے

حسینیوں پہ بہیمانہ ظلم ہوتے ہیں
دیارِ صبر میں کچھ لوگ اب بھی سوتے ہیں
مرے حضورؐ مکرم کی ذات کے دشمن
وہ کشتِ دین میں نفرت کے بیج ہوتے ہیں

حسینیوں پہ بہیمانہ دور بیتے ہیں
ستم کے دور میں ہم لوگ اب بھی جیتے ہیں
یہ سانحہ ہے کہ خنجر بکف شمر زادے
نبیؐ کی آل کا ابتک بھی خون پیتے ہیں

اسی لئے تو چکا چوند ہے زمانے میں
قدم قدم پہ جبینوں کے داغ جلتے ہیں
ستم کی آندھیاں اُٹھتی رہیں زمانے میں
جہاں میں اب بھی حسینی چراغ جلتے ہیں

روش روش پہ کھلے ہیں منافقت کے ببول
جبیں جبیں پہ تعصب کے داغ جلتے ہیں
ہے گام گام پہ ڈستی ہوئی کلاشنکوف
ہر ایک بام پہ خوں کے چراغ جلتے ہیں

تو اپنے عہدِ ستم کا ہے ایک ابنِ زیاد
پنپ رہی ہے نئی فکر کربلا مجھ میں
تو لختِ جبر ہے بے شک تو دستِ جبر اٹھا
ہے اب بھی ابنِ مظاہرِ کا حوصلہ مجھ میں

ہر دور میں ظاہر ترا انساں کی طرح ہے
ہر دور میں باطن ترا شیطاں کی طرح ہے
تو نے کہاں تسلیم کیا لختِ نبیؐ کو
شبیرؑ تو سرمایۂ ایماں کی طرح ہے

یہ اور بات سناں خود لہو لہو ہو گی
سناں کے عرش پہ قرآں کی گفتگو ہو گی
تمارے طوق و رسن میں جو آل قیدی ہے
انہیں میں پاک محمد ﷺ کی آبرو ہو گی

تمھارے حکم کی یہ ریل پیل کچھ بھی نہیں
یزیدیوں کے چراغوں میں تیل کچھ بھی نہیں
یزیدی حکم سے لگتی ہیں مجھ کو ہتھکڑیاں
مری نظر میں تری جیل ویل کچھ بھی نہیں

مرے حسین ترے قتل کے سبھی مجرم
بڑے غرور سے دھرتی پہ وندناتے ہیں
سپوت شمر کے ہر عشرۂ محرم ہیں
بڑے ترنگ سے جشنِ طرب مناتے ہیں

دہکتی دھوپ کی حدت نہ آگ برسائے
عریضِ دشت میں ایسا شجر تلاش کریں
اسی کے سائے میں لمحے قرار پا جائیں
رہِ حیات میں ایسے شجر تلاش کریں

یزیدیت کے چراغوں میں تیرا خون جلا
حسینیت کا زمانے میں سب سکون جلا
جفاو جور کے شعلے فضا میں پھر لپکے
لہو کے دشت میں پھر دین کا ستون جلا

لہو کی آندھیاں اُٹھیں جو دشتِ غربت سے
غبارِ جورو جفا قدسیوں نے بھانپ لیا
نبیؐ کا لختِ جگر، لخت لخت جب دیکھا
تو جبرائیلؑ نے اپنے پروں میں ڈھانپ لیا

لہو کے دیپ بجھانا جہاں میں ناممکن
ستم کی اُٹھتی ہوئی آندھیوں نے بھانپ لیا
اتر گئیں جو ردائیں شریف چہروں سے
تو خاکِ کرب نے انکے سروں کو ڈھانپ لیا

لہو جو مسجدِ کوفہ میں ہے امامت کا
ہے کربلا میں وہی سلسلہ شہادت کا
کلامِ پاک کو پھر لائے نوکِ نیزہ پر
مزا تو آیا ستمکار کی حمایت کا

سرِ حسینؑ کو ضربوں سے کاٹنے والے
جہاں بھر کی ملامت کو پھانک لیتے ہیں
نبیؐ کے حکمِ مودّت کو کس طرح مانیں
کلامِ پاک جو نیزوں پہ ٹانک لیتے ہیں

سناں کی نوک پہ پھر مصطفیٰؐ کا قرآں ہے
یہ پھر عمل ہے کسی شخص کی وصیت کا
سناں کی نوک پہ قرآن کو ملی ہے زباں
کھلے گا رازِ ستمگار کی سیاست کا

کیوں ترے ذہن میں قرآن کا احساس نہیں
کیوں تری سوچ میں حق بات کا مقیاس نہیں
تو جو آیا ہے ثقیفہ سے سرِ کرب و بلا
کیوں تجھے ذاتِ نبوت کا ذرا پاس نہیں

کرب کی ریت کو بھنھوڑنے والا تو ہے
رشتۂ جبر و ستم ، جوڑنے والا تو ہے
تو نے صحرا میں گرایا ہے مرے دیں کا ستوں
بس نبوت کی حدیں توڑنے والا تو ہے

✲

ترا ضمیر خیالوں میں سو گیا کیسے
نبیؐ کی آل کا دشمن تُو ہو گیا کیسے
تمہارے ہاتھ جو ظلم و ستم کی تیغ نہ تھی
حسینؑ قتل ثقیفہ میں ہو گیا کیسے

تمہارے قلب میں سوز و گداز کچھ بھی نہیں
تمہارے ذہن میں اسرا کے راز کچھ بھی نہیں
ستم شعار تمہارا یہ زاویہ کیسا
دیارِ دین میں حج و نماز کچھ بھی نہیں

ریاضِ خُلدِ نبیؐ میں ہے تو تبر کی طرح
کوئی ثمر نہ یہاں قاش قاش ہو جائے
یزید و شمر کی ہے فکر تیری سوچوں میں
نہ پھر نبیؐ کا جگر پاش پاش ہو جائے

✻

کسی بھی کوہ انا سے نہ سر کو ٹکرانا
ترا یہ سر نہ کہیں پاش پاش ہو جائے
حسینؑ دستِ ستم سے تو جھک نہیں سکتا
نہ تو جہان میں لعنت کی لاش ہو جائے

نبیؐ کی ذاتِ مقدس کو جو سلام کرے
نبیؐ کے لختِ جگر کا بھی احترام کرے
سرِ حسینؑ سناں پر اُچھالنے والو
وہ کون ہے جو امامت کا قتلِ عام کرے

✲

شور برپا ہے لبِ افلاک پر
پاک احمدؐ کا لہو ہے خاک پر
لختِ سرور کربلا میں لخت لخت
تف ہے تیرے ناوکِ ادراک پر

✲

پھر سے ایسا دور دھرایا گیا
لختِ ظالم مے سے بہلایا گیا
جو نبیؐ کے شانۂ رحمت پہ تھا
وہ سناں کی نوک پر لایا گیا

بعد مُرسلؐ اک نئے ملبوس میں
ظلم کے سارے مدارج آ گئے
یوں پڑا ہے کربلا کا معرکہ
سامنے کھل کر خوارج آ گئے

کوئی ابنِ سعد، کوئی شمر ہے
ہر قدم پر چار سو حرمل ملے
اے حسینؑ ابنِ علیؑ سبطِ نبیؐ
ہم کو تیرے کوبکو قاتل ملے

ہو گیا ہے قتل زہراؑ کا جگر
کربلا کی ریت پر بارِ دگر
ہر ستمگر جانتا تھا دوستو
زیرِ خنجر ہے محمد ﷺ کا پسر

کربلا میں شام زادے آ گئے
دشمنِ دیں ہر قدم پر چھا گئے
میری صورت حق پہ ہے فکرِ علیؑ
سجدۂ حق میں نبیؐ فرما گئے

✲

ہماری زندگی اشکِ عزا ہے
ہیں خندہ لب یزیدوں کے سپاہی
مسلمانوں کے زمرے میں کہاں ہیں
مچاتے ہیں جو گھر گھر میں تباہی

✲

ستم کا وار بھی چلتا رہا ہے
وفا کا مہر بھی ڈھلتا رہا ہے
رخِ صرصر کے منہ پہ خاک آئی
دیا فانوس میں جلتا رہا ہے

ہو گئے خارج وہی ایمان سے
دور ہیں جو پیکرِ قرآن سے
قلبِ سرور پر چلے تیر ستم
ہے لہو جاری نبیؐ کی جان سے

کوئی ہے معرفت میں غزالی بنا ہوا
کوئی علیؑ ولی کا موالی بنا ہوا
اِک شخص بھی نہیں جو غلامِ یزید ہو
نامِ یزید آج ہے گالی بنا ہوا

ظالم نے گو حسینؑ کی گردن بُرید کی
تیغِ ستم سے دین کی شہ رگ شہید کی
جاذبؔ خطیبِ نوکِ سناں کا کمال ہے
سانسیں اُکھڑ گئی ہیں نظامِ یزید کی

پیغامِ حسینؑ

محسنِ دین رسالت کا ہے پیغام یہی
مشکلیں ٹوٹ پڑیں دین کی نصرت کرنا
کسی لمحہ بھی ترے سر پہ اگر بن جائے
دہر میں لختِ پیمبرؐ کی حمایت کرنا

زہرِ خنجر بھی یہ خواہش ہے نبیؐ زادے کی
خون کے سرخ مصلےٰ پہ عبادت کرنا
سر اگر تن سے کسی طور کٹے کٹ جائے
اِک مجاہد کی طرح دیں کی حفاظت کرنا

حسینیت کا علم ہے جو تیرے ہاتھوں میں
ستم کا خوف ترے آس پاس پھر کیسا
غمِ حسینؑ محافظ ہے اور نگراں ہے
جو کربلا میں کھڑے ہو ہراس پھر کیسا

سجدۂ کرب و بلا کا تو یہی مقصد ہے
گرچہ مقتل میں گھرے ہو تو عبادت کرنا
نوکِ نیزہ بھی یہی سبطِ پیمبرؐ نے کہا
جب مصیبت ہو تو قرآں کی تلاوت کرنا

روحِ قرآں کی تلاوت کرنا
سب شہیدوں کی حمایت کرنا
سر اگر تن سے کٹے کٹ جائے
زیرِ خنجر بھی عبادت کرنا

دل میں ہو شوقِ شہادت لوگو
ہر مجاہد کی ہے چاہت لوگو
اپنا سر تن سے کٹانا ہو گا
جب پڑے دیں کو ضرورت لوگو

وفا کی راہ میں ڈٹنا بڑی عبادت ہے
خدا کی راہ میں کٹنا بڑی عبادت ہے
گلوئے لختِ پیمبرؐ سے آ رہی ہے صدا
یزیدیوں سے نمٹنا بڑی عبادت ہے

ورقِ کتابِ مبیں کے بھی کھولنا سیکھو
خرد کے ہاتھ سے خود کو ٹٹولنا سیکھو
جہادِ دینِ میں، لختِ رسولؐ کی صف میں
ستم پرست زمانے سے بولنا سیکھو

سامنے جو ظلمتوں کا رنگ ہو
سوچ تیری دین کا آہنگ ہو
گر ہو صف آرا کہیں ظلم و ستم
آمرِ دوراں سے تیری جنگ ہو

دین کے قالب میں ڈھلنا چاہیئے
ظلم زادوں کو کچلنا چاہیئے
ڈھونڈنا ہے گر رہِ خُلد و ارم
کربلا کی سمت چلنا چاہیئے

کب تردد کے کئے اِسلام ہے
ظلم کی تردید تیرا کام ہے
جبر کے مدِ مقابل تو ملے
لختِ سرورؐ کا یہی پیغام ہے

سینہ کوبی میں نہ زیب و زین ہو
غم کے اشکوں میں نہ شور و شین ہو
اُنگلیاں اُٹھیں نہ تیری ذات پر
تیری سیرت ، سیرتِ حسنینؑ ہو

پہلے اپنی ذات کو بیباک کر
کیا کہا شبّیر نے ادراک کر
ماتمی زنجیر گر ہے ہاتھ میں
آمرِ دوراں کا سینہ چاک کر

تلی پہ سر تو اگر دھر سکے تو دھر کے دکھا
رہِ وفا میں اگر مر سکے تو مر کے دکھا
یزیدی عہد پنپنے لگا ہے پھر جاذبؔ
ملوکیت کو بھسم کر سکے تو کر کے دکھا

زندگی میں پہلے اپنی ذات کو
بحرِ ہستی کا شناور کیجئے
مسکرا کے کربلا کی راہ میں
دیدہ و دل جاں نچھاور کیجئے

خود نہ دانستہ پھسلنا چاہیئے
کچ کا رستہ بدلنا چاہیئے
ہو محبت فاطمہؑ کے لخت سے
سنتِ مُرسلؐ پہ چلنا چاہیئے

اپنے قربانی کو پتھرانے نہ دو
نیک لمحہ ہاتھ سے جانے نہ دو
خود تو جل جاؤ ستم کی آگ میں
آنچ کوئی دین پر آنے نہ دو

اپنی آنکھیں کرب سے پُرنم کرو
تم غمِ شبیرؑ بھی ہر دم کرو
سجدۂ شبیرؑ نظروں میں رہے
ماتمِ شبیرؑ بھی پیہم کرو

دین کی بندگی حسینؑ سے ہے
ساری تابندگی حسینؑ سے ہے
زیرِ خنجر کٹا حسینؑ کا سر
دین کی زندگی حسینؑ سے ہے

دفترِ شرعِ ھُدا لختِ نبیؐ
منبعِ جود و سخا لختِ نبیؐ
جس میں مضمر دین کا ہر عکس ہے
شیشۂ صدق و صفا لختِ نبیؐ

گو علیؑ کی سیف ہے لختِ نبیؐ
بادۂ پُر کیف ہے لختِ نبیؐ
تُو نے صحرا میں اسے ٹکڑے کیا
تری وجہِ حیف ہے لختِ نبیؐ

روز کا ہنسنا غلط انداز ہے
تو غمِ شبیرؑ میں آنسو بہا
راہِ حق میں سر کٹانا خوب ہے
کربلا سے آ رہی ہے یہ صدا

آنکھ کی مسجد میں قائم ہو نماز
یہ غمِ شبیرؑ کا منشور ہے
جس عبادت کا وضو اشکوں سے ہو
وہ عبادت قُدس میں منظور ہے

حسینی فکر کا معیار بنتے
علیؑ کا دیدۂ بیدار بنتے
نہ آتا سامنے کوئی ستمگر
اگر عباس کی تلوار بنتے

حسینی فکر کا پرچار کرتے
یہی چرچا سرِ بازار کرتے
خدا کی راہ میں کٹنا عبادت
تہِ خنجر یہی اظہار کرتے

جہاں میں آہنی دیوار بن جا
اگر جینا ہے تو خودار بن جا
یزیدِ وقت کو تسخیر کر لے
حسینی عہد کا کردار بن جا

آج تفہیمِ رسالت سے عاری دنیا
ان کو تعلیم کا سامان مہیا کرتے
لوگ سب اجرِ رسالت پہ جھکاتے گردن
گر انہیں صورتِ قرآن مہیا کرتے

وفا پرست ہو، اپنا مول کر دیکھو
خودی کو اپنے ترازو میں تول کر دیکھو
تمہارے نام سے لرزے گا خود یزیدِ ستم
ذرا حسینؑ کے لہجے میں بول کر دیکھو

نبیؐ کے حکم مودّت میں رولنا خود کو
نئی جہت سے ہمیشہ ٹٹولنا خود کو
قدم بڑھانے لگے ہو لہو کے صحرا میں
حسینیت کے ترازو میں تولنا خود کو

کہیں کسی بھی ستمکار سے نہ گھبرانا
ہر ایک کرب رسیدہ کا چین بن جانا
کسی بھی شکل میں کوئی یزید آ جائے
فراتِ خوں میں نہا کر حسینؑ بن جانا

مقامِ بدر میں آ ، قریۂ حنین میں آ
دیارِ کرب میں، مشہد میں، کاظمین میں آ
اگر ہے طالبِ حق تو رہِ شہادت میں
جنابِ حُر کی طرح لشکرِ حسینؑ میں آ

حسینیتؑ کے حوالوں کو اجلے دفتر دیں
اداس ذہن مودّت کے نور سے بھر دیں
دھوئیں کے ابر فضا میں کبھی نہیں رُکتے
یزیدیت کے چراغوں کو آپ گل کر دیں

ستم تو کرنے لگا ہے کسی حسینی پر
یہ واقعہ نہ کہیں دلخراش ہو جائے
تری نجات بھی ہو گی جنابِ حُر کی طرح
صفِ حسینؑ میں شامل تو کاش ہو جائے

دمکتے شمس کی لوحِ جبین پڑھ لیتے
کلامِ جلوۂ عرشِ بریں پڑھ لیتے
خدا، رسولؐ، ولی سب سمجھ میں آ جاتے
اگر حسینؑ کے مکتب سے دین پڑھ لیتے

درِ بتول سے سلمان فارسی کی طرح
دیارِ دین میں ایسا سفر تلاش کریں
جنہیں شعور ہو آلِ رسولؐ کا جاذب
جہان بھر میں وہ اہلِ نظر تلاش کریں

عقیدتوں کے منازل میں کچھ قرار آئے
رہِ حیات میں ایسا سفر تلاش کریں
حسینیتؑ کی جہاں پُر سکون چھاؤں ہو
سلگتے دشت میں ایسا شجر تلاش کریں

جو مہرِ جبر کی خاطر اُفق ضروری ہے
تو پھر غموں کے اُفق پر شفق ضروری ہے
اسی لئے تو جلایا چراغِ اشکِ عزا
حسینیت کی سحر میں رمق ضروری ہے

نزہتِ گل کو نہ راحت کہنا
نہ کہیں جبر کو رحمت کہنا
ظلم سے خوف نہ کھانا جاذبؔ
سر پہ تلوار بھی لٹکے تو حقیقت کہنا

ظلمتوں کو نہ صدائیں دینا
آگ بھڑکے نہ ہوائیں دینا
یہی نبیوں کا ہے شیوہ جاذبؔ
زخم کھا کر بھی دعائیں دینا

دین کے کام میں تعجیل کرو
دشمنِ دین کی تذلیل کرو
اپنے ہاتھوں سے مٹاؤ باطل
حکمِ شبیرؑ کی تعمیل کرو

دوستو تیرہ شبی کے عصر میں
عظمتِ شبیرؑ تابندہ رہے
موت آ جائے تو اس کا غم نہ ہو
اِک حسینی نام پائندہ رہے

ریگزاروں میں بچھاؤ روشنی
گاؤں گاؤں میں اگاؤ روشنی
ہیں سفیرِ روشنی لختِ نبیؐ
ان کے قدموں میں سجاؤ روشنی

شہرِ غم میں غم کا بھاؤ روشنی
اپنی پلکوں پر سجاؤ روشنی
ظلمتوں کی ٹہنیوں پر ہے خزاں
کشتِ غم میں پھر اگاؤ روشنی

ہو کوئی مظلوم اس کا غم کرو
ہونٹ پر ہو آہ آنکھیں نم کرو
کٹ گیا ہے سرورِ دیں کا جگر
زندگی بھر گریۂ پیہم کرو

ان کی صحبت کا نہ یارا کیجئے
دشمنِ دیں سے کنارا کیجئے
جب پڑے مشکل جہاں میں دوستو
آلِ احمدؐ کو پکارا کیجئے

تم سجدۂ خدا میں جھکاؤ سرِ غرور
یہ سجدۂ یزال بھی نورِ عیون ہے
میں نے نماز کے لئے ہر اک ستم سہا
یہ سوچ کے نماز تو دیں کا ستون ہے

لبوں کے رحل میں قرآن کی آبرو رکھنا
ہمیشہ آنکھ میں قرأت کی آبجو رکھنا
غمِ حسینؑ عبادت کا اک سلیقہ ہے
غمِ حسینؑ میں آنکھوں کو باوضو رکھنا

لبِ قرآن پہ ہے اجرِ رسالت کا امر
اہلِ قرآں کو یہ تحریر مہیا کرنا
قاریٔ عصر تو قرأت کے دھنی ہیں جاذب
انؑ کو قرآن کی تفسیر مہیا کرنا

نبیؐ کے لختِ جگر کو تو لخت لخت نہ کر
وجودِ ظلم ترا سرد لاش ہو جائے
گلا حسینؑ کا ضربوں سے کاٹنے والے
ستم نگر میں نہ تیری تلاش ہو جائے

ترے ضمیر کی مشعل جلے جلے نہ جلے
سیاہی بھی تیرے سر سے ٹلے ٹلے نہ ٹلے
حسینیتؑ کے چراغوں سے روشنی لینا
وفا کی راہ پہ کوئی چلے چلے نہ چلے

بیاضِ مصحفِ فکرِ متین پڑھ لیتے
نصابِ دین ، بچشمِ یقین پڑھ لیتے
ہے جس کے فکر میں لختِ نبیؐ کا درسِ خودی
اسی سے شرحِ کتابِ مبین پڑھ لیتے

سناں پہ قرأتِ قرآن جب امام کرے
تو جبرائیل بھی اس ذات کو سلام کرے
جو لے رہا ہے نبوت سے روشنی جاذبؔ
نبیؐ کے نورِ نظر کا بھی احترام کرے

تم نے پائی ہیں سرابوں کی دکھی لہریں
ایسی لہروں سے تمہیں کس طرح گوھر ملتا
شدتِ پیاس سے مغلوب رہے ہونٹ ترے
درِ شبیرؑ پہ آتے تمہیں کوثر ملتا

غلمان و حورِ خُلد کے قصے میں طول ہے
ان کے بغیر بحث جہاں میں فضول ہے
جس راہِ حق کا قافلہ سالار ہے حسینؑ
جنت اسی حسینؑ کے قدموں کی دھول ہے

سرِ غرور ستم کا نہ اُٹھ سکے گا کبھی
انا کے ڈھنگ جہاں کو بتا دیئے میں نے
یہ اور بات کہ ٹوٹی ہے مجھ پہ تیغِ ستم
ملوکیت کے پرخچے اُڑا دیئے میں نے

تو نہ غداروں کے لشکر میں رہے
آمریت تیری ٹھوکر میں رہے
تو نہ پیرو بن کسی بدکار کا
سجدۂ شبیرؑ خاطر میں رہے

درحقیقت وہ کوئی بندہ نہیں
جو ہوا ہے بندگی سے بے نیاز
جس کے مولا کا کٹے سجدہ میں سر
اس کا مومن کس طرح ہو بے نماز

غمِ حسینؑ میں شامل عوام کر لینا
کچھ آنسوؤں کو بھی محوِ خرام کر لینا
اگر رسولؐ مکرم سے دور ہونا ہے
کسی یزید کو جا کر سلام کر لینا

اگر یزید ہے بوجہل، مصطفیٰؐ ہے حسینؑ
اگر یزید ہے فرعون، تو عصا ہے حسینؑ
اگر یزید ہے پیکرِ غرورِ مرحب کا
انا کے دشت میں پھر تیغِ مرتضیٰؑ ہے حسینؑ

میرا حسینؑ نورِ مودّت کا جام ہے
تیرا یزید دُختِ عِنب کا غلام ہے
اک روز تو نکل ذرا دربارِ ظلم سے
جنت مرے حسینؑ کی عظمت کا نام ہے

دیارِ شام کی ظلمت نہ تیرے سر میں رہے
نہ تیری فکرِ رسا راہِ پُر خطر میں رہے
قدم بڑھانے لگا ہے جو اوج کی جانب
حسینیت کی بلندی تری نظر میں رہے

✲

ڈالا گیا ہے تم کو جہنم کی آگ میں
کس جُرم کی ستم نے یہ قیمت وصول کی
آؤ درِ حسینؑ پہ گر چاہیے نجات
ہے بیعتِ حسینؑ بھی بیعت رسولؐ کی

✲

دل میں سجدے کی ہو خُو، تب اچھا
گر مساجد میں ہو تُو ، تب اچھا
غمِ شبیرؑ کے اشکوں سے اگر
آنکھ کرتی ہو وضو ، تب اچھا

اسلام میں پسماندگی ، اچھی نہیں لگتی
دانستہ ہو دیوانگی، اچھی نہیں لگتی
دروازۂ شبیرؑ درِ خلدِ بریں ہے
شبیرؑ سے بیگانگی ، اچھی نہیں لگتی

✲

پہرہ لبِ اظہار پہ ، اچھا نہیں لگتا
گر داغ ہو کردار پہ ، اچھا نہیں لگتا
جب سرورِ ثقلینؐ کا موجود پسر ہے
تو ہو درِ اغیار پہ ، اچھا نہیں لگتا

✲

تم نقشِ ستم گار پہ، اچھے نہیں لگتے
اچھے درِ بدکار پہ ، اچھے نہیں لگتے
کیوں شام کی دہلیز پہ سر دھرنے لگے ہو
دھبے سر و دستار پہ ، اچھے نہیں لگتے

تیری چاہت میں جہاں بیتاب ہو
تو زمانے میں پرِ سُرخاب ہو
ساری دنیا تجھ سے مانگے روشنی
اتنا تابندہ ترا مہتاب ہو

✲

سمجھ رہے ہو جو خود کو گنہگار بہت
فقط حسینؑ کا در ہے جہاں قرار بہت
یہ اور بات خطاکار تھا زمانے میں
جنابِ حُر کا رہا ان کو انتظار بہت

✲

وہ کوئی ہو وھب کلبی یا ہو ابنِ عوسجہ
کربلا میں رنگ اپنائے گئے ہیں کون سے
کس طرح آلِ عبا سے ہم وفاداری کریں
ڈھنگ قربانی کے جاذبؔ کوئی پوچھے جون سے

ستم کی دھوپ ہے نظروں کو کم نظر آئے
کہیں سکون کا بابِ کرم نظر آئے
وہیں جھکاؤ تم اپنی جبین عمرِ رواں
جہاں حسینؑ کا نقشِ قدم نظر آئے

✲

مقصدِ شبیرؑ عنواں ہو تیری تحریر کا
سجدۂ شبیرؑ جلوہ ہو تیری توقیر کا
جابر و فاسق کی بیعت سے تو بہتر موت ہے
دشتِ غربت میں یہی پیغام ہے شبیرؑ کا

✲

آنکھ میں غم کا سمندر دیکھنا
جب کبھی خون بہتر (72) دیکھنا
مثل حُر آنا درِ شبیرؑ پر
پھر کہیں اپنا مقدر دیکھنا

بھرے جہان میں ہے اضطراب کی صورت
تم آؤ شاخِ مژہ پہ گلاب کی صورت
غمِ حسینؑ دمکتا ہے مثلِ نورِ سحر
سدا دمکتے رہو آفتاب کی صورت

✲

غمِ حسینؑ کی روشن ڈگر پہ آجانا
بہت ہے بھیڑ اسی رہگزر پہ آجانا
یزیدیت تو زمانے میں شامِ ظلمت ہے
ملے جو وقت تو بابِ سحر پہ آجانا

✲

مرے حسینؑ کے گلشن میں ہے بہار بہت
چلے بھی آؤ تمارا ہے انتظار بہت
سلگتی دھوپ میں جانے کہاں بھٹکتے ہو
غمِ حسینؑ کی چھاؤں میں ہے قرار بہت

نہ آسمان کی خواہش نہ آرزوئے قمر
وجودِ کرب کی آنکھوں کا رت جگا لکھ دے
خدایا مجھ کو جہاں میں نہ مال و زر سے نواز
مرے نصیب کی تختی پہ کربلا لکھ دے

عکسِ حیات

نام	ملازم حسین بھٹی
قلمی نام	شعیب جاذب
تاریخ ولادت	۳/اگست ۱۹۴۰ء
تعلیم	میٹرک ۱۹۵۹ء
پیشہ	ملازمت (محکمہ انہار لیہ)

ادبی خدمات

- موسس بزم تخلیق نو لیہ
- صدر قلم قبیلہ کوئٹہ شاخ لیہ
- جنرل سیکریٹری بزم علم و فن پاکستان لیہ
- ماہنامہ اوراق لاہور
- ماہنامہ غنیمت' لاہور
- ماہنامہ انٹر نیشنل اوورسیز' اسلام آباد
- سہ ماہی قلم قبیلہ کوئٹہ
- سہ ماہی گل بکف اسلام آباد